اردو املا، قواعد اور حساب کے نئے طریقے

مع پڑھائی کے طریقے اور جانے مانے اشعار

کا گلدستہ

رہبرِ طَلَبہ

تحتانوی اور ثانوی جماعتوں کے

علاوہ جونیر کالجوں کے طلبہ کے لیے

ایک نادر تحفہ

خواجہ عمر نلگنڈوی ایم۔ ایس سی (عثمانیہ) ایم ایڈ (پونا)

لکچرر برائے طبیعیات

شاداں کالج، حیدرآباد آندھرا پردیش

ناشر: ادارہ علم و حکمت 11-3-664، ملے پلی، حیدرآباد

RAHBER-E-TALABA

By KHAJA OMAR M.Sc., (Osm.), M.Ed. (Pune)

نام کتاب : رہبر طلبہ

مؤلف : خواجہ عمر ایم۔ایس سی (عثمانیہ) ایم ایڈ (پونا)
لکچرر برائے طبیعیات

تعداد اشاعت : ایک ہزار

پہلا ایڈیشن : فبروری ۱۹۸۳ء

دوسرا ایڈیشن (مرمہ) : اکٹوبر ۱۹۹۸ء

ناشر : ادارہ علم و حکمت

11-3-664 ، نلے پلی، حیدرآباد

کمپوزنگ : محمد ذکی الدین لیاقت، فون: 4577739

قیمت : 100=00 روپے (مجلد 00=120 روپے)

ملنے کے پتے:۔

1. بمکان مؤلف 11-3-664 ، نلے پلی، حیدرآباد-1
2. ادارہ اشاعت دینیات ۱۶۸/۲-جماہاؤس بحضرت نظام الدینؒ نئی دہلی ۱۱۰۰۱۳ (انڈیا)
3. انصاری بک ڈپو (روبرو چوک گھڑیال، حیدرآباد)
4. جامعہ اسلامیہ تعلیم البنات ہیوماؤن، محبوب نگر
5. دارالعلوم سبیل الرشاد، عربک کالج، بنگلور

ایک بہت عملی اور مفید کتاب

رہبر طلبہ اردو میڈیم کے طلبہ کے لیے ایک بہت عملی اور مفید کتاب ہے۔ مصنف جناب خواجہ عمر صاحب (لکچرر) جنھوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ درس و تدریس میں گزارا ایک نہایت قابل، دردمند اور کارکرد استاد ہیں۔ نصابی اور زائد نصابی مصروفیات میں نوجوانوں کی کامیابی کے لیے نہایت کارگر اصولوں کو دل چسپ انداز میں بیان کیا ہے۔ اس کے علاوہ اردو زبان کی ادائیگی کے دوران سرزرد ہونے والی تلفظ اور معنیٰ کی عام غلطیوں کو بھی یک جا کر کے ان کی اصلاح کے لیے اور نوجوانوں میں خود اعتمادی پیدا کرنے اور شخصیت سازی کی خاطر بھی کافی مواد فراہم کیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ کتاب اردو میڈیم کے طلبہ کے لیے ان کی تعلیمی اور عملی زندگی کے درمیان ایک پل کا درجہ رکھتی ہے۔

ڈاکٹر یوسف کمال جامعہ عثمانیہ

دوسرا ایڈیشن کیوں ضروری؟

راقم الحروف کی اس بے ہنگم کوشش کو جو "رہبر طلبہ" کے نام سے ۱۹۸۳ء میں منظر عام پر آئی، بحمدللہ قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔ حیدرآباد اور آندھرا پردیش کے اضلاع کے علاوہ بنگلور، کلکتہ، دہلی میں بھی اس کی خوب پذیرائی ہوئی۔

انگریزی میڈیم کی تعلیم کی آب و ہوا میں اردو کی اس غیر درسی کتاب کا طلبہ میں تقاضا ایک انوکھی بات ہے۔ لیکن طلبہ کے علاوہ اساتذہ کی جانب سے بھی اس کتاب کی مانگ، اس دوسرے ایڈیشن کا ایک سبب ہے۔ علاوہ ازیں پندرہ برس سے طلبہ کی دیگر ضرورتیں بھی سامنے آئیں۔ چنانچہ بیت بازی کی سہولت کے لیے قدیم و جدید جانے مانے اشعار کے علاوہ کچھ ضروری قواعد کو بھی اب شامل کیا جارہا ہے، جہاں طلبہ سے غلطی ہونے کا امکان ہے۔

امید کہ اردو کے میدان میں لکھنے پڑھنے والوں کے لیے یہ کوشش قند مکرر کا مقام حاصل کرے گی۔

خادم اردو

خواجہ عمر

کوئی بزم ہو کوئی انجمن یہ شعار اپنا قدیم ہے
جہاں روشنی کی کمی ملی وہیں اک چراغ جلا دیا

ترتیب

باب(۱) غلط پڑھے جانے والے الفاظ

باب(۲) پڑھنے کی غلطی صحیح شمار ہونے لگی

باب(۳) صحیح لکھیے

باب(۴) بے جان کی تذکیر و تانیث میں غلطی نہ کیجیے

باب(۵) کچھ اور الفاظ مذکر و مونث

باب(۶) بیسویں صدی کی تاریخوں کے دن معلوم کیجیے

باب(۷) ۱۹ کا پہاڑا یاد کرنے کی ضرورت نہیں

باب(۸) ۱۱ سے ۹۹ تک عددوں کا مربع دریافت کرنے کا طریقہ

باب(۹) دو ہندسی مختلف اعداد کو ضرب دینے کا طریقہ

○ دو ہندسی اعداد کی مختلف شکلیں

○ ایسے دو ہندسی اعداد کا مربع معلوم کرنا جن کے دہائی میں 5 ہو

باب(۱۰) مطالعہ (اسٹڈی) کیسے کریں

قدیم اور جدید اشعار

ضمیمہ - صحیح لکھیے

مختصر۔ مگر اہم

باب (۱)

غلط پڑھے جانے والے الفاظ

دوران مطالعہ طلبہ کا واسطہ ایسے کئی الفاظ سے پڑتا ہے جن کے پڑھنے میں غلطی کا امکان رہتا ہے۔ اس باب میں ایسے الفاظ کی ایک فہرست دی جا رہی ہے جو عموماً غلط پڑھے جاتے ہیں۔ اس میں پہلے اعراب کے ساتھ الفاظ دیے گئے ہیں۔ پھر معنی اور آخر میں اس حرف کی نشان دہی کی گئی ہے جہاں غلطی کی جاتی ہے۔ مثلاً:

اِبَاحَت: اجازت۔ جائز ہونا (اَ)

یہ لفظ الف پر زبر کے ساتھ "اَباحت" پڑھا جاتا ہے جو غلط ہے۔

نوٹ: طلبہ کی سہولت کی خاطر الفاظ کے سامنے قوسین میں مذکر کے لیے (ذ)، مونث کے لیے (ث) اور صفت کے لیے (ص) درج کیے گئے ہیں۔ الفاظ کے تلفظ فرہنگِ آصفیہ اور دیگر لغات کے مطابق ہیں۔ ان میں بعض کے اغلاط فصیح شمار ہونے لگے ہیں۔ ان کی فہرست آخر میں دی گئی ہے۔

(الف)

اِباحَت اجازت، جائز ہونا (اُ)

اَبْرْ (ذ) بادل (بَ)

اَبُوبَکْرْ (ذ) خلیفہ اول کا نام (کَ)

آتَشَک (ث) ایک بیماری کا نام (تِ)

اُتھل پُتھل (ث) الٹ پلٹ (اَ۔پُ)

اَثَرْ (ذ) عمل کا نتیجہ (ثَ)

اَجْرْ (ذ) بدلہ۔ثواب (جَ)

اَخْذْ (ذ) حاصل کرنا۔لینا (خَ)

آخِرْ (ذ) انتہا۔انجام (خَ)

آخِرکار۔انجام کار (خَ)

اُخُوَّت (ث) بھائی چارا (اَ)

اِدْغام (ذ) ایک چیز کو دوسری چیز میں مِلانا (دِ)

آدَمِیَّت (ث) انسانیت (دْ)

اَذِیَّت (ث) تکلیف (یَ)

اِردگرد (ث) چاروں طرف (اَ)

اَرْغَوانی۔سرخ اور نارنجی رنگ (غُ)

اَرَنْڈی (ث) ارنڈ کا بیج (اِ)

اِسْتِدْعا (ث) خواہش، درخواست (دْ)

اِسْتِغْفارْ (ذ) توبہ گناہوں کی۔ بخشش چاہنا (اَتَ)

اُسْتُوارْ۔مضبوط۔پائدار (اِتَ)

اُسْتُخْواں (ذ) اس۔ت۔خاں، ہڈی (خْ واں)

اَسْرارْ (ذ) سر کی جمع بھید (اِ)

اِسْفَنْج (ذ) ایک آبی جانور (اَ)

اُسْلُوبْ (ذ) طریقہ طرز (اَ) جمع اَسالیب

اَسْنادات (ث) سند کی جمع (اِ)

آشُفْتَہ حال (ذ) پریشاں حال (شِ)

اِطْرِیْفَلْ (ذ) وہ معجون جس میں تر پھلا ہو (اَ)

اَطْفال (ذ) جمع طفل کی۔بچے (اِ)

اِطِّلاع (ث) آگاہی۔اعلان (طِ لَّ)

اَعْرابِی (ذ) صحرا میں رہنے والا (اِ)

اِغْوا (ذ) بہکانا (اَ)

اَفْسُردگی (ث) رنج (اُ)

اَفْراتَفْری (ث) کھلبلی، بے انتظامی (اِ)

اِفْشا (ذ) ظاہر۔کھلا ہوا (اَ)

اَفْلاطُونْ (ذ) ایک یونانی حکیم (اِ)

اَقْرِبا (ذ) رشتہ دار (رُ)

اِقْلِیمْ (ث) ملک۔دیس (اُ)

اِکلَوتا (س) ماں باپ کا اکیلا لڑکا (لُ)
اِلتوا (ذ) کسی کام کو ٹالنا ـ ملتوی
کرنا (تَ)
اَمثَال (ذ) مثل کی جمع (اِ)
آمدَنی (ث) بچت ـ نفع (مَ)
اَمر (ذ) حکم ـ کام (مَ)
اِمارَت (ث) امیری ـ سرداری (اَ)
اِمالہ (اَ)
اَمن (ذ) چین ـ سکون (مَ)
اَہرام (ذ) قدیم مصری مقبرے جو
مثلث نما ہوتے ہیں (اِ)
اِیندَھن (ذ) جلانے کی لکڑی (اَی نْ)
آنکھ مچولی بچوں کا ایک کھیل (چُ)
آہن گر (ذ) لوہار (ہِ)
آہنی ـ لوہے کا بنا ہوا (ہِ)

ب

باعِث (ذ) وجہ ـ علت (عَ)
بَمبُول (ث) ایک عام (بُ)
بَدر (ذ) پورا چاند (دَ)
بِدُوں سبجز ـ بغیر (بَ)
بُحُور (ذ) بحر کی جمع ـ سمندر (بَ)
بَرَس (ذ) سال (رَ)
بُزُرگ (ذ) بوڑھا، خدا رسیدہ (زَ)
بَرف (ذ ـ ث) جما ہوا پانی (رَ)
بِریاں (ص) بھنا ہوا ـ (بُ)
بَطن (ذ) پیٹ (طَ)
بھونچال (ذ) زلزلہ (بُھ)
بَہر کیف ـ بہر حال (ہِ)
بے مُحابہ ـ بلا لحاظ (مَ)

پ

پَرخاش (ث) لڑائی ـ جھگڑا (پُ)
پَڑَوس (ذ) ہمسائگی ـ گھر کے قریب (ڑُ)
پَشَم (ث) ان ـ بال (شَ)
پَیرَو ـ تقلید کرنے والا (رُ)
پَیرَوی ـ تقلید (رَ)
پَیرَہَن (ذ) پیراہن کا مخفف ـ لباس
(رَہ)
پَیوَند (ذ) جوڑ (پ)
پَھپَھس (ص) پھولا ہوا ـ موٹا (پُھ)
پھٹکار (ث) لعنت (پَھ)
پیشرو (ذ) آگے چلنے والا (رَ)

ت

تَپ (ذ) گرمی۔ بخار (تِ)

تجہیز و تکفین۔ مردے کو گاڑنا

تجربہ (ذ) آزمائش۔ امتحان (رُ)

ترجمہ (ذ) ایک زبان سے دوسری زبان میں منتقل کرنا۔

ترشح (ش) بوندا باندی (تُ)

تزئین (ش) آراستگی۔ آرائش

تشنج (ش) اینٹھن (نُ)

تشنگی (ش) پیاس (تَ)

تلخ۔ کڑوا (لَ)

تلف۔ برباد۔ ضائع (لَ)

تن دہی کوشش۔ محنت (تُ)

تناول کرنا۔ طعام کھانا (وُ)

توکل (ذ) خدا پر بھروسہ کرنا (کَّ)

توجہ کسی کی طرف منہ کرنا (جِ)

توقع (ش) امید (قِ)

تہجی (ش) ہجے کرنا (ہ جِ)

تہور (ذ) بہادری (ہ وَ)

تہی دست۔ خالی ہاتھ (تَ)

تیمم (ذ) پانی کے نہ ملنے پر وضو کا بدل (یَ مُ مْ)

ٹ

ٹکسالی بولی (ش) مستند بولی (ٹِ)

ٹمٹمانا۔ کم روشنی دینا۔ جھلملانا (ٹَم ٹْ)

ث

ثبات (ذ) مضبوطی۔ قیام۔ قرار (ثِ)

ثقافت (ش) تہذیب۔ تمدن (ثِ)

ثمرہ (ذ) پھل۔ میوہ (مْ)

ج

جامن (ش) اودے رنگ کا کسیلا پھل (مُ)

جبر (ذ) زبردستی۔ ظلم (بْ)

جدول (ش) حاشیہ۔ فہرست (دْوَ)

جرأت (ش) دلیری (رَاْ)

جزر (ذ) سمندر کے پانی کا اتار (زْ)

جزم (ذ) ساکن حرف پر دی جانے والی علامت (زْ)

جزیہ (ذ) خراج۔ وہ ٹیکس جو غیر مذہب والوں پر لگایا جائے (زْ)

جستجو (ش) تلاش (سْ)

جشن (ذ) خوشی کا جلسہ (شْ)

جگہ (ش) مقام۔ ٹھکانہ (گِ)

جلاوطن۔ وطن سے نکالا ہوا (جِ)

جَلیبی (ث) ایک قسم کی مٹھائی (جِ)
جُمُود - ٹھہراؤ - جمنا (جُ)
جَنجَال (ذ) آفت - مصیبت (جَ جَ)
جواب دِہ - ذمہ دار (دً)
جَودت (ث) چالاکی - تیزی (جُ)
جَور (ذ) ظلم - ستم (جُ)
جَہنّم (ذ) دوزخ (نَّ)
جَہل (ذ) ناواقفیت (جِ . ہ)
جِھلمِلانا - دھندلانا اور چمکنا (جھ مُ)
جَھنجُھوڑنا - خوب ہلانا (جھ)
جَیب (ذ) کیسہ - پاکٹ (جِ)

چ

چَرخ (ذ) پہیا - چرخی (رَ)
چَھوکا دینا - کسی گرم چیز سے جلانا (چُ)
چُھوہڑ (ذ) چیڑا - (چِ)
چِڑا (ذ) ایک چھوٹا سا پرندہ (چُ)
چِڑانا - غصہ دلانا (چُ)
چِڑوے (ذ) بھونے ہوئے چاول (چُ)
چکنا چُور - ریزہ ریزہ (چُ)
چِکنی چُپڑی (ث) چاپلوسی (چِ چُ)
چَندیا (ث) سر - کھوپڑی (چُ)

چُنگل (ذ) پنجہ (چَ)
چَھتیس - چھ اوپر تیس (چھ)
چَھچھوندر (ث) ایک قسم کا چوہا جو
رات کو نکلتا ہے (چھ)
چَہکنا - چہچہانا (ہِ)
چُہل (ث) ہنسی - مزاح - دل لگی (چِ)
چِہل قدمی - چالیس قدم چلنا (چَ ہِ)
چَہل پَہل (ث) گہما گہمی - رونق (چِ)

ح

حاتِم (ذ) ایک مشہور سخی کا نام (تُ)
حَبشی (ذ) باشندہ حبش (بُ)
حَجّاج (ذ) ایک سابق حاکم عراق جو
ظلم میں مشہور تھا (جُ)
حَرکت (ث) جنبش (رُ)
حَرب (ث) جنگ لڑائی (رُ)
حَرف (ذ) آواز کو ظاہر کرنیوالی
علامت (حُ رُ)
حَضرات (ذ) جمع حضرت کی (ضْ)
حَشر (ذ) روز حساب (شْ)
حَشَم (ذ) نوکر چاکر (حَ)
حِشمت (ث) شان - دبدبہ - (حَ)

حَشَمْت (ذ) نوکر۔ خدمت گار
حَمّام (ذ) نہانے کی جگہ (مّ)
حَوصلَہ (ذ) ہمت (صْ)
حَمیّت (ش) غیرت (یَ)
حُلوان (ذ) بکری کا بچہ (حُ)
حَیَوان (ذ) ذی روح۔ جانور (یْ)
حَیثیّت (ش) قدرت۔ عزت (یَ)

خ

خَتْم (ذ) انجام۔ انتہا۔ اتمام (تَ)
خِراج (ذ) وہ رقم جو ماتحت حکومت سے وصول کی جاتی ہے۔
خِراماں۔ آہستہ چلنا۔ مٹک مٹک کر چلنا (رَ)
خَرچ (ذ) صرف۔ لاگت (رْ)
خُرافات (ش) بے ہودہ باتیں (رَ)
خُسُر (ذ) شوہر یا بیوی کا باپ (سُ)
خُصُوصیّت (ش) خاص بات (یَ)
خِضر (ذ) ایک پیغمبر کا نام (ضْ)
خَفَقان۔ خفقان (ذ) ایک بیماری کا نام جس میں دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے
خَلاصی (ش) رہائی۔ نجات (خُ)
خِلط مِلط۔ میل جول۔ گڈمڈ (خِ لَ مِ لَ)
خَمیازہ۔ رنج۔ تکلیف (خُ)
خَیرِیّت (ش) عافیت (یَ)

د

دُبِّ اکبر (ذ) کچھ ستاروں کا مجموعہ جنھیں ملانے سے ریچھ کی شکل بن جاتی ہے (دُ)
دَخل (ذ) اندر آنا۔ رسائی (خْ)
دَرپے ہونا۔ پیچھا کرنا (پے)
دُرُست۔ ٹھیک (رُ)
دَست کاری ہنر۔ کاری گری (تَ)
دَست گیر (ذ) مددگار۔ حامی (تَ)
دَستِ نِگر (ص) محتاج۔ مفلس (نَ)
دَفن (ذ) گاڑنا (فْ)
دَیُّوث (ذ) بے حیا۔ بے حمیت (دِ وَ)

ڈ ذ

ڈُبونا۔ غرق کرنا (ڈُ)
ذَبح (ذ) شرعی طور پر جانور حلال

کرنا (ذُبَ)
ذِکْرْ (ذ) بیان۔تذکرہ (کَ)
ذِمّہ دار۔جواب دہ۔کارکن (ذُ)
ذِمّی ۔ اسلامی ملک کی غیر مسلم
رعایا (ذَ)
ذِہْنْ (ذ) دانائی۔حافظہ (ذِہ)
ذَیل (ذ) دامن۔نیچے کا حصہ (ذِ)

ر

رَاتِب (ذ) روزانہ خوراک (تَ)
رَباب (ذ) ایک قسم کی سارنگی (رِ)
رِحْل (ث) لکڑی کی چیز جس پر
قرآن شریف رکھتے ہیں (حَ)
رَحْمْ۔ہمدرد (حَ)
رِحْمْ (ث) بچہ دانی (رَحَ)
رَسْمْ (ث) رواج (سَ)
رَستگاری (ث) رہائی (رُ)
رَسِیا۔شوقین۔رنگیلا (سَ یَّ)
رَطْبْ ویابس (ص) تر و خشک ،
اچھا بُرا (بَ)
رِفْعَت (ث) بلندی۔ترقی (رَ)
رُموز (ث) رمز کی جمع۔بھید (رَ)

ز

زَخْمْ (ذ) گھاؤ (خَ)
زَکَرّیا (ذ) ایک پیغمبر کا نام (کَ)
زُمُرُّد (ذ) سبز رنگ کا قیمتی پتھر (مُ رُ مَ)
زُمرہ (ذ) گروہ۔جماعت (زَ)
زُنّار (ذ۔ث) وہ تاگا جو ہندو لوگ
اکثر ڈالے رہتے ہیں (زِ)
زَہْر (ذ) وہ چیز جس کے کھانے سے
انسان مرجاتے ہیں (ہِ)

س

سازِندہ (ذ) آلات موسیقی بجانے
والا (زَ)
سَپوت (ذ) سعادت مند بیٹا (سُ)
سَتْر (ذ) چھپانا۔پردے کی جگہ (تَ)
سَحاب۔بادل (سِ)
سَحَری (ث) روزہ رکھنے کے لیے صبح
صادق سے پہلے کھانا (حْ)
سِحْر (ذ) جادو (حَ)
سُڈَول: خوش نما (ڈُ)
سَراب (ذ) پانی کا دھوکہ (سُ)
سَرخَیل (ذ) سرغنہ (سُ خِ)

سرِشتہ (ث) طبیعت (سَ)
سَرد مُہری (ث) بے مروتی (مُ)
سَرگُذشت (ث) واقعہ بیتی (ذِ)
سَریش (ذ) لیس دار چیز جو لکڑی
وغیرہ جوڑنے کا کام آتی ہے (شُ)
سِڑی (ذ) پاگل ۔ گندا (سَ ڑِ)
سَطحْ (ث) اوپری حصہ (طَ)
سَطوَت (ث) دبدبہ (سِ)
سُقم (ث) خرابی ۔ عیب (قَ)
سَلَم (ث) پیشگی قیمت دینا (سِ)
سُنہرا ۔ سونے کا رنگ (نِ)
سودا سُلَف (ذ) بازاری چیز جو
خریدی جائے (لُ)
سَہل: آسان (ہِ)
سَہم (ذ) ڈر (سَ ہَ)
سَہو (ذ) غلطی (ہُ)
سَیّال: بہنے والی چیز (یَ)

ش

شُتُر (ذ) اونٹ (تَ)
شَجرہ (ذ) نسب نامہ (شِ)
شِراکت (ث) حصے داری (شَ)

شَرف (ذ) ترجیح ۔ بھلائی (رَ)
شِعار (ذ) عادت ۔ طور ۔ طریقہ (شَ)
شِفا (ث) صحت (شَ)
شَکل (ث) صورت ۔ روپ (شِ کَ)
شُگفتہ: کھلا ہوا (شُ)
شِگوفہ (ذ) کلی (شَ)
شَمائل (ذ) عادتیں (شِ)
شُمول (ذ) سمیت (شُ)
شِناخت (ث) پہچان (شَ)
شِنگرف (ذ) سیندور (گَ ڑ)
شَہاب (ذ) سرخ رنگ (شِ)
شَہر (ذ) بڑی آبادی ۔ نگری (ہْ)
شَہری (ذ) شہر کا رہنے والا (شِ)
شیخ (ذ) مرشد ۔ بزرگ (شِ)

ض

ضَرب (ث) مار ۔ حساب کا عمل (رُ)
ضَرور (ث) لازم (ضُ)
ضَرورت (ث) حاجت (ضُ)
ضِمن (ذ) ذیل (مَ)

ط

طَلَبہ (ذ) جمع طالب کی (لَ)

طِلِسْم (ذ) جادو (لْ سِ)
طُمطُراق (ذ) شان و شوکت (طَ طَ)
طَوق (ذ) گلے کا زیور (طُ)

ظ

ظُہر (ذ) دوپہر (ہٗ)
ظُہُور (ذ) اظہار ۔ خروج (ظَ)

ع

عَجَمی (ذ) عجم کا رہنے والا (جْ)
عَذرا ۔ ایک نام (عِ)
عَرَفات (ث) ایک مقدس میدان (رْ)
عَرَفہ (ذ) ماہ ذی الحجہ کی نویں تاریخ (رْ)
عِرقُ النّسا (ذ) ایک درد کا نام (عَ)
عِصْمَت (ث) پارسائی ۔ عزت (عَ)
عَقل: دانائی (قَ)
عَقرب (ذ) بچھو (عُ)
عِطر (ذ) خوشبو (طَ)
عُفُونَت (ت) بدبو (عَ)
علاج مُعَالَجہ (ذ) دوا دارو (لِ)
عَمَداً: قصداً (مَ)
عَمُود (ذ) ستون ۔ قائم خط (عُ)
عَنْدَلیب (ذ۔ث) بلبل

عَوْد (ذ) ستون ۔ قائم خط (عُ)
عَہْد (ذ) پکا ارادہ (ہِ)
عِیَال (ذ) بال بچے ۔ متعلقین
عَرَق: پسینہ (عِ)

غ

غَدْر (ذ) بغاوت ۔ ہنگامہ (دَ)
غَرَض (ذ) مقصد (رْ)
غُسْل (ذ) نہانا (سَ)
غَصْب (ذ) کسی کا حق دبانا ۔
امانت میں خیانت کرنا (صَ)
غَلَبہ (ذ) فتح (لْ)
غُول (ذ) گروہ (غَ)
غَیرت (ث) حیا (غِ)
غَیُور: بہت غیرت کرنے والا (غَ)

ف

فُتُور (ث) خرابی (فَ)
فَجر (ث) صبح (جْ)
فَخر (ذ) گھمنڈ (خَ)
فُرات: ایک دریا کا نام (فُ)
فَرَح (ث) کشادگی شگفتگی (فَ رُ)
فَرش (ذ) بچھانے کی چیز (رْ)

فَرض (ذ) لازمی ۔ضرور (رَ)
فَرَق (ذ) اختلاف ۔تفاوت (رَ)
فِروتَنی (ث) عاجزی (فَ)
فَراغَت (ث) فرصت (فِ)
فَساد (ذ) خرابی ۔فتنہ (فِ)
فَصْد (ث) نشتر لگانا (صَ)
فَصَل (ث) موسم (صُ)
فَقَط: صرف (قْ)
فَہْم (ث) سمجھ (ہِ)

ق

قَابِلیّت (ث) لیاقت (یَ)
قَبالہ (ذ) بیع نامہ ۔جائداد کا کاغذ (قِ)
قَبر (ث) گور ۔لحد (بْ)
قَحْط (خ) گرانی ۔کال (حِ)
قَدْر (ث) عزت (دَ)
قُرق (ذ) ضبطی (قِ)
قُطْب (ذ) محور (طُ)
قَوسِ قُزَح (ث) آسمانی دھنک (قَ زَ)
قِسْم (ث) جنس ۔نوع (سَ)
قَلَق (ذ) صدمہ ۔بے چینی (لْ)
قَلَمی: ہاتھ کا لکھا ہوا (لْ)
قُلابازی کھانا (ث) سر نیچے پاؤں اوپر کر کے لڑھکنا (قَ)
قُمقُمہ (ذ) ایک قسم کی چھوٹی

قَہر (ذ) غضب (ہِ)

ک

کارِندہ: کام کرنے والا (رَ)
کِرْم (ذ) چھوٹا کیڑا (رَ)
کُچلا (ذ) ایک زہریلے پھل کا نام (کَ)
کَسْر (ث) توڑنا ۔حساب کا ایک قاعدہ (سَ)

کُتَرنا: دانتوں سے کاٹنا (کَ)
کُتَرنا: تراشنا ۔کاٹنا
کَسَک (ث) درد ۔تکلیف (کِ)
کَسْب (ذ) کمانا ۔حاصل کرنا (سَ)
کَفَالت (ث) ضمانت ۔ ذمہ داری (کِ)
کِفَایت شِعار (ص) کم خرچ کرنے والا (شَ)

کَوڑا (ذ) بڑی کوڑی
کُوڑا (ذ) چابک ۔ تازیانہ
کوُڑا (ذ) گھانس ۔ پھوس

گ

گُدڑی (ث) گودڑی ۔ فقیر کا جبہ (گَ)
گِراں (ص) مہنگا (گَ)
گِرگٹ (ذ) چھپکلی جیسا ایک جانور جو رنگ بدلتا ہے (گِ گُ)
گَرم (ص) ٹھنڈے کی ضد (رَ)
گَرو (ذ) رہن (رُ)
گُذشتہ (ص) گزرا ہوا (ذِ)
گفتگو بات چیت (تَ)
گِل ارمنی (ث) گیرو (مٹی) (گُ)
گتھی (ث) الجھن ۔ پیچیدگی (گَ لُ)
گورکَن (ذ) قبر کھودنے والا (کُ)

ل

لاحق (ص) ملا ہوا ۔ وابستہ (حَ)

لَبادہ (ذ) جبہ ۔ لمبی پوشاک (لِ)
لُبِّ لُباب (ذ) لُب: مغز
خلاصہ (لَ لُ)
لَحد (ث) قبر (حِ)
لَمس (ذ) چھونا ۔ ہاتھ لگانا (لِ مَ)
لَیت و لَعَل (ث) ٹال مٹول (لِ لَ)

م

ماتحت: تابع ۔ مددگار (تِ)
ماجَرا (ذ) سرگذشت (جِ)
مایحتاج (ث) ضروریات (یِ)
مَبادا: خدانخواستہ ۔ ایسا نہ ہو (مُ)
مُبادِی (ث) مبدء کی جمع ۔ ابتدا (مُ)
مُبتلا (ص) پھنسا ہوا ۔ گرفتار (تِ)
مَبلَغ (ص) روپے کی رقم (بَ لَّ)
مُبہَم (ص) مذبذب ۔ گول مول (ہِ)
مُتبَرّک (ص) برکت یافتہ ۔ قابل تعظیم (رِّ)
مُتجاوِز: تجاوز کرنے والا (وُ)
مُتذکّرہ: ذکر کیا گیا ۔ بیان کیا گیا (کِّ)
مُترجِم (ذ) ترجمہ کرنے والا (رَجِّ)
مُترجَم: ترجمہ کیا ہوا (جِ)
مُترشّح (ص) ٹپکنے والا ۔ ظاہر ہونے

والا (شُ)
مُتَلَوِّن (ص)۔
غیر مستقل مزاج (ث لَ وْ)
مُتَعَیَّن (ص) مقرر کیا گیا۔ تعین
کردہ (یِّ)
مُتَعَلِّق (ص) تعلق رکھنے والا (لِّ)
مَتْن (ذ) کتاب کی اصل عبارت (تَ)
مُتَنَبَّہ (ص) تنبیہ کیا گیا۔ خبردار
کیا گیا (بُ)
مُتَوَاضِع (ص) تواضع کرنے والا۔
عاجزی کرنے والا (ضَ)
مُتَوَجِّہ (ص) توجہ کرنے والا (جُ)
مُتَوَفّٰی: وفات پایا ہوا۔ مرا ہوا (تَ وْ)
مُتَوَقِّع: توقع رکھنے والا (قِّ)
مُثْبَت (ص) قائم کیا گیا۔ جو منفی
نہ ہو (بِ)
مِثْل (ص) مانند ۔ موافق ۔
مقدمے کی کارروائی (ثَ)
مَثَل (ث) کہاوت۔ مثال (مِ)
مَثَلاً (ص) جیسے۔ یعنی (ثْ)
مُثَلَّث (ذ) تکون۔ تین ضلعوں کی
شکل (لِّ)
مُجَرَّب (ص) تجربہ کیا ہوا (رِّ)
مُجْمَل (ذ) خلاصہ (جُ مِّ)
مُجَوَّزَہ (ص) تجویز کردہ (وِّ)
مُحَابَا (ذ) مروت۔ لحاظ (مَ)
مُحَاذِی (ص) مقابل۔ برابر (مَ)
مُحَاسِب (ذ) حساب کرنے والا۔
جانچنے والا (مَ)
مُحَال (ص) ناممکن (مَ)
مُحَاوَرہ (و) عام بول چال (مَ)
مُحْتَرَم (ص) عزت کیا گیا (رِ)
مُحَدَّب (ص) ابھرا ہوا۔ مُقَعَّر کی
ضد (دِ)
مَحْرَم (ذ) وہ مرد جس سے شادی
جائز نہ ہو۔ واقف (مُ رِ)
مَحْض (ص) صرف۔ خالص (حِ)
مَحَلَّہ (ذ) کوچہ گلی (مُ)
مُحْکَم (ص) مضبوط پائدار (مُ)
مِحْنَتَانَہ اجرت۔ مزدوری (حِ نْ)
مِحْنَتی (ص) جفاکش ۔ کوشش

کرنے والا (حَ نْ)
مَحْوْ (ص) زایل ۔ مٹانا ۔ گم ۔
منہمک (حُ)
مِحْوَر (ذ) گردش کرنے والے کا
مرکز (مَ)
مُخَاطَبْ (ذ) وہ شخص جس سے
خطاب کیا جائے (طِ)
مُدَارات (ش) تواضع ۔ آؤ بھگت (مَ)
مُداوا (ذ) علاج (مَ)
مُداوَمت (ش) ہمیشگی ۔ مدام (وِ)
مَدْحْ (ش) تعریف ۔ ستائش (دَ)
مِدْحَت (ش) تعریف (مَ)
مَدْرَسہ (ذ) درس کی جگہ (دْرْ)
مُدَلَّل (ص) دلیل سے ثابت کیا
ہوا (لِّ)
مُذَبْذَب (ص) پس و پیش ۔ سوچنے
والا (ذَذِ)
مَراہِم (ش) مہربانیاں (مُ)
مُراعات (ش) رعایت ۔ لحاظ (مَ)
مُرتَدْ (ذ) مذہب اسلام سے پھرا ہوا
منحرف (تِ)

مَرْحَمت (ش) رحم ۔ مہربانی (رَحْ)
مُرْسِل (ذ) بھیجنے والا (سَ)
مُرْسَل (ذ) بھیجا ہوا (سِ)
مُرْشِد (ذ) ہدایت کرنے والا (شَ)
مَرَض (ذ) بیماری (رْ)
مُرْغ (ذ) پرند مرغی کا نر (رُ)
مَرْغزار (ذ) چراگاہ (مَ رَ غْ)
مُرَفّہ حال (ص) خوش حال (فِ)
مُرَوَّج (ص) رواج پایا ہوا (وِّ)
مِسَاحَت (ش) زمین ناپنا (مَ)
مُسَاوات (ش) برابری (مَ)
مُسَاوی (ص) برابر (مَ)
مُسْتَحَب (ص) پسندیدہ (حِ)
مستَعار (ص) مانگا ہوا (تِ)
مُسْتَعْمَلْ (ص) کام میں لایا ہوا (مِ)
مُسَطَّح (ص) سطح کیا گیا ۔ چوڑا (طِّ)
مُسَلْسَل (ص) متواتر ۔ لگاتار (سَ سِ)
مُسَلَّمہ: تسلیم شدہ (لِّ)
مُسَوَّدہ (ذ) لکھا ہوا مضمون (مُ سْ وَدّ)
مُشْتَرَک (ص) شرکت کیا ہوا (رِ)
مُشْک (ش) چھاگل

مُشک (ذ) (کستوری) ایک قسم کا
خوش بو دار مادہ (م)
مَشکیزہ (ذ) چھوٹی مشک (م)
مُشوّش (ص) پریشان کیا گیا (م ش وْ)
مُصحَف (ذ) کتاب (مَ)
مُصدّقہ (ذ) تصدیق کیا ہوا (دِ)
مُضایقہ (ذ) دشواری۔ قباحت (عِ)
مَضحکہ (ذ) مذاق (حِ)
مَضرّت (ث) نقصان (مَ رِ)
مُضمَر (ص) پوشیدہ (م)
مُطلّع (ص) اطلاع دیا گیا (طَ لّ)
مَظاہر (ذ) مظہر کی جمع (مُ)
مُظاہر (ذ) مظاہرہ کرنے والا
مُعاف (ص) بخشا گیا۔ عفو کیا گیا (مَ)
مُعافی (ث) بخشش۔ نجات۔ عفو (مَ)
مُعتبَر (ص) قابل اعتبار (بِ)
مُعتمَد (ص) اعتماد کیا گیا۔ قابل
اعتماد (م)
مَعذرت (ث) عذر۔ حیلہ (ذِ)
مُعزّز (ص) باعزت۔ بزرگ (زّ زْ)
مُغلّظات (ث) گالیاں (لّ)

مُفاجات (ث) یکایک۔ اچانک (مَ)
مُفصّل (ص) تفصیل کے ساتھ (صّ)
مُفرّح (ص) فرحت دینے والا (رّ)
مُفوّضہ (ص) سپرد کیا ہوا (وّ)
مَقام (ذ) جگہ (مُ)
مُقتدا (ذ) وہ شخص جس کی پیروی
کیجائے (تِ)
مُقتضا (ص) تقاضا کیا گیا (تِ)
مُقرّب (ص) دوست۔ نزدیک کیا
گیا (رّ)
مِقیاس (ذ) پیمانہ (مَ)
مُکاشفہ (ذ) کشف۔ رازوں کا
اظہار (شِ)
مُکلّف (ص) تکلیف دیا گیا (لّ)
مُکمّل (ص) تمام (مّ)
مُلمّع (ص) گلٹ کیا ہوا (مَ مّ)
مُلوّث (ص) آلودہ۔ بھرا ہوا (وّ)
مُلیّن (ص) ملائم کرنے والا (لِ ئی)
مَمالک (ذ) مملکت کی جمع (مُ)
مُنافی: نفی کرنے والا (مَ)
مُنتخَب (ص) انتخاب کیا ہوا (خِ)

مِنْطَقَہ (ذ) زمین کا حصہ (مُ)
مُنتَظِم (ص) باقاعدہ (ظِّ)
مُؤَکِّل (ذ) کام سپرد کرنے والا (مُ ؤْ)
مُؤَلِّفہ (ذ) تالیف کردہ (مُ ؤَ لِ فَ ہ)
مُہال (ث) مکھیوں کا چھتہ (مُ)
جیسے مُہال خانہ (سائنسی آلا)
مُہَذَّب (ص) تہذیب یافتہ (ذّ)
مُہلَت (ث) وقفہ۔ ڈھیل (ہ لَّ)
مُہْمَل (ص) بے کار۔ بے معنی (مُ مِ)
مِہمیز (ث) لوہے کی میخ جو گھوڑے کے سواروں کی ایڑی پر لگی ہوئی ہوتی ہے اور سوار اسی سے گھوڑے کو مارتے ہیں (مُ)

ن

نازنین (ص) دلاویز۔ خوبصورت (نَ ئی نْ)
ناوَک (ذ) تیر (وِ)
نَجات (ث) چھٹکارہ (نِ)
نَجاسَت (ث) گندگی۔ ناپاکی
نِجی: ذاتی (نَ)
نِخْوَت (ث) گھمنڈ۔ غرور (نَ خْ وَ ت)
نَذر (ث) تحفہ پیشکش (ذَ)
نِزَاع (ث) جھگڑا (نَ)
نَزْع (ث) جان کنی
نِرْخ (ذ) قیمت (رَ)
نَشَاط (ث) خوشی
نَظْم (ث) کلام موزوں۔ شعر (ظَ)
نَفَاذ (ذ) اجرا۔ حکم کا جاری ہونا
نَفَاست (ث) صفائی۔ پاکیزگی (نِ)
نَفْخ (ث) ابھارا۔ پیٹ کا پھولنا (فَ)
نَفْرت (ث) تنفر۔ ناگواری (نِ)
نَفْع (ذ) فائدہ
نُفُوس (ذ) نفس کی جمع۔ ذاتیں۔ جانیں (نَ)
نِقاط (ذ) نقطہ کی جمع (نُ)
نَقب (ث) دیوار میں سوراخ ڈالنا (قَ)
نَقد (ذ) سکہ۔ فوراً (قَ)
نِقرِش (ذ) ایک طرح کی گھٹیا (نُ)
نُقرئی (ص) چاندی کا (نَ)
نَقل (ث) ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا۔ اصل کی ضد (قَ)

نُقوش (ذ) نقش کی جمع (نَ)
نِکات (ذ) نکتہ کی جمع (نَ)
نَکبَت (ث) ذلت ۔ بدحالی (نِ)
نَمَک (ن) لون ۔ کھار (نِ)
نَکہت (ذ) خوشبو ۔ مہک (نِ)
نِنّانوے (ص) ایک کم سو (نَ نَ)
نَونہال (ذ) نوعمر ۔ نوخیز (نَ نَ)
نِواڑ (ث) چوڑا فیتہ جس سے
پلنگ بنا جاتا ہے (نَ)
نَوع (ث) قسم ۔ جنس (نُ)
نُہم (ص) نواں حصہ (نَ)
نَہر (ث) شاخ دریا ۔ نالی (وِ)

و

وَابستہ (ص) بندھا ہوا ۔ متعلق (بِ)
وَاپس: لوٹا ہوا ۔ الٹا پھرا ہوا (پ)
وَاجِبی (ص) درست بجا ۔ لازمی (جْ)
وارفتگی (ث) شیفتگی ۔ بیخودی (رِ)
وارِدات (حادثہ) حادثہ ۔ واقعہ ۔
حالات (ژ)
وَاقِع (ذ) وقوع ہونے والا
وَاقِع میں: حقیقت میں
وَاقِعَہ (ذ) حادثہ ۔ سانحہ
واقِعی (ص) در حقیقت
وَاقِفیَّت (ث) جان پہچان (قْ)
وَالِدَین (ذ) ماں باپ (دِ)
وَاوَیلا (ذ) گریہ وزاری ۔ فریاد ۔
رونا پیٹنا (وَ وِ)
وِتر (و) وہ خط جو دائرہ کے کسی حصے کو
گھیرے اور قطر سے چھوٹا ہو
وُثُوق (ذ) اعتماد ۔ بھروسہ ۔
استقلال (وُ)
وَجد (ذ) حال ۔ حالت ذوق و شوق
بے خودی (جَ)
وُجُود (ذ) ہستی ۔ ذات ۔ زندگی (وَ)
وُجُوہ (ث) وجہ کی جمع ۔ اسباب (وَ)
وُجُوہات (ث) وجہ کی جمع الجمع ۔
دلیلیں (وَ)
وَجہ (ث) سبب (جِ)
وَرَثہ
وُرَثا } (ذ) وارِث کی جمع
وُرَثہ

وِرثہ (ذ) ترکہ میراث

وَرَق درخت کا پتا۔ کاغذ کا ٹکڑا (ژ)

وَرَم (ذ) سوج (ژ)

وَزن (ذ) بوجھ۔ تول (زَ)

وَساطَت (ث) وسیلہ۔ واسطہ (وِ)

وَساوِس (ذ) وسوسے (وِو)

وُسعَت (ث) فراخی۔ قدرت۔ مقدور (سَ)

وُصول کرنا: حاصل کرنا (وُ)

وُضُو (ذ) نماز سے پہلے منہ ہاتھ پاؤں وغیرہ کا دھونا (وُ)

وَفد (ذ) نمائندوں کی جماعت (فَ)

وُفود (ذ) وفد کی جمع

وُفور (ص) زیادتی۔ وافر ہونا (وُ)

وَقار (ذ) متانت۔ جاہ و جلال

وَقعَت (ث) عزت۔ اعتبار (وُ)

وَکالَت (ث) اپنا کام دوسرے پر چھوڑنا مختاری (وِ)

وَلدِیّت (ث) باپ کا نام (یَ)

ہاتِف غیب سے آواز دینے والا (تَ)

ہکّا بکّا (ص) سراسیمہ حیران و پریشان (ہَ بَ)

ہُلاک (ث) ضائع۔ فنا۔ موت (ہ)

ہَلاہِل (ذ) زہر قاتل (ہِ ہِ)

ہَنُوز: ابھی تک۔ اب تک

ہَولے ہَولے: آہستہ آہستہ (ہُ ہُ)

ہُوَیدا (ص) ظاہر۔ عیاں۔ واضح (وِ)

ہَیُولا
ہَیُولیٰ (ذ) ہر چیز کا مادہ و اصل غیر مرتب شکل۔ کچا نقشہ (ہِ یُ وُ)

ی

یَثرِب (ذ) مدینہ منورہ کا نام

باب (۲)
پڑھنے کی غلطی صحیح شمار ہونے لگی

ایسے الفاظ جن کے اغلاط، غلط العام ہونے کی وجہ سے مشاہیر اردو کی نظر میں فصیح شمار ہوتے ہیں

ازروئے لُغت	غلط العام	ازروئے لُغت	غلط العام
اَحدی	اُحدی	تَرجَمہ	تُرجَمہ
اَرْجُمَند	اَرجُمند	تِلمیذ	تَلمیذ
اَشلَہ	اُشلَہ	تَنَازُع	تنازعہ۔تنازُع
آصَف	آصِف	تُواں۔تُوانا	تَواں۔توانا
اِصطَبل	اُصطبل	جِراحَت	جَراحَت
اُعجُوبہ	اَعجوبہ۔عُجوبہ۔عَجوبہ	جُرح	جِرُح
یہ چاروں بھی قابل تسلیم ہیں۔		جَسارت	جِسارَت
اُفُق	اُفق	جَمع	جَمع
اِکسیر	اَکسیر	جُمہور	جَمہور
اِنسانیّت	اِنسانِیَت	جَنوب	جُنوب
بِشارت	بُشارت	جَہل۔جَہالت	جِہل جِہالت
بُقراط	بُقراط	جَیّد	جَیَّد
بِہِشت	بَہشت	چَراغ۔چِراغ۔دونوں مستعمل	
تَشنہ	تِشنہ	چُغَد	چُغَد

حَبَشی	حَبْشی	دِریغ	دَریغ
حَجَمْ	حَجْم	دَفْعْ	دَفَعْ
حَقارت	حِقارت	(تراکیب میں دَفْع ہی آتا ہے جیسے دَفعِ مضرت)	
حَلْق	حَلَق		
حُماقت	حِماقت	ذِبْحْ	ذَبَح
حَوصَلَہ	حوصْلَہ	(تراکیب میں ذبْح ہی آتا ہے)	
خاوَند	خاوِند	رَجا	رِجا
خاصِیَّت	خاصِیَّت	رَعایا	رِعایا
خَباثت	خِباثت	رُعونت	رَعونت
خَزاں	خِزاں	رَفاقت	رِفاقت
خُسْرو	خُسَرو	رَقابت	رِقابت
خَدِیجہ	خُدَیجہ	رَفْعْ	رَفَعْ
خَراج	خِراج	تراکیب میں رفْعْ مستعمل ہے جیسے رَفعِ حاجت	
خَصوصیت	خُصوصیت		
خَفَقان	خَفْقَان	رِفعت	رُفعت
خَلَجان	خَلْجان	رِکابی	رَکابی
خَلْوت	خِلْوَت	رَمَضان	رَمْضان
دُرود ۔ دَرود ۔ دونوں طرح مستعمل		رَواج	رِواج
		رَہائی	رِہائی
دُروغ	دَروغ	رَہن	رِہن

رُہائش رِہائش شُکوہ شِکوہ

زُمُرّد زَمُرّد شِکیب شَکیب

زَراعت زِراعت شَمْع شَمَع

سَبقَت سَبْقَت صَدَقہ صَدْقہ

سِپُرد سَپُرد صُلْح صُلَح

سِرایت سَرایت صُندوق صَندوق

سِرِشت سَرِشت صِغْر صِغَر

سُرُوش سَرُوش طَیِّب طَیَّب

سَطْح سَطَح ظَرافت ظِرافت

(تراکیب میں سطح ہی آتا ہے) عِجلت عُجلت

سَطْر سَطَر عَرُوس (دونوں طرح صحیح) عُرُوس

سُفال سِفال عِصْمَت (〃) عَصَمَت

سَمْت سِمت عُطارِد (〃) عُطارَد

سُوال سَوال عِلاوہ عَلاوہ

سَیِّد سَیَّد عِمامہ عَمامہ

شُتُر شُتَر عَمَلہ عَمْلہ

(دونوں طرح صحیح) عَملیت عِملیت

شُعْبَدہ شُعَبْدہ عَنْدلیب عِندلیب

شُجاعت شَجاعت عَنْقا عُنقا

شُعُور شَعُور عِیادت عَیادت

عِیال	عُیال	قِطعہ	قَطعہ
عِیاں	عُیاں	قُلعی (بہ آواز قُلّی مستعمل) قَلعی	
غَبْن	غَبَن	قِندیل	قَندیل
غَدْر	غَدَر	گُروہ	گِروہ۔ گَروہ
غِلاف (دونوں طرح قابل استعمال) غَلاف		گِرِفت (دونوں طرح مستعمل) گَرِفت	
غَلَطی	غَلْطی	گِرَہ	گَرَہ
غِیاث (دونوں طرح صحیح) غَیاث		گُوارہ	گَوارہ
فَتْح	فَتَح	گُواہ	گَواہ
فِرار	فَرار	لَامَحالہ	لامُحالہ
فِراوانی	فَراوانی	مانَنْد	مانِند
فِرِستادہ	فَرِستادہ	مَحبَّت (دونوں مستعمل) مُحبّت	
فِرِشتہ	فَرِشتہ	مَحَلّہ (دونوں صورتیں قابل قبول) مُحَلّہ	
فِروخت	فَروخت		
فُروغ	فَروغ	مَحنَت (دونوں طرح مستعمل) مِحنَت	
فِریب	فَریب		
فِریفتہ	فَریفتہ	مُراعات	مَراعات
قَضا (دونوں طرح قابل تسلیم) قِضا		مُرَوّت	مُرُوّت
فَوّارہ (دونوں طرح قابل قبول) فُوّارہ		مُزدور	مَزدور
قَبُول	قُبول	مُژدہ	مُژدہ

مُژگان — مِژگان
مَسَرّت — مُسَرّت
مُشک (دونوں طرح قابلِ تسلیم)
مِشک
مشکور

بہ معنی شکریہ ادا کرنے والے کے مستعمل ہیں۔ مولانا سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں "عربی میں مشکور اس کو کہتے ہیں جس کا شکریہ ادا کیا جائے، مگر ہماری زبان میں اس کو کہتے ہیں۔ جو کسی کا شکریہ ادا کرے"

مُصالحت — مُصالِحت
معاہدہ — معاہِدہ

نیچے مُفَاعَلَۃ کے وزن پر اصل تلفظ کے ساتھ چند الفاظ دئے جارہے ہیں
برادران جیسے الفاظ چوتھے حروف پر زیر کے ساتھ مستعمل ہیں:
مُبالغہ۔ مُباحثہ۔ مبادلہ۔ مجادلہ۔
مُراقبہ۔ محاسبہ۔ معالجہ۔ مجاہدہ۔

مُشاہدہ۔ محاصرہ۔ مناظرہ۔ موازنہ
محاکمہ۔ محاورہ۔ مراسلہ۔ مرافعہ۔
مظاہرہ۔ معاملہ۔ مشاعرہ۔ مغاہرہ
معائنہ۔ معاوضہ۔ مطالبہ۔ مغالطہ
معانقہ۔ مقابلہ۔ مکالمہ۔ ملاحظہ

یہ مبالغہ۔ مباحثہ۔ مبادلہ وغیرہ مستعمل ہیں۔

مُداومت۔ مراجعت۔ مراسلت۔
مُزاحمت۔ مسافرت۔ مصاحبت۔
مصالحت۔ مطابقت۔ معاشرت۔
معاونت۔ مفارقت۔ مفاہمت۔
ملازمت۔ ممانعت۔ مناسبت۔
منافرت۔ موافقت۔

یہ بول چال میں مشابہت۔ مخالفت وغیرہ مستعمل ہیں یہی فصیح اور صحیح شمار ہوں گے۔

مُعایَنہ — معائنہ (ہمزہ کو زیر کے ساتھ)
مِقناطیس — مُقناطیس
مُقصِد — مَقصَد

مَہارت	مُہارت	نَقص	نُقص
مَیّت	مَیّتْ	نَفْع (دونوں صورتیں قابل قبول)	
نا گُوار	نا گوار	نَفَع	
نَجاست	نِجاست	نَمْرُود	نَمْرُود
نُحوست	نَحوست	نُمو	نَمو
نِخْوَت	نَخْوَت	نُمود	نَمود
نَدامت (دونوں طرح درست)		نَوالہ	نِوالہ
نِدامت		نَوِشت	نِوِشت
نِشتر	نَشْتَر	وَاسِطہ	وَاشطہ
نَقصان	نِقصان	وَداع	وِداع
نشو و نَما	نشو و نُما	وَقار	وِقار
نِشیب	نَشیب	یَثرِب	یَثْرَب

حروفِ ربط سے لفظ کے آخر میں الف یا "ہ" کی تبدیلی:

جن واحد لفظوں کے آخر میں الف یا "ہ" ہوتی ہے وہ حروفِ ربط (جیسے کا، کی، کے، میں، نے، کو، پر، سے، تک) کے آجانے سے یائے مجہول (یعنی "ے") سے بدل جاتے ہیں۔ مثلاً لڑکے نے کہا، پردے میں، قلعے کے اندر، جمعے کے روز۔ جغرافیائی ناموں میں بھی ایسی تبدیلی کی جاتی ہے۔ مثلاً کلکتے میں، دجلے کے کنارے، پٹنے میں۔ البتہ خاص سنسکرت نام اس سے مستثنیٰ ہیں۔ جیسے گنگا، جمنا، متھرا، گیا، ہمالیہ وغیرہ۔ اسی طرح دوسری زبانوں کے شہروں، دریاؤں، اور پہاڑوں کے نام بھی مستثنیٰ ہیں۔ جیسے بخارا، ایشیا، امریکہ۔

باب (۳)
صحیح لکھیے

اس عنوان کے تحت ایسے چند الفاظ اور مرکبات کی فہرست دی گئی ہے جن کے املا میں طلبہ غلطی کرسکتے ہیں

(ان الفاظ کے آخر میں "الف" آئے گا "ہ" نہیں):۔

(الف)

آب خورا۔ آرا (لکڑی کاٹنے کا آلہ)۔ آریا۔ آنولا۔ آملا۔ اڈا

(ب)

باما۔ باجا۔ باجرا۔ بچارا۔ بٹوا۔ بدلا
بسولا۔ بقایا۔ بگلا۔ بگولا۔ بلاّ۔ بلبلا
بنجارا۔ بنگلا۔ بنولا۔ بھانجا۔ بھٹیارا
بھٹا۔ بھیجا (دماغ) بھروسا۔ بھوسا۔
بیڑا۔ بقایا۔ بتاشا۔

(پ)

پارا۔ پانسا۔ پوٹا۔ پٹاّ۔ پتاّ۔ پٹاخا
پرسا۔ پسینا۔ پلندا۔ پپیا۔ پہاڑا۔
پہیا۔ پیما۔

(ت)

تارا۔ تالا۔ تانگا۔ تقاضا۔ تماشا۔
تلنگانا۔ تمنا۔ تولیا۔ تمغا۔

(ٹ)

ٹخنا۔ ٹکیا۔ ٹھپا۔ ٹیکا۔

(ج)

جانگیا۔ جمال گوٹا۔

(چ)

چارا۔ چٹخارا۔ چبوترا۔ چسکا۔ چکما۔
چھاپا۔

(ح)

حلوا۔

(خ)

خرچا۔خرما۔خوجا۔

(د)

دسہرا۔دوپٹا۔دلاسا۔دلیا۔دوشا۔ دھندا ۔ دِوالا ۔ دھبّا ۔ دہریا ۔ دھوانسا۔دھوکا۔

(ڈ)

ڈاکا ۔ ڈاکیا ۔ ڈکوما ۔ ڈِبّا ۔ ڈِبیا ۔ ڈراما۔ڈھانچا۔ڈیرا۔

(ر)

راجا۔رکشا۔

(س)

سٹّا۔ سمجھوتا۔سروتا۔

(ش)

شالا (جیسے پاٹھ شالا۔ شوالا)

(ک)

کانسا ۔ کٹورا ۔ کرانا (جیسے کرانا دکان) ۔ کلیجا ۔ کُندا ۔ کھاتا ۔ کیرا ۔ کیوڑا ۔

(گ)

گانجا ۔ گڑمبا ۔ گگلا ۔ گھونسا ۔ گھونسلا ۔

(م)

مارکا (جیسے ہاتھی مارکا) مرہٹا ۔ مسالا معما ۔ مربا ۔ ملبا ۔ مورچا ۔ مہینا ۔ میلا ۔

(ن)

ناتا ۔ ناکا ۔ نالا (جیسے ندی نالا) نشیلا نندا ۔ نیوتا ۔ نہتا ۔

(و)

وکٹوریا ۔

(ہ)

ہمالا ۔

الفاظ ذیل کو بجائے ذ کے ز سے لکھنا چاہیے

آزر: حضرت ابراہیمؑ کے باپ یا چچا کا

نام۔
زکریا: ایک پیغمبر کا نام۔
گزارش: عرض کرنا۔
تہجد گزار۔ مال گزاری۔ شکر گزار
گزرنا۔ گزارنا۔ گزارا (ذریعہ معاش) گزر بسر۔

نون غنہ والے چند الفاظ

کُنواں۔ کنویں۔ کنووں۔ دھواں
دھویں۔ رُواں۔ روئیں۔ روؤں

الفاظ ذیل میں واؤ نہیں لکھنا چاہیے

مُٹاپا۔ لُہار۔ اُدھار۔ دُلہن۔ دُکان
دُہرا، دُہرانا۔ رُپہلا۔ رُپہلی۔

ہ کی قسمیں اور ان کے اصول

(۱) ہائے ملفوظ: وہ جو تلفظ میں آئے۔
جیسے: تنبیہ۔ وہ۔ یہ۔ ہوا۔ بہت۔
(نوٹ) نیچے والا شوشہ (لٹکن) ہائے ملفوظ کا لازمی جز ہے۔
(۲) ہائے مختفی: وہ جو تلفظ میں نہ آئے۔
جیسے: پردہ۔ پیمانہ۔ کعبہ۔ مرثیہ۔
(۳) ہائے مخلوط: اسے دو چشمی ہ بھی کہتے ہیں
جیسے: ٹھنڈا۔ پھر۔

ایسے کچھ الفاظ جن کے آخر میں ہائے ملفوظ ہے

اِلٰہ۔ ہدیہ۔ ظاہر۔ توبہ۔ توجیہ۔ تہ
تنبیہ۔ توجّہ۔ فقیہ۔ جگہ۔ مشابہ۔

الفاظِ ذیل کے آخر میں دو (ہ) ہیں

جبہہ: پیشانی۔
شبہہ: شک۔
قہقہہ: آواز سے ہنسنا
مشافہہ: روبرو
مواجہہ: موجودگی

عربی کے کچھ الفاظ جن کے آخر میں اصلاً ہمزہ ہے لیکن اردو میں

ایسے لفظوں میں ہمزہ تلفظ سے خارج ہو چکا ہے۔ ایسے الفاظ جب اضافت کے ساتھ آئیں گے تو ان کے آگے ے بڑھا دی

جائے گی ۔ ہمزہ اس پر نہ ہوگا۔

ابتدا ابتدائے اسلام

انتہا انتہائے ادب

علما علمائے دیو بند

شعرا شعرائے ہند

حکما حکمائے دکن

اولیا اولیائے کرام

املا املائے فارسی

انشا انشائے تلگو

۱) مندرجہ ذیل الفاظ پر ہمزہ نہیں آئے گا۔

جیسے:

باولا ۔ باولی ۔ بکاولی ۔ پھاوڑا ۔ چھاونی ۔ گھناونا ۔ گھناونی ۔ گاودی

۲) انگریزی وغیرہ کے ایسے لفظ جن میں الف اور واو یک جا ہیں ، ان میں بھی واو پر ہمزہ نہیں لکھنا چاہیے، جیسے:

اناونسر ۔ اکاونٹ ۔ پاونڈ ۔ پاوڈر ۔ ساوتھ ۔ الاونس ۔ گراونڈ ۔ کمپاونڈ ٹاون ہال راونڈ ۔

۳) پیا ۔ سیا ۔ دیا ۔ کیا ۔ لیا ۔ جیا کی مختلف صورتوں میں ہمزہ نہیں آئے گا، جیسے:

پیا پیے ۔ پیو ۔ پییں گے

سیا سیے سیو گے ۔ سیں گے

دیا دیے کیا ۔ کیے

جیا جیے گا ۔ جیو گے ۔ جییں گے

لیا لیے ۔ مثلاً لیے تھے

قاعدہ: کسی بھی لفظ میں جب ی سے پہلے والے حرف پر زیر ہوگا تو وہاں دو ی آئیں گی ۔ پہلی ی کی جگہ ہمزہ نہیں آئے گا، جیسے:

لیے ۔ دیے ۔

۴) لفظ کے آخر میں اگر ی ہے تو اضافت کی صورت میں اس ی پر اضافت کا زیر آئے گا ۔ ہمزہ کبھی نہیں آئے گا، جیسے:

بندگیِ خدا ۔ مرضیِ مولا ۔ زندگیِ جاوید ۔ والیِ شہر ۔ خرابیِ صحت ۔

درستیِ خطاطی ۔ خوبیِ قسمت ۔
تیاریِ سفر ۔ دوریِ سفر ۔
کرسیِ صدارت ۔ تازگیِ گل ۔

۵) جن لفظوں کے آخر یے ہو اور اس سے پہلے والے حرف پر زبر ہو تو ایسے لفظوں میں ہمزہ نہیں آئے گا ۔ جیسے:

ے ۔ نے ۔ شے ۔ قے ۔

٦) اوپر کے لفظوں میں اضافت کی صورت میں بھی یے پر ہمزہ نہیں آئے گا ۔ جیسے:

مے رنگین ۔ شے لطیف ۔ نے پھول

٧) جن لفظوں کے آخر الف ہوتا ہے اضافت کی صورت میں ان کے آگے ے کا اضافہ کیا جاتا ہے ۔ اس ے پر ہمزہ نہیں آئے گا ۔ جیسے:

دنیاے ادب ۔ سزاے قید ۔
خداے بزرگ ۔ تمناے دل ۔
دعاے بزرگان ۔ تقاضاے وقت ۔
بقایاے گذشتہ ۔ اولیاے کرام

٨) جب درمیان لفظ میں ی پر زبر ہوگا تو اس جگہ ہمزہ نہیں آے گا ۔ اگر زیر ہو تو ہمزہ آے گا ۔ جیسے:

پایل ۔ گھایل
سوونیر ۔ جونیر
مایک ۔ کیشیر

٩) کسی بھی لفظ میں جب ی سے پہلے والے حرف پر زیر ہوگا تو وہاں دو ی آئیں گے ۔ امر تعظیمی میں یہ صوت نظر آتی ہے ۔ مثلاً:

کیجیے ۔ دیجیے ۔ لیجیے ۔ کھینچیے ۔ لکھیے ۔ بولیے ۔ دیکھیے ۔ سمجھیے ۔ بخشیے ۔ بڑھیے پکڑیے ۔ کھولیے ۔

ایسے الفاظ اور ترکیبیں اور ان کے قاعدے جن میں ہمزہ آئے گا

١) جب لفظ کے آخر میں ہاے مختفی ہو اور وہ لفظ مضاف یا موصوف ہو تو اس ہاے مختفی پر ہمزہ لکھا جائے گا ۔ مثلاً:

غنچۂ گل ۔ پیمانۂ مے ۔ مرثیۂ دبیر

نظریۂ جواہر۔ شعلۂ محبت ۔ قبلۂ اول ۔ صدمۂ جاں گداز ۔ مژدۂ بہار ۔ پردۂ مجاز ۔

۲) اگر ی سے پہلے والے حرف پر زبر ہو گا یا الف یا واو ساکن ہو تو واحد اور جمع کے صیغوں میں ہمزہ آئے گا۔ جیسے

گئے ۔ لاؤ ۔ لائے ۔ لائیں ۔ پائے ۔ پاؤ ۔ پائیں ۔ گائے (گانا) ۔ گاؤ ۔ گائیں ۔ کھائے ۔ کھاؤ ۔ کھائیں ۔ آئے ۔ آؤ ۔ آئیں ۔ دھوئے ۔ دھوؤ ۔ دھوئیں ۔ بوئے (بونا) بوؤ ۔ بوئیں کھوئے ۔ کھوؤ ۔ کھوئیں ۔

۳) جن مصدروں میں علامت مصدر نا سے پہلے الف یا واو ہو جیسے آنا اور رونا ایسے مصدروں سے جو فعل بنیں گے ان میں "ئے" آتا ہے جب ان مصدروں سے امر تعظیمی بنیں گے تو اس ی کے آگے ایک یے اور بڑھادی جائے گی ۔ جیسے:

لائے ۔ لائیے ۔ لائیو

پائے ۔ پائیے ۔ پائیو

آئے ۔ آئیے ۔ آئیو

کھائے ۔ کھائیے ۔ کھائیو

بنائے ۔ بنائیے ۔ بنائیو

دھوئے ۔ دھوئیے ۔ دھوئیو

بڑھائے ۔ بڑھائیے ۔ بڑھائیو

دکھائیے ۔ دکھائیے ۔ دکھائیو

اٹھائے ۔ اٹھائیے ۔ اٹھائیو

۴) جب درمیان لفظ میں اگر الف ساکن ہو اور اس کے بعد جو حرف ہو اس پر زیر ہو ، تو الف کے بعد ی نہیں آئے گا ۔ ہمزہ آئے گا ۔ جیسے:

سائل ۔ سائکل ۔ پائپ ۔ جائفل ۔ سائڈ ۔ لائٹ ۔ مزائل ۔ اجوائن ۔ ڈائن ۔ سائنس ۔ نائٹروجن ۔ ڈائرکٹر ۔ سائز ۔ فنائل ۔ بائبل ۔ سائکالوجی ۔ ہائڈروجن ۔ ڈائنامیٹ پرائیمنٹ ۔

۵) عربی کے بہت سے اسم فاعل ایسے

ہیں جن میں ہمزہ لکھا جائے گا۔ مثلاً:
قائل ۔ مسائل ۔ مائل ۔ قائم ۔
دائم ۔لائق ۔فائق ۔نائب ۔غائب
طائر ۔ ضائع ۔شائع ۔ فائز ۔ جائز ۔
زائد ۔رئیس ۔عائد ۔زائر ۔

۵) عربی کی بہت سی جمعوں میں ہمزہ لکھا جائے گا۔ جیسے:
خزائن ۔نقائص ۔فرائض ۔شرائط ۔
نتائج ۔ فوائد ۔ رسائل ۔ عقائد ۔
ذرائع ۔وظائف ۔طوائف ۔ عجائب
حقائق ۔مسائل ۔فضائل ۔

متفرقات

۱۔ طالب کی جمع طَلَبہ ۔صوفی کی جمع صوفیہ ہے ۔ان کو طلبا یا صوفیا لکھنا ٹھیک نہیں۔

۲۔ جز۔جزو: جز کے معنی ہیں ٹکڑا۔ اضافت کے سوا اور مقامات پر اس کو واو کے بغیر استعمال کرنا چاہیے ۔ جیسے جزدان ۔ اضافت کی صورت میں واو کے ساتھ لکھنا چاہیے ۔جیسے جزوِ بدن ۔

۳۔ ہامی بھرنا: اقرار کرنا۔ اس معنی میں "حامی" نہیں لکھنا چاہیے ۔

۴۔ مبدء اور سوء ہمزہ کے ساتھ لکھے جائیں گے ۔

۵۔ روپیا ۔جمع روپے ۔

۶۔ کچھ لفظ ایسے ہیں جن کے آخر میں "ہ" نہیں ہوتی مثلاً مصرعہ ۔ معہ ۔ موقعہ کے بجائے مصرع ۔ مع ۔ موقع ہے ۔

۷۔ سرمایہ دار، سایہ دار اور کرایہ دار واحد اور جمع دونوں صورتوں میں اسی طرح لکھے جائیں گے۔ جیسے:
الف: لوگ سرمایہ داروں کی عزت کرتے ہیں ۔
ب: شہروں میں سایہ دار درخت ضروری ہیں ۔
ج: کرایہ داروں نے ابھی تک اپنی کوئی یونین نہیں بنائی [ضمیمہ دیکھیے]

باب (۴)

بے جان کی تذکیر و تانیث میں غلطی نہ کیجیے

میٹرک اور انٹرمیڈیٹ کے طَلَبہ کے لیے بے جان کی تذکیر و تانیث سے واقفیت ضروری ہے۔ان طَلَبہ کی سہولت کے لیے پہلے تذکیر و تانیث کے ضروری اصول دیے جائیں گے پھر کچھ ایسے اسما کی تذکیر و تانیث بتائی جائے گی جس کے متعلق طلبہ کو شک ہو سکتا ہے۔پہلے اسمائے مذکر اس کے بعد اسمائے مونث کے اصول دیے جائیں گے۔

اسمائے مذکر

۱۔وہ الفاظ (خصوصاً ہندی) جن کے آخر میں الف یا ہ ہوتی ہے یا فارسی کے وہ لفظ جن کے آخر میں ہ الف کی آواز دیتی ہے۔مثلاً ڈبا۔حقہ۔ہفتہ چولھا۔

۲۔ دنوں اور مہینوں کے نام سوائے جمعرات

۳۔ دھاتوں اور جوہرات کے نام سوائے چاندی

۴۔پہاڑوں، ستاروں اور سیاروں کے نام

۵۔ہندی کے حاصل مصدر جو دباؤ برتاؤ کے وزن پر آتے ہیں۔

۶۔وہ الفاظ جن کے آخر میں "بند" ہو جیسے گلوبند۔کمربند

۷۔جس لفظ کے آخر میں "بان" ہو۔مثلاً بادبان۔سائبان۔سوائے آن بان

۸۔جس لفظ کے آخر میں "دان ہو" مثلاً قلم دان۔نمک دان اگالدان

۹۔جس لفظ کے آخر میں "واں" ہو مثلاً کارواں، کنواں، دھواں، ساتواں، اٹھواں

۱۰۔جس لفظ کے آخر میں "ستان" ہو مثلاً ترکستان۔ہندوستان۔سوائے

گلستان ۔ شبستان

۱۱۔ جس لفظ کے آخر میں " سار " ہے مثلاً کوہسار ۔

۱۲۔ جس لفظ کے آخر میں " پن " آتا ہے ۔ مثلاً بچپن ۔ لڑکپن

۱۳۔ جس لفظ کے آخر میں " زار " ہے مثلاً لالہ زار ۔ گل زار

۱۴۔ بروزن افعال مثلاً اکرام ۔ احسان ۔ سوائے انشا ۔ افراط ۔ امداد اصلاح

۱۵۔ بروزن افتعال مثلاً اختیار ۔ اعتدال ۔ سوائے ابتدا ۔ انتہا ۔ التجا احتیاط ۔ احتیاج ۔ اطلاع ۔ اشتہا ۔ اصطلاح

۱۶۔ بروزن استفعال مثلاً استغفار ۔ استشنا ۔ استقلال ۔ استغنا ۔ سوائے استعداد ۔ استغنا ۔ استغفار ۔

۱۷۔ بروزن انفعال ۔ مثلاً انکسار ۔ انحصار ۔ انقلاب ۔ انحراف

۱۸۔ بروزن تفعل مثلاً توکل ، تکلف تغیر ۔ تعصب ۔ سوائے توقع ۔ توجہ تہجد

۱۹۔ بروزن تفاعل مثلاً تغافل ۔ تلاطم ۔ سوائے تواضع

۲۰۔ بروزن تفعلہ مثلاً تذکرہ ۔ تجربہ تصفیہ ۔

۲۱۔ بروزن مفاعلہ مثلاً مجادلہ ، مشاعرہ ۔ معاملہ ۔ مناظرہ

اسمائے مونث

۱۔ ایسے الفاظ جن کے آخر " ی " یا " ت " یا " ٹ " ہوتی ہے مثلاً گھڑی ، صورت ، آہٹ سوائے موتی ، پانی ، گھی ، دہی جو مذکر کے طور پر بولے جاتے ہیں ۔

۲۔ ہندی کے ایسے الفاظ جو تصغیر کے حامل ہوتے ہیں ان کے آخر میں یا ہوتی ہے مثلاً ڈبیا ، چڑیا ، چوہیا

۳۔ زبانوں کے نام

۴۔ عربی کے ایسے الفاظ جو سہ حرفی ہوتے ہیں اور ان کے آخر میں الف

ہوتا ہے مثلاً قضا، بقا، ادا

۵۔ آوازوں کے نام۔ مثلاً چٹ پٹ دھڑ دھڑ، سن سناہٹ، گڑگڑاہٹ

۶۔ ہندی کے وہ اسم جو مصدر یا کسی اور اسم سے بنتے ہیں اور کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں مثلاً

الف: بروزن پکار، پھٹکار، جھنکار، سرکار، پرکار، ڈکار، للکار، سوائے ابھار، اتار (آخر میں کار)

ب: بروزن پھسلن، دھڑکن کھرچن، چبھن، الجھن، سوجن، اینٹھن۔ (آخر میں "ن")

ج: بروزن بناوٹ، کھچاوٹ، گھبراہٹ۔ (آخر میں "ٹ")

د: بروزن، مہک، چمک، بھڑک (آخر میں "ک")

ہ: لوٹ، کھسوٹ، چوٹ

و: مٹھاس، کھٹاس، پیاس (آخر میں "س")

ز: تھکان (تکان) پہچان، ڈھلان، اٹھان (آخر میں "ن")

۷۔ عربی کے وہ الفاظ جو مفاعلت کے وزن پر آتے ہیں۔ مثلاً مصاحبت، مطابقت، مناسبت

۸۔ تفعیل کے وزن پر آنے والے تمام عربی الفاظ۔ مثلاً تقریر۔ تحریر۔

ہندی لفظوں کے آخر میں "ہ" نہ لکھیے:

جن لفظوں کے آخر میں ایسی "ہ" ہوتی ہے جو الف کی آواز دیتی ہے وہ فارسی، عربی ہوتے ہیں۔ جیسے بندہ، دیوانہ، درجہ، جلسہ۔ ہندی لفظوں کو الف ہی سے لکھنا چاہیے۔ جیسے گولا، بنگلا، تانگا، تارا، بھانجا۔ لیکن رسم خط کی وجہ سے بعض نام "ہ" ہی سے لکھے جانے لگے ہیں جیسے آگرہ، کلکتہ، گولکنڈہ، وجے واڑہ۔

وہ الفاظ جو مذکر و مونث دونوں طرح بولے جاتے ہیں:

کچھ الفاظ ایسے ہیں جنھیں اہل زبان مذکر و مونث دونوں طرح بولتے ہیں۔ جیسے سانس فکر، غور، نقاب، درود، تاتمہ، قامت، گیند، مالا۔ مثلاً گہرا سانس۔ گہری سانس

کلاس میں کہاں بیٹھیں: کلاس میں بیٹھنے کی بہترین جگہ سامنے کی صف میں درمیان کا حصہ ہے۔ طلبہ کلاس میں اپنی بائیں جانب کے حصے میں بیٹھنے سے احتراز کریں اس لیے کہ بعض اساتذہ اکثر تختہ سیاہ کے سامنے چھائے رہتے ہیں خصوصاً ان کے لکھتے وقت بائیں جانب کے طلبہ کو اساتذہ آڑ ہوجانے سے تختہ سیاہ پر لکھا ہوا نظر نہیں آتا۔ پیچھے بیٹھنے والوں کو سامنے کے طلبہ کی وجہ سے بعض مرتبہ تختہ سیاہ کے نچلے حصے میں لکھا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ بعض مرتبہ پیچھے بیٹھنے والوں کو اساتذہ کی آواز بھی صاف طور پر سنائی نہیں دیتی۔ سامنے بیٹھنے والوں کی کسی حرکت سے بھی پیچھے کے طلبہ کو انتشار ہو سکتا ہے۔

کتاب پڑھتے ہوئے کیا کریں: اگر کتاب آپ کی اپنی ہے تو پڑھنے کے دوران اہم نکات کے نیچے آڑے خطوط کھینچنے کی بجائے حاشیے میں ان سطروں کے بازو کھڑا خط کھینچنا بہتر ہوتا ہے۔ اس کتاب کو دوبارہ پڑھتے وقت اس طرح نشان کردہ اہم نکات کو پڑھ لینا کافی ہوجاتا ہے ورنہ پھر سے پورا صفحہ پڑھنے میں کافی وقت ضائع ہوتا ہے۔

سبق اور لکچر کے دوران کیا کریں: سبق یا لکچر نوٹ کرنے کے لیے بہتر ہے کہ آپ کوارٹر سائز کے کھلے کاغذات ساتھ رکھیں اور ان اوراق کے صرف ایک ہی صفحے پر لکھیں۔ سبق یا لکچر کے صرف مختصر نوٹس (یاد داشتیں) لکھیں کیوں کہ تفصیل لکھنے میں بہت سا لکچر یا سبق سننے سے رہ جاتا ہے۔ لکچر اور سبق کو لکھتے وقت بہتر ہے کہ بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کو اشارات یا علامات میں لکھیں یا ان کے مخفف بنا کر لکھیں۔ مثلاً In کو ۔۔

بل (ذ) چیونٹی کا بل ۔ سوراخ ؛ بُلاق (ذ) ایک زیور جو ناک میں پہنتے ہیں ؛ بنیاد (ذ) ؛ بھوبھل (ث) جلتی ہوئی راکھ

پ (مونث)

پتنگ (ذ) کالا پتنگ اڑا ؛ پربال (ذ) آنکھ کا ایک مرض ؛ پساو (ذ) وہ پانی جس میں چاول جوش دیے گئے ہوں ؛ پنسل (ث) میری پنسل کھو گئی ؛ پیپ (ث) مواد ۔ ڈال دی پیپ کلیجوں میں غم وقت نے ؛ پیش کش (ذ) ہدیہ ۔ نذر

ت (مونث)

ترازو (ث) اسے بڑی ترازو خریدنا ہے تشدید (ث) ؛ تکرار (ث) دہرانا ؛ تل (ذ) اس سال کثرت سے تل پیدا ہوا

ٹ (مونث) مذکر (ذ)

ٹکسال (ث) سکہ خانہ ۔

ث (مونث)

ج دونوں طرح مستعمل

جمعرات (ث) ؛ جمنا (ث) ہندوستان کا ایک دریا ، جوارش (ث) ، جھرمٹ (ذ) ستاروں کا جھرمٹ ۔

چ (مونث)

چاند (ث) اتنے جوتے پڑے کہ چاند گنجی ہو گئی ؛ چقماق (ث) آگ نکالنے کی پتھری چمگادڑ (ث) ؛ چھچھوندر (ث) ایک قسم کا چوہا جو رات کو نکلتا ہے ۔

ح (مونث)

حلیم (ذ) ایک قسم کا کھانا ؛ حنا (ث) مہندی ۔

خ (مونث)

خفقان (ذ) مری وحشت سے انھیں بھی خفقان رہتا ہے ۔

د (مذکر)

داڑھ (ث) داڑھ دکھتی ہے ، درود (ذ ۔ ث) ؛ دفعہ (ث) اس مقدمے میں کونسی دفعہ قائم کی گئی ہے ؛ دق (ث) دق جاتی رہی ؛ دلدل (ث) کیچڑ ۔ غضب کی دلدل ہے ۔ پانو دھنسے جاتے ہیں ۔

ڈ (مونث)

ہیں۔

ر (مونث)

رحل (ث) رحل چھوٹی ہے اور قران بڑا؛ رمز (ث)

ز (مونث)

زدوکوب (ث) مار پیٹ، زعفران (ث)

س (مذکر)

سات پانچ (ث) فریب کی باتیں۔ مثلاً ہم کو سات پانچ نہیں آتی؛ ساجق (ث)؛ سچ (ذ) تمہارا سچ ہمارا جھوٹ برابر ہے؛ سنکھیا (ث)

آپ دیں گالی مجھے ، ناگوار
سنکھیا ہوگی تو کھالی جائے گی

سہو (ذ) بھول، سیاق (ذ) ربط مضمون، طرز۔

ش (مذکر)

شبنم (ث)، شطرنج (ث) نئی طرح کی یہ شطرنج چال رکھتی ہے، شمشاد (ذ) فقط تیرا ساقد ہے اور کیا شمشاد رکھتا ہے؛ شیرمال (ث) وہ روٹی جس پر دودھ کا چھینٹا دیا جاتا ہے۔۔شیرمالیں پک رہی

ص (مذکر)

صحاح (ث) مولوی صاحب نے صحاح پڑھائی ہے؛ صرف (ث) ہم نے صرف پوری نہیں پڑھی۔

ض (مذکر)

ضمیر (ث)

ط (مونث)

طب (ث) ہم کو طب اعلا درجے کی آتی ہے، طباشیر (ث) ایک دوا، طباق (ذ)؛ طنز (ث) جناب! یہ طنز اچھی نہیں۔

ظ (مونث)

ع (مذکر)

عروض (ذ)؛ عقبا عقبیٰ (ث)؛ عندلیب (ذ۔ث)

غ (مذکر)

غزال (ز)

ف (مونث)

فاتحہ (ذ۔ث)، فاختہ (ث)، فرح (ث)؛

فکر (ذ۔ث) ؛ فنجان (ث)

ق (مذکر)

قامت (ذ)

ک (مذکر)

کابک (ث) کبوتروں کا ڈربا ؛ کربلا (ث) ؛ کرگس (ذ) گدھ ؛ کفگیر (ذ) ایک پیتل کا کفگیر لائیے ؛ کنج (ذ) ہمیں کنج تنہائی ملا ؛ کنگن (ذ) ؛ کوتھمیر (ذ) ؛ کھجور (ث) سوکھی کھجوریں بھی لذیذ ہیں ؛ کھرچن (ث) پلاؤ کی کھرچن بھی کھانے کی ہوتی ہے ؛ کھنڈر (ذ) وہاں چند کھنڈر نظر آئے ؛ کیچڑ (ث) چار بوندیں پڑیں اور کیچڑ ہوگئی۔

گ (مذکر)

گاجر (ث) گاجر سرد ہوتی ہے ؛ گلاب جامن (ث) ایک مٹھائی ؛ گنجلک (ث) اس عبارت میں بڑی گنجلک ہے ؛ گھاس (ث) ؛ گیہوں (ذ) ؛ گندم (ذ)

ل (مذکر)

لگان (ذ) اس زمین کا لگان دگنا ہوگیا ؛ لونگ (ث) لونگ گرمی کرتی ہے ؛ لہسن (ذ) کچا لہسن کوئی نہیں کھاتا۔

م (مذکر۔ مونث)

متاع (ذ۔ث) ؛ محراب (ث) ؛ محصول (ذ) ؛ مزاج (ث) ظرافت ؛ سیر (ث)

ن (مذکر)

نقاب (ذ۔ث) ، نین (ذ)

و (مذکر)

وادی (ث) ؛ وادی ایمن (ذ) ، ہم سے وحشت میں بھداو وادی ایمن نہ ہوا ؛ واسوخ (ذ) ؛ وداع (ث) ؛ پروانوں سے وداع چراغ سحر کی ہے

ہ (مونث)

ہلڑ (ذ) سڑک پر ہلڑ کیوں مچا ہے ؛ ہیجان (ذ)

ی (مونث)

یاسین (ث) نزع کا وقت ہے یاسین پڑھی جاتی ہے۔

باب (۶)

بیسویں صدی کی تاریخوں کے دن معلوم کیجیے

کیلنڈروں کے سات چارٹ دیے جا رہے ہیں۔ بیسویں صدی کی کسی بھی تاریخ میں واقع ہونے والے دن کو ان سات چارٹوں میں سے ایک کی مدد سے معلوم کر سکتے ہیں۔ مثلاً یہ معلوم کرنا ہے کہ 15/ اگست 1947ء کو کون سا دن تھا۔ پہلے یہ دیکھیے کہ 1947 کون سے چارٹ میں ہے؟ چارٹ نمبر (4) میں ہے۔ اب اس چارٹ میں اگست کے کالم میں 15 کے مقابل کون سا دن ہے؟ جمعہ۔ اس طرح معلوم ہوا کہ 15/ اگست 1947ء کو جمعہ کا دن تھا۔

ان چارٹوں میں دائروں کے اندر لیپ کے سال دیے گئے ہیں۔ ان سالوں میں جنوری کی تواریخ اپریل اور جولائی کے مماثل ہوتی ہیں اور فبروری کی تواریخ اگست کے مماثل

اگر یہ معلوم کرنا ہے کہ 26 / جنوری 1952ء کو کون سا دن تھا؟ پہلے یہ دیکھئے کہ 1952 کون سے چارٹ میں ہے؟ چارٹ نمبر (4) میں سے 1952 لیپ کا سال ہے۔ اس لیے 52 دائرے میں ہے۔ اب دائرے والے جنوری کے کالم میں 26 کے مقابل کون سا دن ہے؟ ہفتہ

نیچے دی ہوئی تواریخ کو آپ خود جانچیے۔

13/ سپٹمبر 1948 حیدرآباد کا پولیس ایکشن۔ پیر

27/ مئی 1964 پنڈت نہرو کی وفات۔ بدھ

24 / اکتوبر 1945ء مجلس اقوام متحدہ کا قیام۔ بدھ

3 / ستمبر 1939ء برطانیہ اور فرانس کا جرمنی کے خلاف اعلان جنگ۔ دوسری عالمگیر جنگ۔ اتوار

5/ اگست 1945ء پہلا ایٹم بم ہیروشیما پر گرایا گیا۔ اتوار

19/ نومبر 1917ء مسز اندرا گاندھی کی تاریخ پیدائش۔ پیر

چارٹ (1)

اپریل، جولائی، (جنوری)	ستمبر، دسمبر	جون	فروری، مارچ، نومبر	اگست، (فروری)	مئی	جنوری، اکتوبر	1905, 11, (16), 22, 33, 39, (44) 50, 61, 67, (72), 78, 89, 95, (2000)				
ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	1	8	15	22	29
اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	2	9	16	23	30
پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	3	10	17	24	31
منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	4	11	18	25	
بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	5	12	19	26	
جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	6	13	20	27	
جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	7	14	21	28	

چارٹ (2)

اپریل، جولائی، (جنوری)	ستمبر، دسمبر	جون	فروری، مارچ، نومبر	اگست، (فروری)	مئی	جنوری، اکتوبر	1900, 1906, 17, 23, (28), 34, 45, 51, (56), 62, 73, 79, (84), 90, 2001				
اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	1	8	15	22	29
پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	2	9	16	23	30
منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	3	10	17	24	31
بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	4	11	18	25	
جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	5	12	19	26	
جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	6	13	20	27	
ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	7	14	21	28	

چارٹ (3)

اپریل، جولائی، (جنوری)	ستمبر، دسمبر	جون	فروری، مارچ، نومبر	اگست، (فروری)	مئی	جنوری، اکتوبر	1901, 07, (12), 18, 29, 35, (40), 46, 57, 63, (68), 74, 85, 91, (96)				
پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	1	8	15	22	29
منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	2	9	16	23	30
بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	3	10	17	24	31
جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	4	11	18	25	
جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	5	12	19	26	
ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	6	13	20	27	
اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	7	14	21	28	

چارٹ (4)

اپریل، جولائی، (جنوری)	ستمبر، دسمبر	جون	فروری، مارچ، نومبر	اگست، (فروری)	مئی	جنوری، اکتوبر	1902, 13, 19, (24) 30, 41, 47, (52), 58, 69, 75, (80), 97				
منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	1	8	15	22	29
بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	2	9	16	23	30
جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	3	10	17	24	31
جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	4	11	18	25	
ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	5	12	19	26	
اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	6	13	20	27	
پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	7	14	21	28	

یکم نومبر 1956ء قیام آندھرا پردیش ---- جمعرات

19 / اپریل 1975ء ہندوستان کا پہلا مصنوعی سیارچہ داغا گیا ---- ہفتہ

یکم جون 1997ء ہانگ کانگ چین کی حکومت میں شامل ہوا ---- اتوار

23 / جنوری 1939ء تاریخ پیدائش مؤلف ---- پیر

چارٹ (5)

اپریل جولائی (جنوری)	ستمبر دسمبر	جون	فروری مارچ نومبر	اگست (فروری)	مئی	جنوری اکتوبر	1903, (08) 14, 25, 31, (36) 42, 53, 59, (64) 70 81, 87, (92) 98				
بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	1	8	15	22	29
جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	2	9	16	23	30
جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	3	10	17	24	31
ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	4	11	18	25	
اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	5	12	19	26	
پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	6	13	20	27	
منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	7	14	21	28	

چارٹ (6)

اپریل جولائی (جنوری)	ستمبر دسمبر	جون	فروری مارچ نومبر	اگست (فروری)	مئی	جنوری اکتوبر	1909, 15, (20) 26, 37, 43, (48) 54, 65, 71, (76) 8[illegible] 93, 99				
جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	1	8	15	22	29
جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	2	9	16	23	30
ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	3	10	17	24	31
اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	4	11	18	25	
پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	5	12	19	26	
منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	6	13	20	27	
بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	7	14	21	28	

چارٹ (7)

اپریل جولائی (جنوری)	ستمبر دسمبر	جون	فروری مارچ نومبر	اگست (فروری)	مئی	جنوری اکتوبر	(1904) 10, 21, 27 (32) 38, 48, 55, (60) 66 77, 83, (88) 94				
جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	1	8	15	22	29
ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	2	9	16	23	30
اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	پیر	3	10	17	24	31
پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	منگل	4	11	18	25	
منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	بدھ	5	12	19	26	
بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	جمعرات	6	13	20	27	
جمعرات	بدھ	منگل	پیر	اتوار	ہفتہ	جمعہ	7	14	21	28	

باب(۷)

19 کا پہاڑا یاد کرنے کی ضرورت نہیں

19 کے ضربی پہاڑے کو ذہن پر بوجھ ڈالے بغیر لکھنے کا طریقہ درج ذیل ہے۔
پہلے ایسا لکھیے

19 x 1=	19 x 6=
19 x 2=	19 x 7=
19 x 3=	19 x 8=
19 x 4=	19 x 9=
19 x 5=	19 .x 10=

دوسرا عمل

مساوی کی علامت کے بازو 1 تا 19 طاق اعداد لکھیے:

19 x 1 = 1	19 x 6 = 11
19 x 2 = 3	19 x 7 = 13
19 x 3 = 5	19 x 8 = 15
19 x 4 = 7	19 x 9 = 17
19 x 5 = 9	19 x 10 = 19

تیسرا عمل

دوسرے عمل کے بعد دائیں جانب نیچے سے شروع کر کے اوپر تک

0 ، 1 ، 2، 3، 4، 5، 6، 7، 8، 9 مسلسل لکھیے۔ لیجیے مکمل
ہو گیا 19 کا ضربی پہاڑا

19 x 1 = 19

19 x 2 = 38

19 x 3 = 57

19 x 4 = 76

19 x 5 = 95

19 x 6 = 114

19 x 7 = 133

19 x 8 = 152

19 x 9 = 171

19 x 10 = 190

ہمارے دیار میں عموماً چوتھی جماعت کے امتحان میں 19 کا پہاڑا پوچھا جاتا ہے یا 19 سے تقسیم کا سوال دیا جاتا ہے۔ 19 سے تقسیم کرنے کے لئے پہلے 19 کا پہاڑا بازو میں لکھ لیا جائے۔ پھر اس کو دیکھتے ہوئے آسانی سے 19 سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ اس طریقہ کو سمجھیے اور اپنے گھر کے تحتانوی جماعتوں میں پڑھنے والے بچوں کو سکھلائیے۔

باب (۸)

11 سے 99 تک عددوں کا مربع دریافت کرنے کا آسان طریقہ

مثال ا: 23 کا مربع معلوم کیجیے۔

پہلا عمل: اکائیوں کو ضرب دیجیے۔ یعنی 3 x 3 = 9

```
 2 3 ↑
 2 3 |
 ----
   9
```

دوسرا عمل: مضروب کے دہائی ہندسوں 2 مضروب فیہ کے اکائی کے ہندسے 3 سے ضرب دیجیے۔ حاصل ضرب کو دگنا کیجیے۔

2x3 = 6 ؛ 6 کا دگنا 12 ہوگا۔ 12 کے 2 کو پہلے عمل میں حاصل شدہ 9 کے بازو لکھیے۔ اور "1" کو تیسرے عمل کے حاصل ضرب میں جمع کرنے کے لئے اٹھا رکھیے۔

```
 2 3
  ↖
 2 3     1
 ----
 2 9
```

تیسرا عمل: ۔ اب مضروب اور مضروب فیہ کے دہائی کے ہندسوں کو ضرب دیجیے اور حاصل ضرب میں دوسرے عمل میں اٹھا کر رکھے ہوئے 1 کو جمع کیجیے۔ اسطرح "

5 = 1+4؛ 4 = 2x2

```
 23
 23
---
529
```

اس کو مختصر طور پر ایسا بھی کر سکتے ہیں:

پہلا عمل:

```
 23  ↑
 23  | (1)
---
  9
```

دوسرا عمل:

```
2 ↖↗ 3
2 (2) 3
-------
  2 9
```

```
↑ 23
| 23
----
 529
```

مثال2 : 74 کا مربع معلوم کیجیے

پہلا عمل: 4x4 = 16 ؛16 کو نیچے لکھیے اور "1" کو دوسرے عمل کے حاصل میں جمع کیجیے:

```
 74  ↑
 74  | (1)
---
  6
```

دوسرا عمل:

```
7 ↖↗ 4
7 (2) 4
-------
  7 6
```

28 = 7x4 ؛ 28 = 7x4

56 = 28 + 28

57 = "1" پہلے عمل کا + 56

"7" کو نیچے 6 کے بازو لکھیے اور 5 کو تیسرے عمل کے حاصل میں جمع کرنے کے لئے رکھیے۔

تیسرا عمل:

```
   ↑ 74
(3)| 74
------
  5476
```

49 = 7x7

54 = 5 دوسرے عمل کا + 49

54 کو نیچے 76 کے بازو لکھیے جواب: 5476

باب(۹)

دو ہندسی مختلف اعداد کو ضرب دینے کا طریقہ

دو ہندسی مختلف اعداد کو ضرب دینے کے لئے پہلے بیان کیا ہوا طریقہ ہی استعمال ہوتا ہے ۔ فرق یہ ہے کہ معزوب کی دہائی کے ہندسے اور معزوب فیہ کے اکائی کے ہندسے کو ضرب دے کر دگنا کرنے کا عمل یہاں نہ ہوگا بلکہ معزوب کی دہائی کے ہندسے اور معزوب فیہ کے اکائی کے ہندسے کے حاصل ضرب میں معزوب کے دہائی کے ہندسے اور معزوب فیہ کے ہندسے کے حاصل ضرب کو جمع کیا جاتا ہے۔

مثال1 : 43 کو26 سے ضرب دیجیے:

پہلا عمل

```
  4 3 ↑
  2 6 | (1)
 -----
    8
```

دوسرا عمل

```
4   3
  ✕
2 (2) 6
-------
   1 8
```

24 = 4x6

6 = 2 x 3

31 = "1" پہلے عمل کا 46 + 24

31 کے 1 کو نیچے 8 کے بازو لکھیے اور " 3 " کو تیسرے عمل کے حاصل ضرب میں جمع کرنے کے لئے الگ رکھیے۔

تیسرا عمل: 8 = 4x2

8 + دوسرے عمل کا "3" = 11
11 کو 18 کے بازو لکھیے

$$\begin{array}{r} 43 \\ 26 \\ \hline 1118 \end{array} \quad (3)$$

دو ہندسی اعداد کی خصوصی شکلیں

ایسے دو ہندسی اعداد کا مربع معلوم کرنا جن کی اکائی کا ہندسہ 5 ہو۔

○ مثال 1 : 35 کا مربع معلوم کرو۔

پہلا عمل: 5x5 = 25
25 کو راست ویسے ہی لکھ دیجیے

$$\begin{array}{r} 35 \\ 35 \\ \hline 25 \end{array} \quad (1)$$

دوسرا عمل: مضروب کے 3 میں 1 جمع کیجیے 3+1 = 4
مضروب فیہ کے 3 کو اس 4 سے ضرب دیجیے
4x3 = 12
12 کو 25 کے بازو لکھیے۔

$$\begin{array}{r} ^{1+}3\ 5 \\ 3\ 5 \\ \hline 1225 \end{array}$$

جواب: 1225

○ مثال 2 : 45 کا مربع معلوم کیجیے۔

پہلا عمل: 5x5 = 25

$$\begin{array}{r} 45 \\ 45 \\ \hline 25 \end{array} \quad (1)$$

دوسرا عمل: مضروب کے 4 میں 1 جمع کرنے پر وہ 5 ہوگا۔

اس 5 کو مضروب فیہ کے 4 سے ضرب دینے پر

5x4 = 20	¹⁺4 5
	4 5
جواب2025	2025

مزید مثالیں:

اس 6 کو 7 سمجھ کر نیچے کے 6 سے ضرب دیجیے۔ ←	¹⁺6 5
7x6 = 42	6 5
42 کو 25 کے بازے لکھیے۔	4225

اس 7 کو 8 سمجھ کر نیچے کے 7 سے ضرب دیجیے۔ ←	¹⁺7 5
8 x 7 = 56	7 5
	5625

ایسے دو ہندسی اعداد کا مربع معلوم کرنا جن کے دہائی میں 5 ہو

○ مثال 1 : 56 کا مربع معلوم کیجیے۔

پہلا عمل: 6 x 6 = 36

36 کو پورے کا پورا نیچے لکھ دیجیے۔

5 6
5 6 ↑ ①
3 6

دوسرا عمل: دہائیوں کا حاصل ضرب 5x5 = 25

25 میں اکائی کا ایک 6 جمع کیجیے۔

25 + 6 = 31 31؛ 36 کو کے بازو لکھیے

5 6
5 6
31 36

جواب: 3136

○ مثال 2 :

پہلا عمل: 3x3 = 9 حاصل ضرب ایک ہندسی عدد ہو تو اس کے بائیں بازو صرف بھی لکھ دیجیے

```
  53
  53   ①
 ----
  09
```

دوسرا عمل: 5x5 = 25

25 میں اکائی کا ایک 3 جمع کیجیے۔

25 + 3 = 28

```
  53
  53
 ----
2809
```

مزید مثالیں:

```
  52        57
  52        57
 ----      ----
2704      3249
```

کتابیات

(۱) فرہنگِ آصفیہ (۲) فیروز اللغات (۳) لغاتِ کشوری (۴) زبان و قواعد از رشید حسن خاں (۵) عبارت کیسے لکھیں از رشید حسن خاں (۶) املا نامہ از گوپی چند نارنگ (۷) نئی اردو قواعد از عصمت جاوید (۸) منہاج القواعد از فتح محمد خاں جالندھری (۹) کتاب صرف و نحو از مولوی عبدالحق (۱۰) تذکیر و تانیث از حافظ جلیل حسن جلیل جانشین امیر مینائی (۱۱) ہاؤ ٹو اسٹڈی از ہیری میڈاکس (۱۲) حساب کے گُر از کے۔ مناجی مکتھل، ضلع محبوب نگر (۱۳) کلیات اقبال

عنوانات بیک نظر

- کلاس کی حاضری
- منصوبہ بندی اور نظام الاوقات
- طویل مدتی منصوبے اور ہفتہ وار ٹائم ٹیبل
- ہر ہفتہ کتنے گھنٹے پڑھیں
- انفرادی پڑھائی
- دوپہر کی بہ نسبت صبح کا وقت بہتر
- ٹائم ٹیبل اور ہفتہ وار کام
- کام کے درمیان آرام کا وقفہ
- کام کی تھکان کو دور کرنے کی صورت
- چھٹیاں کیسے گزاریں
- باوقفہ سیکھنا
- توجہ
- سیکھنا اور یاد کرنا۔ طریقے
- بھولنے کی رفتار اور اعادے کی اہمیت
- معلومات کی ترتیب کی اہمیت
- سونے سے عین پہلے نہ پڑھیے
- پڑھتے وقت ہونٹ نہ ہلایئے
- ضروری کتابیں خریدیے
- کلاس میں کہاں بیٹھیں
- کتاب پڑھتے ہوئے کیا کریں
- سبق اور لیکچر کے دوران کیا کریں
- امتحان کی تیاری
- امتحان کی رات
- امتحان کی صبح
- تفکرات سے بچیے
- امتحان کی تکنیک
- طلبہ کے آس پاس
- پڑھائی کے لیے کتنی روشنی
- ہوادار کمرہ
- مصنوعی تلازمات
- طلبہ کی صحت
- ورزش ضروری
- کھیلوں کا تعلیم پر اثر
- کتنا سوئیں
- نیند نہ آنے کی وجوہات
- طلبہ کی غذا
- تمباکو سے پرہیز
- چائے، کافی
- تلازمات
- فون نمبر یاد رکھنے کا طریقہ

باب (۱۰)

مطالعہ (اسٹڈی) کیسے کریں ؟

آپ کے ذہن میں یہ بات آرہی ہوگی کہ مطالعہ ایک انفرادی معاملہ ہے۔ایک طریقہ جو کسی فرد کے لیے موزوں ہو یہ ضروری نہیں کہ دوسرے کے لیے بھی وہ یکساں مفید ہو۔اس کے علاوہ ہو سکتا ہے کہ ایک مضمون کے مطالعے (اسٹڈی) کا طریقہ دوسرے مضمون کے لیے اتنا بہتر نہ ہو۔یہ سب درست ؛ لیکن آپ کو یہ جان لینا چاہیے کہ مطالعہ ایک فن ہے۔اگر آپ اس کے عمومی اصولوں سے واقف ہوجائیں تو آپ اس کی روشنی میں مطالعے کے لیے بہتر سے بہتر طریقہ تیار کر سکتے ہیں۔یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ مطالعے کے موثر طریقوں سے ناواقفیت کی وجہ سے بہت زیادہ ذہین طلبہ بھی امتحان میں ناکام ہوجاتے ہیں۔اس باب میں دیے گئے طریقے ، اصول نفسیات اور تجربات پر مبنی ہیں۔

کلاس کی حاضری: اچھے نشانات سے کامیابی کا انحصار کلاس کی حاضری پر بھی ہے۔بعض اساتذہ یا لکچرر کلاس میں حاضری نہیں لیتے۔اس کے معنی یہ نہیں کہ ان کے درس یا لکچر میں حاضر رہنا ضروری نہیں۔اگرچہ کہ نصابی کتب کا پڑھ لینا بعض مرتبہ کلاس کے درس کا بدل ہو سکتا ہے۔لیکن کلاس میں سبق کے دوران کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اسی وقت یا بعد از سبق اساتذہ سے پوچھ کر سمجھا جاسکتا ہے۔کتاب کے پڑھ لینے سے یہ بات حاصل نہیں ہو سکتی۔پڑھاتے ہوئے اساتذہ اپنے مطالعے اور تجربات کی روشنی میں سبق سے متعلقہ مفید باتیں بھی بتاتے جاتے ہیں۔اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک

کے ساتھ ساتھ وٹامن -سی والی غذاؤں کا استعمال مفید ہے -جلدی امراض سے بچنے کے لیے کپڑوں اور جسمانی صفائی کے علاوہ پریشانیوں اور تفکرات سے بچنا ضروری ہے -ہاضمے کی خرابی میں دیر ہضم غذاؤں اور ورزش کی کمی کا بڑا اثر ہوتا ہے -اس لیے دیر ہضم غذاؤں کی زیادہ مقدار نہیں لینا چاہیے -تفکرات کا معدے پر بھی اثر پڑتا ہے -

ورزش کی ضرورت:- ایسے لوگ جن کے پیشے میں بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے وہ ہارٹ فیل کے زیادہ شکار ہوتے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جنکے پیشے میں زیادہ چلنا پھرنا ہوتا ہے -چناں چہ خطوط رسانوں کو ڈاک خانے کے کلرکوں کی بہ نسبت دل کی بیماری کم ہوتی ہے -اس لیے کسی نہ کسی قسم کی ورزش ضروری ہے -ورزش تفکرات کا بھی علاج ہے -چہل قدمی بھی ہلکی پھلکی ورزش ہے -دوڑنا تو اچھی خاصی ورزش ہے -اس کے بعد سیکل چلانے کا نمبر آتا ہے -

کھیلوں کا تعلیم پر اثر:- تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اچھی ڈگریاں لینے والے عام طور پر وہ ہوتے ہیں جو کھیلوں اور اسپورٹس میں کم حصہ لیتے ہیں -خصوصاً فٹ بال اور کرکٹ میں مستقل حصہ لینے والے طلبہ معمولی ڈگریاں ہی حاصل کرتے ہیں کیوں کہ ان کھیلوں کی مشق کے لیے بہت سارا وقت صرف ہوتا ہے -اس کے علاوہ ان کھیلوں کے میاچس کے سلسلہ میں مختلف مقامات کے دورے کرنے پڑتے ہیں -اچھی ڈگریاں لینے کے لیے پڑھائی میں زیادہ وقت لگانا پڑتا ہے -ٹیم کھیلوں میں حصہ لینے والے اتنا وقت پڑھائی میں دے نہیں سکتے -یہاں ایک اہم بات یہ بھی جان لینا

1 ۔ **طویل مدتی منصوبے اور ہفتہ وار ٹائم ٹیبل:** کسی بھی کورس کی تکمیل کرتے وقت آپ کو دو قسم کی ترتیب کو بنانا پڑے گا۔(1) طویل مدتی منصوبہ جو پورے سال پر پھیلا ہوا ہو۔(2) ہفتہ وار ٹائم ٹیبل جو ہر ہفتہ بنایا جاتا رہے۔

طویل مدتی منصوبے کے تحت آپ کو اپنے کورس کے نصابی کتب کے پڑھنے اور سمجھنے اور عملی کاموں کے ریکارڈ بک لکھنے اور نوٹس بنانے کے کام کرنے ہوتے ہیں۔اس لیے آپ کو ہر کام کی تکمیل کی غرض سے وقت کا تعین کرنا ہوگا۔یہ بھی ہوسکتا ہے کہ کبھی کبھی حسب ضرورت طویل مدتی منصوبوں پر نظر ثانی کرکے بدلنا پڑے لیکن سال بھر کے کام کا عمومی نقشہ بہرحال ضروری ہے۔

ہر ہفتہ کے شروع میں تفصیلی ٹائم ٹیبل ضرورت کے مطابق بنالینا چاہیے۔ایسا کرنے پر معمولی بہانوں سے اپنے کاموں کو مؤخر کرنے کی عادت ختم ہوجاتی ہے۔

عام طور پر آپ کو صرف انفرادی پڑھائی کا ٹائم ٹیبل بنانا ہوگا۔اگر آپ دیگر مصروفیات کے لیے وقت کی مناسب مقدار چھوڑ رکھیں تو ورزش، کھیل کود، سماجی، تہذیبی اور مذہبی مصروفیات ضرورت کے وقت خود بخود ترتیب پاتے رہتے ہیں۔

2 ۔ **ہر ہفتہ کتنے گھنٹے پڑھیں:** آندھرا پردیش میں مدارس اور جونیر کالج عام طور پر 10 تا 4 بجے دن کام کرتے ہیں۔اگر یہ شفٹوں میں کام کریں تو 8 تا 1/2 12 بجے دن یا 1 تا 1/2 5 بجے شام کام کرتے

ہیں۔ہندوستان کے دیگر علاقوں میں مدارس اور کالجوں کے اوقات کار تقریباً ایسے ہی ہوتے ہیں۔ماہرین تعلیم کی رائے میں طلبہ کو ان حالات میں 15 تا 20 گھنٹے انفرادی پڑھائی کے لیے فارغ کرنا چاہیے۔ایسے طلبہ جن کو صرف امتحان میں کامیاب ہونے سے مطلب ہوتا ہے، وہ ہر ہفتہ صرف چند ہی گھنٹے پڑھنے پر اکتفا کرتے ہیں؛ اعلیٰ درجے سے کامیاب ہونے کی خواہش والے طلبہ، اوسطاً مطلوبہ وقت سے کچھ زیادہ ہی وقت پڑھائی میں لگاتے ہیں۔لیکن ماہرین کی رائے میں کسی بھی صورت انفرادی پڑھائی کے لیے ہفتے میں 40 گھنٹے سے زیادہ تو ہونا ہی نہیں چاہیے۔تحقیقات سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ مسلسل لمبی نشست کی پڑھائی سے زیادہ فائدہ نہیں ہوتا۔

انفرادی پڑھائی کے اوقات: شام 4 تا 7 بجے کے اوقات میں زیادہ پڑھائی ہو نہیں پاتی کیوں کہ طلبہ ان اوقات میں عموماً کھیل کود، سماجی، تہذیبی یا مذہبی مصروفیات اور چائے نوشی میں صرف کرتے ہیں۔اگر آپ تقریباً 11 بجے شب سوتے ہیں تو آپ کی انفرادی پڑھائی کے اوقات 7 تا 11 بجے شب ہوں گے۔اگر ہفتے (سنیچر) کو چھٹی ہو تو اس دن صبح کو کچھ کام کیا جاسکتا ہے البتہ سنیچر کی دوپہر کو طلبہ عام طور پر کھیلوں اور تفریحات میں گزارتے ہیں۔ اتوار کو آرام یا قریبی دیہاتوں کو بغرضِ تفریح جانے اور مذہبی پروگراموں میں شرکت کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

سبھی قسم کے طلبہ کے لیے ہفتے کے چار دن پیر، منگل، جمعرات اور جمعہ (بدھ کے وقفے کے ساتھ) 7 تا 11 بجے شب تین گھنٹے کی پڑھائی کے حساب سے 3x4=12 گھنٹے فارغ کرنا آسان بھی ہے اور ضروری

بھی۔ اس کے علاوہ شفٹ کے تحت مدرسہ یا کالج جانے والے طلبہ صبح یا دوپہر روزانہ 2 گھنٹے کے حساب سے ان مذکورہ چار دنوں میں 2x4=8 گھنٹے فارغ کر سکتے ہیں۔ البتہ 10 تا 4 بجے کام کرنے والے مدارس اور کالجوں کے طلبہ صبح کے اوقات میں ان چار دنوں میں روزانہ ایک گھنٹہ کے حساب سے کم از کم چار گھنٹے تو کام کر ہی سکتے ہیں۔ اس طرح شفٹوں میں مدارس جانے والے طلبہ انفرادی پڑھائی کے لیے ہر ہفتہ 12+8 = 20 گھنٹے تو بہر صورت لگا سکتے ہیں۔ یہ طلبہ کے لیے کام کرنے کا عمومی خاکہ ہے۔ غیر معمولی طلبہ کے سوا دوسروں کو پڑھائی کے اوقات کے اس عمومی خاکے سے بہت زیادہ انحراف نہیں کرنا چاہیے۔ ہفتہ کی شام جب کہ سارے طلبہ تفریحات میں وقت گزارتے ہیں پڑھائی کا کوئی اہم کام کرنا مناسب نہیں۔ اس لیے کہ دوسرے دلچسپ مشاغل کے مقابلے میں اپنے کام پر توجہ دینے میں زیادہ توانائی صرف ہوتی ہے۔

رات میں دیر تک پڑھائی سے بچیے: بعض طلبہ سماجی سرگرمیوں سے فراغت کے بعد رات میں دیر سے پڑھائی شروع کر کے طلوع فجر کے قریب تک جاگتے رہتے ہیں۔ کسی اہم کام کی تکمیل کے سلسلے میں کبھی کبھی ایسا کرنا چل سکتا ہے۔ لیکن رات میں دیر تک پڑھنے کی عادت ڈالیں تو دن میں 9 بجے کے سبق کے دوران چاق و چوبند رہنا مشکل ہوتا ہے۔ بلکہ اونگھ آنے لگے گی اور کورس کے اہم اسباق اور لکچر جو دن میں ہوتے ہیں سمجھے بغیر گزر جائیں گے۔

کام کے لیے دوپہر کی بہ نسبت صبح کا وقت بہتر: صنعتی پیداوار

کے مطالعے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ صبح کے اوقات میں کام کی مقدار دوپہر کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ صبح کے اوقات میں 11 بجے دن کام کی صلاحیت سب سے زیادہ ہوتی ہے۔ چنانچہ مدارس اور کالجوں میں اہم کاموں کے لیے صبح کے اوقات استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس کے لیے یہ ضروری ہے کہ آپ اس وقت چاق وچوبند رہیں۔ اگر آپ اس وقت اپنے اندر پھرتی نہیں پاتے تو کھانے سونے اور ورزش کی عادتوں پر نظر ڈالیے۔ بے وقت زیادہ کھالینے یا ورزش کی کمی یا بند گرم کمرے میں زیادہ دیر تک بیٹھنے سے چستی و پھرتی غائب ہو جاتی ہے۔

صبح کے وقت کو معمولی کاموں میں صرف نہ کیجیے۔ ایسے کام جو دن کے آخری حصے میں کیے جا سکتے ہیں انھیں صبح کے اوقات میں کرنا مناسب نہیں۔ اسی طرح سونے سے پہلے دوسرے دن صبح کرنے کے کام مثلاً کاپیاں، کتابیں، قلم، روشنائی کے علاوہ اس دن پہننے کے کپڑے تیار کر کے رکھ لیجیے۔ اس طرح کرنے سے صبح ہوتے ہی جلد کام شروع کرنے میں سہولت ہوتی ہے۔

ٹائم ٹیبل اور ہفتہ وار کام: مختلف مضامین کے لیے وقت تقسیم کرنے میں جو مضمون زیادہ مشکل ہے۔ اس کے لیے زیادہ وقت مختص کیجیے۔

لکچر نوٹس اور پراکٹیکل، لکچر اور تجربے کے فوری بعد یا کم از کم اسی دن لکھیے۔ ورنہ تاخیر کرنے سے بہت سی تفصیل ذہن سے نکل جاتی ہے۔

انفرادی پڑھائی کی "اکائی" کا طول: اگر آپ کو لمبا کام مثلاً مضمون لکھنا ہو تو یہ نامناسب ہے کہ آپ ایک یا آدھا گھنٹہ نکال کر لکھنے بیٹھ جائیں۔ اس لیے کہ لکھنے کے لیے ضروری مطلوبہ چیزیں جمع کرنے اور خیالات کو مجتمع

کرکے کام شروع کرنے میں اچھاخاصا وقت لگ جاتا ہے اور پھر جب آپ اصل کام شروع کرتے ہیں تو ہوسکتا ہے کہ آپ کا نکالا ہوا وقت ختم ہونے لگے اور کچھ زیادہ کام کیے بغیر بند کرنا پڑے۔اس لیے کسی تجربے کو ریکارڈ کرنے کے لیے یا کسی مضمون کو لکھنے کے لیے 2 یا 3 گھنٹے کا وقت فارغ کرکے بیٹھیے۔

اگر آپ مضبوط قوت ارادی کے مالک ہیں اور آپ کو ایک مضمون کے فوری بعد دوسرے مضمون کا کام شروع کرنا آسان ہے ــــــ اور دوسرے مضمون کا کام شروع کرتے ہی پہلے مضمون کے خیالات ذہن سے نکل جاتے ہیں تو آپ کے لیے تھوڑا وقت بھی کام کے لیے موزوں اور مفید ہوسکتا ہے۔اس کے مقابلے میں جو طلبہ کام کے شروعات میں دیر لگاتے ہیں یا پہلے مضمون کے خیالات دیر تک ذہن میں رہتے ہیں ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ زیادہ وقت فارغ کرکے ہی بیٹھیں۔پہلی قسم کے طلبہ ایک مضمون کے کام کے بعد صرف چند منٹ آرام لے کر دوسرا کام شروع کر دیتے ہیں۔ دوسری قسم کے طلبہ کے لیے تقریباً ایک گھنٹے کا وقفہ چاہیے۔عام طور پر بہت سے لوگوں کو کتاب پڑھنے اس کو سمجھنے یا نوٹس (یادداشتیں) لکھنے کے لیے ایک گھنٹہ کافی ہے۔

کاموں کے درمیان آرام کا وقفہ: ذہنی کام میں اگرچہ ہم زیادہ نہیں تھکتے البتہ بلا وقفہ تقریباً دو گھنٹے کام کرنے کے بعد تھکان اور بیزاری شروع ہوجاتی ہے۔کسی ایک مسلسل کام کے درمیان وقفہ تھوڑا (تقریباً 5 منٹ) ہونا چاہیے۔اگر وقفہ بڑا ہوجائے تو ہوسکتا ہے کہ کام کا جوش ختم ہوجائے اور کام دوبارہ شروع کرنے کے لیے زیادہ وقت لگے۔البتہ دو

کاموں کے درمیان آرام کے لیے 10 یا 15 منٹ ہی کا وقفہ ہونا چاہیے۔

کام کرتے وقت اگر رفتار سست ہوجائے اور غلطیاں ہونے لگیں یا کام بند کرنے کو جی چاہنے لگے تو اس وقت آرام ضروری ہے۔

کام کی تھکان کو دور کرنے کے لیے آرام کی صورت: کام سے تھکنے پر کاپی یا کتاب بند کر کے بیٹھنا کافی نہیں بلکہ آرام کے وقفے میں کمرے کے باہر چہل قدمی اور بازوؤں کو پھیلا کر گہری گہری سانسیں لینا یا تھوڑا سا کھانا لینا توانائی کو بحال کر دیتا ہے۔

مختصراً یہ کہ ایک ہی کام کے دوران 5 منٹ کا وقفہ اور دو کاموں کے درمیان 15 منٹ کا وقفہ لینا بہتر ہے۔

چھٹیاں کیسے گزاریں How to Spend Holidays :

لمبی چھٹیوں میں بعض طلبہ صرف پڑھائی کا کام کرتے ہیں اور بعض پڑھائی کے بجائے کہیں ملازمت کر کے کما لیتے ہیں اور بعض کوہ پیمائی، مختلف مہمات، کسی کام کے کیمپ یا سیر و سیاحت میں چھٹیاں گزارتے ہیں۔ ماہرین کی رائے میں چھٹیوں میں کمائی کر لینے میں قباحت نہیں بلکہ اکثر ایسے طلبہ جو جز وقتی ملازمت اختیار کرتے ہیں دوسروں کی بہ نسبت زیادہ مخلص، زیادہ محنتی اور بہتر طلبہ ہوتے ہیں۔

مدرسے اور کالجوں کی تعلیم، سیکھنے کی صرف ایک ہی قسم ہے۔ چھٹیوں میں اپنے ماحول کو چھوڑ کر ملک میں چلنا پھرنا اور سماج کے دوسرے طبقوں کی زندگیوں کا بذات خود مشاہدہ اور مطالعہ کرنا بھی سیکھنے میں داخل ہے۔

عمومی تجویز یہی ہے کہ آپ کو چھٹیوں میں سب کچھ چھوڑ چھاڑ دینا بہتر ہے البتہ لمبی چھٹیوں کا کچھ حصہ اعادے اور چھوٹے ہوئے کاموں کی تکمیل کے لیے مختص کر لینا چاہیے۔

سیکھنے کو پھیلانا بہتر (یعنی باوقفہ سیکھیے): اگر آپ کسی نظم کو یاد کرنا چاہتے ہیں تو اس کو ایک ہی نشست میں زیادہ وقت لگا کر یاد کرنے کے بجائے تھوڑا تھوڑا وقت مختلف اوقات میں صَرف کر کے یاد کرنا بہتر ہے۔ مثلاً آپ تین گھنٹے بیٹھ کر ایک نظم حفظ یاد کرتے ہیں۔ اس کے بجائے اگر آپ پہلے دن ایک گھنٹہ یاد کرنے کی کوشش کریں، پھر چند دن بعد ایک گھنٹہ لگائیں اور اس کے ایک ہفتہ یا عشرہ بعد تیسری بار ایک گھنٹہ پڑھ کر یاد کرنے کی کوشش کریں تو اس طرح یاد کی ہوئی نظم آگے بہت دن یاد رہے گی۔ اگر وقفے وقفے سے سیکھنے کا یہی عمل کسی بھی مضمون کے سیکھنے اور سمجھنے کے لیے اختیار کریں تو کئی دنوں پر پھیلانے کی وجہ سے سیکھنا اور سمجھنا مؤثر اور مفید ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی ایک ہی وقت میں ذہن میں صرف ایک خاص مقدار محفوظ کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ سوچنے اور معلومات کو ذہن میں ترتیب دینے کے لیے وقت درکار ہے۔ اس سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ امتحان کے قریب بہت سے مضامین سیکھنے اور رٹنے کی کوشش کرنا بے وقوفی ہے۔ ایسا کرنے سے نہ تو مضامین ہی سمجھ میں آتے ہیں اور نہ وہ زیادہ دنوں تک یاد رہتے ہیں۔

توجہ (Attention): ہم جانتے ہیں کہ توجہ کے ساتھ پڑھائی کا کام ایک گھنٹے میں اتنا ہو جاتا ہے جتنا بے توجہی سے پوری ایک شام کتاب کی ورق

گردانی کرتے رہنے سے بھی نہیں ہوتا۔ کسی مضمون کے پڑھنے میں بے توجہی
اور عدم توجہی کے دو بڑے اسباب ہیں۔

1. مضمون سے بےزاری اور دلچسپی کا نہ ہونا۔
2. ماحول میں توجہ کو بگاڑنے والی چیزوں کا پایا جانا یا خود آپ کی کسی جسمانی ضرورت کا شدت اختیار کر جانا یا حسی اعضا کے نقائص۔

اوپر بتائے ہوئے اسباب کو دور کیے بغیر، باوجود خلل کے آپ کام پر توجہ دیں تو توانائی زیادہ صرف ہوتی ہے اور کام بھی اچھا نہیں ہوتا کیوں کہ ایسا کرنے سے غلطیاں زیادہ ہوتی ہیں اور آپ جلد تھک جاتے ہیں۔

مضمون سے دلچسپی پیدا کرنے کے لیے اپنے اس مقصد کو ذہن میں لائیے جس کو آپ اس مضمون کے ذریعہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ یہ سوچیے کہ اس مقصد کے حصول کے لیے موجودہ مضمون کیسے معاون ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ پڑھتے ہوئے یہ سوچیے کہ اس مضمون کا روزمرّہ زندگی سے کیا تعلق ہے ایسا کرنے سے توجہ برقرار رہتی ہے۔

ماحول میں اگر کوئی شدید، اجنبی اور اچانک واقعہ پیش آئے تو وہ ہماری توجہ کو کھینچتا ہے۔ آپ لکھنے پڑھنے کا کام کر رہے ہیں اور آپ کے قریب ہی وقفے وقفے سے بے قاعدہ اور شدید آواز اور گڑبڑ ہو یا اپنی پسندیدہ موسیقی سننے میں آئے یا آپ کے اپنے پسندیدہ موضوع پر کچھ لوگ گفتگو کر رہے ہوں تو آپ کی توجہ بھٹک سکتی ہے۔

اندرونی جسمانی حالت اور ضرورت مثلاً بھوک، پیاس، درد اور بے چینی کا بھی توجہ سے گہرا تعلق ہے۔

وہ چیز بہت جلد یاد ہو جاتی ہے ۔عام طور پر ضابطے، ضرب کے پہاڑے، نظمیں دوسری زبان کے الفاظ اور معنی اور قرآن کے سورے اسی طریقے پر یاد کیے جاتے ہیں۔

(ب) با معنی اکتساب Meaningful Learning : بغیر سمجھے ہوئے یاد کی ہوئی چیز عموماً دیر پا نہیں ہوتی ۔اس کے علاوہ اس طرح یاد کرنے میں زیادہ وقت اور محنت بھی صرف ہوتی ہے ۔ مطلب اور معنی سمجھ کر یاد کرنا زیادہ بہتر اور موثر طریقہ ہے۔

2 سیکھنے کا مجموعی طریقہ Whole Method of Learning : یاد کرنے کے بہت سے کاموں میں مجموعی طریقے سے یاد کرنا سبق کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے باری باری یاد کرنے سے بہتر ہوتا ہے کیوں کہ سبق کا مکمل نقشہ پڑھنے والے کے سامنے رہتا ہے اور انفرادی اجزا اس میں جمتے رہتے ہیں۔ جزوی طریقے میں اجزا سے مکمل نقشے کی ترتیب میں دیر لگتی ہے ۔ یہ طریقہ صرف ذہین اور تجربہ کار طلبہ کے لیے کار آمد ہے اس کے علاوہ با معنی مختصر اور آسان مواد کے لیے یہ طریقہ مفید ہے۔ مثلاً چھوٹی چھوٹی نظمیں، سوالات کے مختصر جوابات اسباق کے مختصر خلاصے اور مضامین کو اسی طریقے سے یاد کرنا بہتر ہوتا ہے۔

3 جزوی طریقہ Part Method : بہت طویل یا غیر مسلسل اور بے تعلق حقائق یاد کرنے کے لیے جزوی طریقہ کار آمد ہوتا ہے ۔ تھوڑے تھوڑے وقفے کے ساتھ تھوڑا تھوڑا یاد کرنا اور سیکھنا ایک ہی نشست میں مکمل یاد کرنے یا سیکھنے سے بہتر ہے (اس کا بیان پہلے ہو چکا ہے)

توجہ کی خاصیت یہ ہے کہ وہ ایک ہی مرکز پر چند سکنڈ سے زیادہ قائم نہیں رہ سکتی۔ جب ہم آہستہ آہستہ کام کرتے ہیں تو توجہ غیر ضروری باتوں میں بھٹکتی رہتی ہے۔ بے توجہی کا ایک علاج یہ ہے کہ کام کی رفتار تیز کر دی جائے۔ یہ طریقہ کام کرتے ہوئے ہوائی قلعے بنانے کا بھی علاج ہے۔ اس لیے بعض مصنفین گھڑی دیکھتے ہوئے اپنے آپ پر زور ڈالتے ہیں کہ ہر پندرہ منٹ میں ایک صفحہ لکھیں۔

کام کے شروع میں کاہلی کا غلبہ: ہر شخص اس بات کو محسوس کر سکتا ہے کہ بعض اوقات کام شروع کرنے میں دیر لگتی ہے اور کاہلی کا غلبہ طبیعت پر طاری رہتا ہے۔ لیکن جب کام ایک بار شروع ہو جاتا ہے تو آخر تک اس کی رفتار برقرار رہتی ہے۔ اس کمزوری پر قابو پانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ طلبہ اپنی کتابیں، کاپیاں، قلم اور ضرورت کی دیگر چیزیں ایک ہی مخصوص جگہ رکھیں تاکہ وقت ملتے ہی قلم، کاپی لے کر فوراً لکھنا شروع کر سکیں۔

سیکھنا اور یاد کرنا

: (Learning and Memorization)

1 بار بار پڑھنا یا لکھنا: (الف) کسی چیز کو بغیر سمجھے ہوئے یاد کرنا ہو تو اس کو بار بار پڑھنا یا لکھنا چاہیے۔ اب سوال یہ ہے کہ ہر بار دیکھتے ہوئے لکھنا یا پڑھنا چاہیے یا بغیر دیکھے ہوئے۔ تحقیق میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ کچھ مرتبہ دیکھ کر پڑھیں یا لکھیں پھر کتاب یا نوٹس بند کر کے پڑھنے یا لکھنے کی کوشش کریں اور جہاں کہیں اٹک جائیں تو اس مقام پر کتاب دیکھ لیں۔ اس طرح

4 ملاجلا طریقہ Mixed Method : اس طریقے میں مجموعی اور جزوی دونوں طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ مثلاً اگر پوری نظم یاد کرنا ہو تو پہلے ایک بند کو کئی بار پڑھ کر یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد والے بند کو بار بار دہرا کر اسے بھی یاد کر لیا جاتا ہے پھر پہلے اور دوسرے بند کو ایک ساتھ ملا کر
دہرا کر اسے بھی یاد کر لیا جاتا ہے پھر پہلے اور دوسرے بند کو ایک ساتھ ملا کر
دہرایا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ مکمل طور پر یاد ہو جائے۔ اس کے بعد تیسرے بند کو یاد کیا جاتا ہے پھر پہلے، دوسرے اور تیسرے بند ایک ساتھ ملا کر یاد ہونے تک دہرائے جاتے ہیں۔ عام طور پر حفظِ قرآن کے لیے یہی طریقہ اپنایا جاتا ہے۔ پہلے ایک آیت یاد کر کے دوسری کو ملا کر بار بار پڑھا جاتا ہے۔ یہ دو ایک ساتھ یاد ہونے کے بعد تیسری آیت کو علحدہ یاد کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد پہلی، دوسری اور تیسری کو ایک ساتھ دہرا کر یاد کیا جاتا ہے۔ اسی طریقے سے پوری سورت یاد کی جاتی ہے۔

تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی کہ یاد کرنے اور سیکھنے کا ایسا ملاجلا طریقہ مجموعی اور جزوی طریقوں سے بہتر ہے۔

بھولنے کی رفتار اور اعادے کی اہمیت : اِبنگ ہاس نامی ماہر نفسیات نے بے معنی الفاظ کی ایک فہرست کے بھولنے کی رفتار پر تجربہ کیا۔ بار بار پڑھ کر 100% یاد کی ہوئی اس فہرست کا ایک گھنٹے بعد 44% حصہ یاد رہا، 8 گھنٹے بعد 35% یاد رہا اور 65% حصہ بھول کی نذر ہو گیا اور ایک ماہ بعد 20% حصہ ہی یاد رہا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی چیز کو سیکھنے اور یاد کرنے کے بعد ابتدا میں بھولنے کی رفتار تیز ہوتی ہے۔ البتہ بنیادی

تصورات اور حقائق ذہن سے بہت کم نکلتے ہیں۔اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ کسی چیز کو سیکھنے یا یاد کرنے کے فوری بعد اعادہ کرلیں یا کم از کم گھر جاتے ہی اس کا اعادہ اپنے اوپر لازم کرلیں چاہے یہ اعادہ چند ہی منٹ کا کیوں نہ ہو۔اعادے میں سبق یا لکچر کے نوٹس (یادداشتیں) کا دیکھنا، سبق کے نکات پر غور، اپنے ساتھوں کے ساتھ اس پر مذاکرہ (Discussion) کرنا یا ان حقائق اور معلومات کو عملاً استعمال کرنا شامل ہیں۔

اگر آپ کو کلاس نوٹس دوبارہ دیکھنے میں بے زاری محسوس ہو تو اس مضمون کو کسی دوسری کتاب میں پڑھیے۔اس طریقے سے حاصل شدہ مزید معلومات کو کلاس نوٹس میں شامل کیجیے۔اس مقصد کے لیے کلاس میں لائے ہوئے کاغذات کے صرف ایک ہی صفحے پر لکھنا بہتر ہوتا ہے تاکہ چھوڑے ہوئے صفحے پر اضافہ جات کو لکھ سکیں۔

معلومات کی ترتیب حافظے میں مدد دیتی ہے: کسی عنوان کے معلومات کو ٹھیک طور پر ترتیب نہ دینے کی وجہ سے وہ امتحان میں لکھتے وقت یاد نہیں آتے۔اس لیے اہم سوالات کے جوابات اور اہم نکات کو ایک خاص ترتیب میں لکھ کر ان کا اعادہ کرتے رہنا مفید ہوتا ہے۔

جواب کی ترتیب میں مختصر عنوانات اور پھر ذیلی عنوانات بنانا بہتر ہوتا ہے۔مثلاً: سوال۔غدر کے اسباب بیان کیجیے؟ کے جواب میں اہم نکات کو عنوانات اور ذیلی عنوانات کے طور پر یوں لکھ سکتے ہیں۔

(۱) سیاسی (۲) مذہبی (۳) فوجی (۴) متفرق (۵) فوری وجہ

(۱) سیاسی وجوہات :۔

الف ۔ نانا صاحب کی انگریزوں سے دشمنی۔
ب ۔ جھانسی کی رانی کی ناراضگی۔
ج ۔ اودھ کے الحاق سے بڑے زمین داروں کی ناراضگی۔
د ۔ بہادر شاہ ظفر کو اپنے اولاد کے مستقبل کی فکر۔
ھ ۔ مرہٹوں کی ناراضگی

اوپر کے طریقے پر بقیہ عنوانات کے تحت بھی ذیلی عنوانات قائم کیے جاسکتے ہیں۔

دوران سبق اور لکچر اسی قسم کے عنوانات او ذیلی عنوانات قائم کرتے رہنا مفید ہوتا ہے ۔اس طرح کی ترتیب سے مضمون کا خاکہ بیک وقت ذہن میں رہے گا اور انھیں اپنے الفاظ میں پھیلا کر مکمل جواب لکھا جاسکتا ہے۔

حافظے کو بڑھائیے: حافظے کو نیچے دیے ہوئے طریقوں سے قوی بنا سکتے ہیں۔

1. اپنی آزمائش آپ ۔ بغیر دیکھے بار بار پڑھنا یا لکھنا۔
2. دیے ہوئے مواد کے الگ الگ ٹکڑے بنا کر ترنم کے ذریعہ پڑھنے پر یاد کرنے اور یاد رکھنے میں سہولت ہوتی ہے چھوٹی جماعتوں میں پہاڑے اور نظمیں گانے کے انداز میں یاد کرائی جاتی ہیں۔
3. تلازمات کا طریقہ: دیے ہوئے مضمون کے مفہوم کو ذہن میں رکھ کر پرانی معلومات سے زیادہ سے زیادہ جوڑنا اور تعلق پیدا کرنا۔
4. سیکھنے کا پختہ عزم وارادہ
5. تلازمات کا مصنوعی طریقہ (3 اور 5 کی تفصیل آگے آئے گی)۔

ایک مضمون کی مداخلت دوسرے میں: اگر آپ ایک مضمون پڑھنے کے فوری بعد دوسرا ملتا جلتا مضمون پڑھیں تو یہ پہلے مضمون کی یادوں میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ اگر ان دونوں میں سے کسی ایک کو اچھی طرح سمجھیں تو مداخلت کم ہوتی ہے۔ اگر نیا مضمون پرانے مضمون میں مداخلت کرتا ہو تو بہتر ہے کہ آپ پہلے مضمون کے سیکھنے یا یاد کرنے کے بعد مکمل آرام کریں اور اس سے بہتر ہے کہ آپ سو جائیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ بے معنی مواد کو سو کر اٹھنے کے بعد یاد کرنا یا رٹنا جاگتی حالت میں وقفہ لے کر یاد کرنے سے بہتر ہے۔

سونے سے عین پہلے نہ پڑھیے: سونے سے پہلے پڑھنے پر تھکان کی وجہ سے پڑھائی پر توجہ مرکوز کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ سونے سے قبل خوب محنت سے پڑھنا نیند کے لیے رکاوٹ کا ذریعہ بنتا ہے۔

ضروری کتابیں خریدیے: یہ بات دیکھی گئی ہے کہ بہت سے طلبہ کتابیں نہیں خریدتے ضروری نصابی کتابیں نہ خریدنا بڑی بے وقوفی ہے۔ طلبہ کو اپنی تعلیم کے دوران کھانے کپڑے اور دیگر ضروریات پر سالانہ ہزاروں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ 100 یا پچاس روپے کی ضروری کتابوں کے خریدنے میں کنجوسی سے یہ سارے مصارف ضائع ہو سکتے ہیں۔

پڑھتے وقت ہونٹ نہ ہلائیے: پڑھتے وقت ہونٹ ہلانے پر آپ تیز نہیں پڑھ سکتے۔ کیوں کہ کوئی بھی شخص 125 الفاظ فی منٹ سے زیادہ بول نہیں سکتا۔ اس کے برخلاف خاموش مطالعے میں اس کے دُگنے یا تگنے الفاظ پڑھ سکتے ہیں۔

کلاس میں کہاں بیٹھیں: کلاس میں بیٹھنے کی بہترین جگہ سامنے کی صف میں درمیان کا حصہ ہے۔ طلبہ کلاس میں اپنی بائیں جانب کے حصے میں بیٹھنے سے احتراز کریں اس لیے کہ بعض اساتذہ اکثر تختہ سیاہ کے سامنے چھائے رہتے ہیں خصوصاً ان کے لکھتے وقت بائیں جانب کے طلبہ کو اساتذہ آڑ ہوجانے سے تختہ سیاہ پر لکھا ہوا نظر نہیں آتا۔ پیچھے بیٹھنے والوں کو سامنے کے طلبہ کی وجہ سے بعض مرتبہ تختہ سیاہ کے نچلے حصے میں لکھا ہوا دکھائی نہیں دیتا۔ بعض مرتبہ پیچھے بیٹھنے والوں کو اساتذہ کی آواز بھی صاف طور پر سنائی نہیں دیتی۔ سامنے بیٹھنے والوں کی کسی حرکت سے بھی پیچھے کے طلبہ کو انتشار ہو سکتا ہے۔

کتاب پڑھتے ہوئے کیا کریں: اگر کتاب آپ کی اپنی ہے تو پڑھنے کے دوران اہم نکات کے نیچے آڑے خطوط کھینچنے کی بجائے حاشیے میں ان سطروں کے بازو کھڑا خط کھینچنا بہتر ہوتا ہے۔ اس کتاب کو دوبارہ پڑھتے وقت اس طرح نشان کردہ اہم نکات کو پڑھ لینا کافی ہوجاتا ہے ورنہ پھر سے پورا صفحہ پڑھنے میں کافی وقت ضائع ہوتا ہے۔

سبق اور لکچر کے دوران کیا کریں: سبق یا لکچر نوٹ کرنے کے لیے بہتر ہے کہ آپ کوارٹر سائز کے کھلے کاغذات ساتھ رکھیں اور ان اوراق کے صرف ایک ہی صفحے پر لکھیں۔ سبق یا لکچر کے صرف مختصر نوٹس (یاد داشتیں) لکھیں کیوں کہ تفصیل لکھنے میں بہت سا لکچر یا سبق سننے سے رہ جاتا ہے۔ لکچر اور سبق کو لکھتے وقت بہتر ہے کہ بار بار استعمال ہونے والے الفاظ کو اشارات یا علامات میں لکھیں یا ان کے مخفف بنا کر لکھیں۔ مثلاً In کو ←،

the اور education کو edn. میں نے خود لکھا ہے۔ نوٹس لکھنے کے دوران سطروں کے درمیان جگہ چھوڑتے رہیں۔ سبق کے آخر میں یا گھر جا کر چھوڑی ہوئی تفصیل کو ان خالی جگہوں میں لکھ لیجیے۔ اسی طرح سبق یا لکچر کے نوٹس لکھتے وقت یہ مناسب رہے گا کہ آپ عنوانات اور ذیلی عنوانات بناتے جائیں۔ اس سے سبق کا خاکہ ذہن میں رہے گا۔ لکھنے کے بعد ان کاغذات کو الگ الگ فائل میں جوڑ دینا چاہیے۔ کھلے کاغذات کے بجائے ہر مضمون کی الگ الگ کاپی بھی رکھی جا سکتی ہے۔ لیکن تمام مضامین کی کلاس نوٹس کی یہ کاپیاں روزانہ گھر سے مدرسہ یا کالج لے جانا اور لانا ایک تکلیف دہ امر ہے۔ اس کے علاوہ مہینوں لکھی ہوئی ان کاپیوں میں سے صرف ایک کھو جائے تو اس کا نقصان ناقابلِ تلافی ہوتا ہے۔ ان وجوہات کی بنا پر ماہرین تعلیم کی رائے میں کلاس کے نوٹس کے لیے کھلے کاغذات ہی مناسب ہوتے ہیں۔

طلبہ اور امتحانات:

اعادہ:۔ یہاں اس بات کو مکرر پیش کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ سیکھنے اور یاد کرنے میں اعادے کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اعادے کی کثرت سے مضمون کی بصیرت حاصل ہوتی ہے۔ اس سے یاد کی ہوئی چیز کا بھولنا کم ہو جاتا ہے۔ حافظے کے ایک تجربے میں اِبنگ ہاز نے دیکھا کہ 12 بے معنی الفاظ کی فہرست کو 16 مرتبہ پڑھنے پر وہ مکمل یاد ہو گی۔ دوسرے دن امتحان کرنے پر فہرست کا صرف 35 فی صد حصہ یاد رہا اور بقیہ ذہن سے محو ہو گیا۔ دوبارہ اس فہرست کو 11 مرتبہ پڑھنے پر 100 فی صد یاد ہو گئی۔ تیسرے دن اس

فہرست کا تقریباً 50 فی صد حصہ یاد رہا اور بقیہ 50 فی صد حصہ بھول کی نذر ہو گیا۔ البتہ اب کی بار اس فہرست کو یاد کرنے کے لیے تقریباً 8 مرتبہ پڑھنا کافی ہو گیا اور فہرست 100 فی صد یاد ہو گئی۔ چوتھے دن 5 مرتبہ اور پانچویں دن 3 مرتبہ پڑھنے پر فہرست مکمل یاد ہو گئی۔ جبکہ چوتھے، پانچویں دن بھول کی مقدار 35% اور 20% تھی۔

دوسرے تجربے میں 80 الفاظ پر مشتمل ایک نظم 8 بار پڑھنے پر مکمل طور پر یاد ہو گئی دوسرے دن 4 مرتبہ، تیسرے دن 2 مرتبہ اور چوتھے دن صرف ایک مرتبہ پڑھنا کافی ہو گیا۔ پانچویں اور چھٹے دن یاد میں کچھ کمی نہیں آئی۔ نظم 100 فی صد یاد رہی۔

اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ بے معنی الفاظ کی فہرست کو مکمل یاد کرنے کے لیے روزانہ زیادہ مرتبہ دہرانا پڑتا ہے۔ بامعنی مواد کے لیے زیادہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ بامعنی مواد کو چند دن پڑھنے کے بعد وہ 100 فی صد یاد رہ جاتا ہے۔ ایسا یاد رہنے کے لیے بے معنی الفاظ کو زیادہ دنوں تک پڑھتے رہنا پڑتا ہے۔ اب آئیے اپنے اصل مضمون یعنی امتحان کی طرف۔ بہت سے مدارس میں ماہانہ امتحانات، سہ ماہی اور ششماہی امتحانات پابندی سے ہوتے ہیں۔ بار بار کے امتحانات طلبہ کو باقاعدہ اور سال تمام پڑھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اس سے سالانہ امتحان کی تیاری آسان ہو جاتی ہے اور اس وقت تھوڑا سا اعادہ کافی ہو جاتا ہے۔

ہمارے ملک میں کسی زمانے میں دو سال یا تین سال کے بعد بورڈ یا یونیورسٹی کے امتحانات ہوا کرتے تھے لیکن اب سال واری امتحانات اور

بعض کورسوں میں سمسٹر نظام رائج ہو رہے ہیں۔ان طریقوں سے اوپر بتائے گئے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

سال واری امتحان کی تیاری کے سلسلہ میں سیکھنے اور یاد رکھنے کے لیے چار قدم ہیں۔

1. ابتدائی سیکھنا اور یاد کرنا۔
2. ابتدائی اعادہ ۔اسی دن یا ابتدائی سیکھنے (اکتساب) کے صرف چند دنوں کے اندر
3. درمیان مدتی اعادہ۔ خصوصاً کورس جب دو سالہ ہو۔
4. آخری اعادہ ۔فائنل امتحان سے چھ تا آٹھ ہفتے قبل۔

مذکورہ بالا میں سے قدم (2) اور (3) کو نظرانداز کرنا بھاری غلطی ہے ۔جب ابتدائی اکتساب نامکمل ہو اور اعادوں سے اس کو ترتیب نہ دیا گیا ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ امتحان سے پہلے ڈھیر سارے مضامین رٹنے میں لگ جاتے ہیں۔امتحان کی رات چائے پیتے پیتے، آنکھیں بھگوتے پڑھنے میں بہت کم فائدہ ہوتا ہے ۔اس کے نتیجے میں امتحان کے دن آپ کا جسم بوجھل اور طبیعت میں تھکان ہوتی ہے۔

امتحان سے پہلے کی رات:۔ اب سوال یہ ہے کہ امتحان سے پہلے کی رات کی پڑھائی کیسے ہو؟ اگر آپ سال تمام منظم طور پر پڑھتے آئے ہیں تو امتحان سے پہلے کی رات صرف ایک یا دو گھنٹے کا اعادہ آپ کے حافظے کے نقوش کو تازہ کر دے گا۔اس لیے امتحان سے پہلے کی رات میں اس اعادے کو نہیں چھوڑنا چاہیے ۔بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ امتحان سے کچھ گھنٹے

پہلے بالکل نہیں پڑھنا چاہیے بلکہ مکمل آرام لینا چاہیے ۔ یہ درست نہیں ہے تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ مکمل تیاری کیے ہوئے طالب علم کو بھی امتحان سے عین کچھ دیر پہلے ایک گھنٹے کا اعادہ بھی مفید ہوتا ہے ۔

امتحان کے دن کی صبح :۔ بعض طلبہ امتحان کے دن صبح پانچ بجے سے اٹھ کر تفصیلی پڑھائی میں مشغول ہوتے ہیں ۔ لیکن عمومی مشورہ یہ ہے کہ تین گھنٹوں کے امتحان سے پہلے آپ اپنے معمول کے کاموں میں مشغول ہو جائیے تاکہ آپ امتحان ہال میں پر سکون حالت میں رہیں ۔ البتہ ایک آدھ گھنٹے کا اعادہ کر لینا مفید ہے ۔ جیسا کہ اوپر اس کا ذکر کیا گیا ہے ۔

فائنل امتحان سے قبل آخری اعادہ :۔ امتحان سے آٹھ تا چھ ہفتے قبل کے اعادے میں کتابوں کو شروع سے آخر تک پڑھنا نہ تو مناسب ہے اور نہ ممکن ۔ کتابوں کا دوبارہ پڑھنا کم سے کم ہو ۔ ان دنوں میں آپ کو اپنے تیار کیے ہوئے نوٹس ہی کو پڑھنا چاہیے ۔ ابتدا میں نوٹس کے کسی حصے کو پڑھ کر انھیں بند کر کے لکھنے کی کوشش کیجیے گویا آپ امتحان ہال میں لکھ رہے ہیں ۔ لکھنے کے بعد اپنے نوٹس سے اس کا جائزہ لیجیے ۔ اگر غلطی رہ جائے تو دوسری بار اس غلطی کے بغیر لکھنے کی کوشش کیجیے ۔ اس طرح کی کوشش صرف پڑھتے رہنے سے مفید ہے ۔ صرف پڑھتے رہنے میں بے توجہی کا امکان رہتا ہے اور زیادہ فائدہ نہیں ہوتا ۔

لکھنے کے بجائے نوٹس بند کر کے زبانی پڑھنا بھی ہو سکتا ہے ۔ اس اعادے کے دوران اپنے آپ یہ سوال کرتے جائیے کہ ان عنوانات کے تحت کیا سوالات آسکتے ہیں اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ پرانے امتحانی پرچوں سے

متوقع سوالات کا قیاس اور اندازہ کریں۔ اس لیے کہ قیاس کے تحت کچھ اہم سوالات کے جوابات یاد کرنے والے طلبہ اکثر پریشان ہوتے ہیں۔ پرانے امتحانی پرچوں کو جوابات لکھنے کی مشق کے لیے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کوئی ایک پرچہ لے کر اس کے سوالات کے جوابات کے ضروری اور اہم نکات کو لکھ ڈالیے اور بہتر ہے کہ آپ ان جوابات کو اپنے ہم جماعت ساتھیوں کو بتائیے اور اس پر تبادلہ خیال اور مذاکرہ کیجیے۔ اگر آپ ضروری خیال کریں تو ایک یا دو امتحانی سوالات کے جوابات کو ایسا ہی مکمل لکھیے جیسا کہ آپ امتحان میں لکھتے ہیں۔

آٹھ یا چھ ہفتوں کے آخری اعادے کا مکمل ٹائم ٹیبل بنالیجیے۔ اس کے یہ معنیٰ نہیں کہ آپ سات مضامین کے لیے سات ہفتے تقسیم کر دیں مثلاً پہلا ہفتہ انگریزی کے لیے، دوسرا حساب کے لیے، تیسرا سائنس وغیرہ کے لیے، اس کے بعد اس مضمون کو صرف امتحان سے پہلے کی رات دیکھنے بیٹھ گئے؛ یہ طریقہ مناسب نہیں ہے۔ ہونا یوں چاہیے کہ آپ ان سات ہفتوں میں سارے ہی سات مضامین کے اعادے دو دو، تین تین دن کے وقفے سے کرتے جائیے۔ اس سے ہر مضمون کی مشق زیادہ سے زیادہ ہوجاتی ہے۔ امتحان سے پانچ سات دن پہلے دوبارہ تمام مضامین کا مکمل اعادہ کرنا چاہیے۔ اگر آپ کسی وجہ سے مکمل کام کر نہ پائے ہوں تو صرف اہم عنوانات ہی پر اپنی توجہ مرکوز کیجیے اور انھیں اچھی طرح سمجھیے۔

تفکرات سے بچیے:۔ کسی قدر فکر کام کو میز کرتا ہے۔ لیکن یہی فکر اور پریشانی اگر زیادہ ہو تو کام میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ پریشانی دراصل فیل

ہونے کے خوف سے ہوتی ہے۔ پابندی سے کام اور تیاری ہی اس پریشانی کا علاج ہے۔ پریشانی سے بچنے کے لیے آپ اپنا کچھ وقت ورزش، اسپورٹس اور تفریح کے علاوہ دوستوں سے اپنے کام کے متعلق بات چیت کے لیے مخص کیجیے اور ایک نارمل زندگی گزاریے۔ پریشانی اور فکر سے وہ زیادہ متاثر ہوتے ہیں جو اپنا کمرہ بند کر کے ساری ساری رات اور دن کا اکثر حصہ پڑھتے رہتے ہیں اور اپنے ساتھیوں سے دور رہتے ہیں۔

بہر حال مضامین کے منظم اعادے سے آپ کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوگی اس سے پریشانی قریب بھی نہیں آئے گی۔

امتحان کی تکنیک :۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کو امتحان کی تکنیک سے واقفیت ہو پھر بھی آپ نیچے دی ہوئی تجاویز سے اپنے طریقۂ کار کا تقابل کیجیے۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی بات کام کی اس میں آپ کے لیے نکل آئے۔

1۔ امتحان سے پہلے کی رات آپ حسب معمول سوئیے اور سونے سے پہلے ان تمام چیزوں کو یکجا رکھ لیجیے جن کی امتحان ہال میں ضرورت ہوتی ہے مثلاً ایک یا دو قلم، گھڑی، پٹری، پرکار اور چاندہ (حساب کے پرچے کے دن) لوکارتمی جدول اور اجازت ہو تو کیالکولیٹر (حساب کا آلہ) وغیرہ۔

2۔ پرچہ سوالات ہاتھ میں لے کر پڑھتے ہی ابتدا میں اچھی تیاری سے آئے ہوئے طلبہ بھی تھوڑی دیر کے لیے بدحواس ہوجاتے ہیں۔ اس لیے کہ بعض ایسے سوالات جن کے پوچھے جانے کا یقین تھا پرچے میں غائب ہیں اور چند سوالات جو پوچھے گئے مشکل ترین معلوم ہوتے ہیں اس لیے پورا پرچہ پڑھ کر تھوڑا توقف کر کے منصوبہ بنائیے کہ اس پرچے کا کس طرح مقابلہ کیا جائے

اگر کچھ سوالات کو چھوڑنے کا اختیار ہے تو ان سوالات کا انتخاب کیجیے جو آپ کے لیے آسان ہیں۔

3۔ تفصیل طلب سوالات اور مختصر جواب طلب سوالات کے لحاظ سے وقت کی تقسیم کیجیے۔ 4۔ کسی سوال کا جواب دینے سے پہلے اس کو اچھی طرح سمجھیے ورنہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پوچھا کچھ جاتا ہے اور جواب کچھ اور ہوتا ہے۔ آسان سوالات سے ابتدا کیجیے۔

5۔ ابتدا میں جواب کا کچا خاکہ بنا لیجیے کہ کن کن باتوں کو لکھنا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ جو یاد آیا لکھنا شروع کر دیا۔ بے ترتیب جوابات سے ممتحین متوحش ہوتے ہیں۔

6۔ غیر ضروری تفصیل لکھنے سے پرہیز کیجیے۔ عام طور پر طلبہ کے جوابات کا 50 فیصدی حصہ غیر ضروری اور حذف کرنے کے قابل ہوتا ہے۔

7۔ جو سوال آسان ہو اس پر اتنی تفصیل نہ لکھیے کہ وہ اپنے مقررہ وقت سے گزر کر دوسرے سوال کے وقت کو ہضم کر جائے۔ اس کے نتیجے میں ہو سکتا ہے کہ آپ ایک یا ایک سے زائد سوالات کو چھوڑ کر آجائیں حالاں کہ آپ ان کے جوابات لکھ سکتے تھے اور آپ باہر آکر یہ کہنے لگیں کہ میں پورے سوالات کر سکتا تھا لیکن وقت ناکافی ہوا۔ یہاں ایک بات ذہن نشین کر لیجیے کہ مختص کیے ہوئے وقت میں پورے سوالات کے جوابات لکھنے والے طلبہ زیادہ نشانات حاصل کرتے ہیں ان طلبہ سے جو بہت تفصیل لکھتے ہوئے کچھ سوالات چھوڑ کر آتے ہیں۔

8۔ اچھا خوش خط تو لکھنا ہی چاہیے کہ ممتحن آپ کی تحریر کو پڑھ سکے۔ ایک

مرتبہ ایک ممتحن کو بگڑی ہوئی تحریر کی ایک جوابی بیاض دی گئی اور دوسری بیاض میں من و عن انھیں جوابات کو خوش خط تحریر کرکے دی گئی تو ممتحن نے دوسری بیاض والے کو پہلی کی بہ نسبت دگنے نشانات دیے۔ حالاں کہ ابتدا میں ممتحن کو یہ ہدایت دی گئی تھی کہ خوش خطی کا لحاظ کیے بغیر جانچا جائے۔

9۔ جوابی بیاض امتحان ہال کے نگران کار کو دینے سے پہلے دوبارہ پڑھنے کے لیے بھی کچھ وقت رکھیے۔ اس لیے کہ لکھنے کی جلدی میں بہت سی غلطیاں رہ سکتی ہیں ریاضی کے پرچے میں منفی مثبت کی غلطی یا ہندسوں اور اعداد کو اوپر کی سطر سے نیچے کی سطر میں نقل کرنے کے دوران ایک کے بجائے دوسرا لکھنے کا قوی امکان ہوتا ہے۔ اس لیے حل کیے ہوئے جوابات کا دوبارہ جائزہ لیجیے۔

طلبہ اور ماحول

طلبہ کی پڑھائی پر ان کے ماحول کی گڑبڑ، روشنی کی کمی، گرمی، سردی اور ہوا کے علاوہ استعمال کی کرسی کا بھی اثر ہوتا ہے۔

پڑھائی کے لیے مناسب روشنی:۔ لکھنے پڑھنے کے کاموں کے لیے، سوئی میں تاگا پرونے یا لباس کے لیس بنانے کے لیے تقریباً 20 لیومن (LUMEN) روشنی چاہیے۔ اتنی روشنی بلندی پر رکھے ہوئے 100 یا 150 واٹ کے بلب یا ٹیوب لائٹ کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ روشنی راست آنکھ پر نہ پڑے پڑھنے کے دوران روشنی اگر راست آنکھ پر پڑتی ہے یا آنکھ کے دائرہ کار کے کنارے بھی ہو تو آنکھ بہت جلد تھک جاتی ہے۔ پڑھنے کے دوران میز اور کتاب پر پڑنے والی روشنی اور

پس منظر کی روشنی میں زیادہ فرق نہیں ہونا چاہیے۔ان دونوں میں 3:1 کی نسبت مناسب رہتی ہے۔میز سے نصف میٹر بلندی پر رکھا ہوا ٹیبل لیمپ بھی بہتر ہوتا ہے مگر اس کا شیڈ نیم شفاف ہونا چاہیے اور اس کا سایہ میز کے باہر گرنا چاہیے۔

پڑھنے کے لیے کمرہ ہوادار ہونا چاہیے:۔ اگر کمرہ بند ہو تو اس میں آہستہ آہستہ آکسیجن کم اور کاربن ڈائی آکسائڈ کی مقدار بڑھتی جاتی ہے ہوا کی کاربن ڈائی آکسائڈ سے بے چینی اور دردسر ہو سکتا ہے۔اس سے کام کی رفتار کا سست ہونا لازمی بات ہے۔

پڑھائی کے لیے مناسب مقام:۔ انفرادی پڑھائی کے لیے خاموش اور پرسکون ماحول ضروری ہے۔پڑھائی کا کام کرنے کے لیے ایک ہی مقام کو مقرر کرلینا بہتر ہوتا ہے ورنہ مقام بدلتے رہنے سے کتابوں اور ضروری چیزوں کو مستقل لانے لے جانے کی تکلیف رہے گی۔اس کے علاوہ جانے پہچانے ماحول میں کام کرنے کی تحریک بھی پیدا ہوگی۔

آپ کے پڑھائی کے کمرے میں دیگر دلچسپیوں کی چیزیں مثلاً ریڈیو، ٹی وی، ٹیپ ریکارڈ، میز پر یا دیوار پر کسی کی فوٹو، کھانے پینے کی تیار چیزیں نہیں ہونا چاہیے اس لیے کہ یہ آپ کی توجہ بھٹکانے کا کام کر سکتی ہیں۔

تنہا پڑھنے سے کسی لائبریری میں پڑھنا مفید ہوتا ہے۔یہ فطری بات ہے کہ ہم کسی دوسرے کو کام کرتا ہوا دیکھتے ہیں تو اپنے اندر بھی کام کی تحریک پیدا ہوتی ہے لائبریری سے یہ بات حاصل ہو سکتی ہے۔

اکثر دوست احباب آپ کی پڑھائی کے دشمن ہوتے ہیں جو وقت بے

وقت آپ کے ٹھکانے پر ٹپک پڑتے ہیں اور آپ کو مروّت میں ان کے ساتھ بے کار گفتگو میں کئی کئی گھنٹے گزارنا پڑتا ہے۔ بعض اوقات وہ آپ کو کھینچ کھانچ کر ہوٹلوں اور سینما گھروں کے چکر لگانے لے چلتے ہیں۔اس کا واحد علاج یہی ہے کہ آپ اپنے دوستوں سے اس معاملے میں بے مروّت بن کر اپنے پڑھائی کے مرتب اوقات بتادیں کہ آپ ان اوقات میں نہیں مل سکتے۔

موسیقی سے پڑھائی میں کوئی فائدہ نہیں:۔ ماہرین نے تجربات کے بعد یہ بات بتائی کہ موسیقی سے پڑھائی میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس کے برخلاف مشکل ذہنی کام صرف شوروغل سے پاک اور پرسکون ماحول ہی میں ہوسکتا ہے۔

پڑھائی اور طلبہ کی صحت

دماغ میں گردشِ خون کی رفتار بدن کے دوسرے حصوں کی بہ نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ جب ذہن کام کرتا رہتا ہے تو خون کے ساتھ آکسیجن کی یہاں بہت کھپت ہوتی ہے اگر آپ کی صحت ٹھیک نہ ہو تو دماغ کو خون کی سپلائی کم ہوجاتی ہے اور ذہنی کام سست ہوجاتا ہے۔ خوب پیٹ بھر کر کھانے سے یا دیر ہضم غذائیں کھانے کے بعد نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ مطالعہ مشکل ہوجاتا ہے۔ کیوں کہ ہاضمے میں مدد کے لیے بدن کا زیادہ خون معدے کے اطراف جمع ہوتا ہے۔اس لیے دماغ کو خون کم ملتا ہے نتیجتاً آکسیجن کم ملنے کی وجہ سے دماغ اپنا کام نہیں کرسکتا اور نیند آجاتی ہے۔

طلبہ کی بیماریاں:۔ طلبہ کو عام طور پر دانتوں اور جلد کی بیماریوں کے علاوہ نزلہ و زکام ستاتا رہتا ہے۔دانتوں کی صحت کے لیے دانتوں کی صفائی

کے ساتھ ساتھ وٹامن ۔ سی والی غذاؤں کا استعمال مفید ہے ۔ جلدی امراض سے بچنے کے لیے کپڑوں اور جسمانی صفائی کے علاوہ پریشانیوں اور تفکرات سے بچنا ضروری ہے ۔ ہاضمے کی خرابی میں دیر ہضم غذاؤں اور ورزش کی کمی کا بڑا اثر ہوتا ہے ۔ اس لیے دیر ہضم غذاؤں کی زیادہ مقدار نہیں لینا چاہیے ۔ تفکرات کا معدے پر بھی اثر پڑتا ہے ۔

ورزش کی ضرورت:۔ ایسے لوگ جن کے پیشے میں بیٹھنا زیادہ ہوتا ہے وہ ہارٹ فیل کے زیادہ شکار ہوتے ہیں بہ نسبت ان لوگوں کے جنکے پیشے میں زیادہ چلنا پھرنا ہوتا ہے ۔ چناں چہ خطوط رسانوں کو ڈاک خانے کے کلرکوں کی بہ نسبت دل کی بیماری کم ہوتی ہے ۔ اس لیے کسی نہ کسی قسم کی ورزش ضروری ہے ۔ ورزش تفکرات کا بھی علاج ہے ۔ چہل قدمی بھی ہلکی پھلکی ورزش ہے ۔ دوڑنا تو اچھی خاصی ورزش ہے ۔ اس کے بعد سیکل چلانے کا نمبر آتا ہے ۔

کھیلوں کا تعلیم پر اثر:۔ تحقیق سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ اچھی ڈگریاں لینے والے عام طور پر وہ ہوتے ہیں جو کھیلوں اور اسپورٹس میں کم حصہ لیتے ہیں ۔ خصوصاً فٹ بال اور کرکٹ میں مستقل حصہ لینے والے طلبہ معمولی ڈگریاں ہی حاصل کرتے ہیں کیوں کہ ان کھیلوں کی مشق کے لیے بہت سارا وقت صرف ہوتا ہے ۔ اس کے علاوہ ان کھیلوں کے میاچس کے سلسلہ میں مختلف مقامات کے دورے کرنے پڑتے ہیں ۔ اچھی ڈگریاں لینے کے لیے پڑھائی میں زیادہ وقت لگانا پڑتا ہے ۔ ٹیم کھیلوں میں حصہ لینے والے اتنا وقت پڑھائی میں دے نہیں سکتے ۔ یہاں ایک اہم بات یہ بھی جان لینا

چاہیے کہ سخت جسمانی کھیل دماغ کے مرکزی عصبی نظام کو تھکا دیتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ذہنی کام کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ البتہ ہلکی پھلکی اور معتدل ورزش سے ذہنی کام کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے اس لیے طلبہ کو خود یہ طے کرنا ہوگا کہ کھیلوں میں حصہ زیادہ لینا ہے یا کم۔

کتنا سوئیں:۔ ایک اوسط آدمی کو روزانہ آٹھ گھنٹے سونا چاہیے۔

ایسے طلبہ جو رات دیر سے سوتے ہیں یا آٹھ گھنٹوں سے زیادہ سوتے ہیں صبح کی کلاس کو دیر سے جاتے ہیں۔ سونے سے تمام بدن کو آرام ملتا ہے۔ سونے کے دوران وہ سب فاسد مادے خارج ہوتے ہیں جو دن بھر کے کام کی وجہ سے جسم میں پیدا ہوتے ہیں۔

نیند کی کمی سے تھکان، مزاج میں چڑچڑا پن، درد سر، بھول کے عارضے ہوتے ہیں اور لکھنے پڑھنے میں مشکل پیش آتی ہے۔ اس لیے سونے اور جاگنے کی مناسب عادتیں ڈالنی چاہیے۔ نیند کو بلانا کوئی مشکل کام نہیں۔ سونے کا لباس پہن لیجیے، بستر پر لیٹ جائیے اور روشنی بند کیجیے اور اس کے ساتھ ماحول میں شور اور انتشار نہ ہو تو نیند آسانی سے آجاتی ہے۔

نیند نہ آنے کے وجوہات:۔ غیر معمولی پریشانی اور جوش، بے تحاشہ کھالینا یا کافی یا چائے کی زیادتی، بد ہضمی، ورزش کی کمی، زیادہ سردی یا زیادہ گرمی، سونے سے قبل سخت ذہنی کام۔ ایسے وجوہات ہیں جن کی وجہ سے نیند مشکل سے آتی ہے۔ بستر میں لیٹے لیٹے کتاب پڑھنے سے بھی نیند آجاتی ہے اس لیے کہ اس سے تھکان پیدا ہوتی ہے اور آنکھیں بوجھل ہوتی ہیں اس کے ساتھ ہی نیند طاری ہوتی ہے۔

طلبہ کی غذا:۔ طلبہ کو اکثر بیٹھے بیٹھے لکھنے پڑھنے کا کام کرنا ہوتا ہے۔ زیادہ بیٹھنے والوں کو نشاستے والی غذائیں کم اور پروٹین پھل اور ترکاریاں زیادہ کھانا چاہیے۔ البتہ کھلاڑیوں اور سخت جسمانی کام کرنے والوں کو کاربوہائیڈریٹ (نشاستہ) کی مقدار زیادہ لینا چاہیے کیوں کہ اس سے زیادہ حراری توانائی حاصل ہوتی ہے۔

زیادہ بیٹھنے والے یہ زیادہ کھائیں:۔ دودھ، دہی، مکھن، گوشت، انڈے، کلیجی، مچھلی، ٹماٹر، خربوزہ، تربوز، کھیرا، موسمی، سنترہ دیگر پھل، بادام کاجو اور خشک میوے۔

زیادہ بیٹھنے والے یہ کم کھائیں:۔ چاول، شکر، بسکٹ، پیسٹریاں، ٹافیاں، مٹھائی اور شکر کی دیگر چیزیں۔ تلی ہوئی چیزیں۔

تمباکو سے پرہیز کیجیے:۔ سگریٹ یا نکوٹین کے انجکشن سے دل کی حرکت اور خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ امریکہ میں حال میں جو جدید تجربات ہوئے اس سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ سگریٹ پینے والوں کا، کینسر، پھیپھڑوں اور دل کے امراض میں مبتلا ہونا لازمی ہے۔ اس طرح تمباکو کھانے والوں کو آگے چل کر مختلف عوارض لاحق ہوتے ہیں جن میں معدہ کا السر یا کینسر اہم ہیں۔

چائے، کافی:۔ چائے اور کافی میں "کیفین" ہوتا ہے۔ اگر یہ تھوڑی مقدار میں لی جائے تو اس سے ذہنی کام میں تیزی ہوتی ہے۔ اس کی زیادتی سے طبیعت نڈھال اور نیند کی کمی ہو سکتی ہے۔ بعض طلبہ امتحان کے قریب نیند سے بچنے کے لیے "کیفین سٹریٹ" کی گولیاں استعمال کرتے ہیں۔ اس کی عادت اچھی نہیں اس لیے کہ اس کی بڑی خوراک نیند اور آرام میں خلل ڈالتی ہے۔

بچپن ہی سے اچھی غذائی عادتیں ڈالنی چاہیے۔ بغیر تیل کی چپاتیاں، سبز و زرد رنگ کی ترکاریاں بھی استعمال کیجیے۔ ان میں موجود فائبر (ریشہ) سے غذا کی چربی لپٹ جاتی ہے اور آنتوں میں جذب ہوئے بغیر باہر آجاتی ہے۔ فائبر فضلے کو کھو کھلا بناتا ہے اس سے وہ آسانی سے آگے بڑھتا ہے اور قبض نہیں ہوتا۔

سیب، سنترے، انگور اور بہت سے میوؤں میں موجود Pectine خون سے کلوسٹرل سطح کو اتارنے میں دوا کی طرح کام کرتا ہے۔

ٹماٹر اور تربوز میں Lycopene ہوتا ہے جو کینسر سے حفاظت کرتا ہے پپئی (Papaya) خربوز اور گاجر میں بیٹا کیروٹن (Beta - Carotene) ہوتا ہے۔ یہ بھی کینسر مخالف ہے۔ زرد مرچ، مکئی، ہلدی اور رائی میں Isothiocyanates ہوتے ہیں جو کینسر مخالف انزائم پیدا کرتے ہیں۔ پالک، سبز موٹی مرچ، ککڑی، کھیرا، کوتھمیر، میتھی، پودینہ، شلجم، کدو، کندوری، تورائی میں پایا جانے والا کلوروفل کینسر پیدا کرنے والے کیمیائی مرکبات کو جکڑتا ہے تاکہ وہ آنتوں میں جذب نہ ہوں۔ مذکورہ بالا فائدہ پیاز اور لہسن سے بھی حاصل ہوتا ہے۔

مچھلی میں اومیگا-3 چربیلے ترشے ہوتے ہیں جو قلب کے لیے مفید ہوتے ہیں اس لیے ماہرین امراض قلب گوشت کو کم اور مچھلی کو روزانہ کھانے کا مشورہ دیتے ہیں۔

کینسر انسٹیٹیوٹ بمبئی کی جانب سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ میٹھی چھالیہ میں استعمال ہونے والے سیکرین (Saccharine) سے کینسر کا احتمال ہے اس لیے اس کو بچے اور نوجوان استعمال نہ کریں تو بہتر ہے۔ البتہ کھانے کے بعد سونف، چھالیہ، لونگ کو نصف گھنٹے تک ہلکا ہلکا چباتے رہیں تو اس سے سینے کی جلن دور ہوتی ہے۔ اس لیے کہ چبانے کے عمل سے لعاب کا بہاؤ بڑھ جاتا ہے جو معدے کے ترشے کی تعدیل کرتا ہے اور ترشہ کھانے کی نالی (Esophagus) سے نکل جاتا ہے۔

ہفتے میں کم از کم تین دن شام کے وقت 20 تا 25 منٹ ایسی ورزش اور کھیل کی عادت ڈالیے جس میں سانس تیز چلتی ہے ایسا کرنے سے آئندہ زندگی میں عارضۂ قلب سے بچ سکتے ہیں۔

تلازمات (ASSOCIATIONS)

کسی چیز کو سیکھنے کے دوران قدیم معلومات سے جدید معلومات کا جوڑنا ایک فطری بات ہے۔ سیکھنے کے دوران ہم انجانے طور پر اس طرح کے تلازمات قائم کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً وطن کے لفظ کے ساتھ ہی ہمیں اپنے اپنے وطن کا نام یاد آتا ہے۔ کرکٹ کا لفظ سنتے ہی کرکٹ کے اپنے محبوب کھلاڑی کا نام ذہن میں آنا فطری بات ہے۔ نشیمن پر کسی شعر کے سنتے ہی دوسرا شعر "نشیمن" کا یاد آہی جاتا ہے۔ کسی نظم کا پہلا شعر پڑھتے ہی اس نظم کا دوسرا شعر ذہن میں آتا ہے کیوں کہ پہلے شعر کے آخری لفظ سے دوسرے شعر کے پہلے لفظ میں ایک تعلق اور جوڑ ہمارے ذہن میں جما ہوا ہوتا ہے۔ پوری نظم کے اشعار میں ایک شعر کے اخیر اور دوسرے کے شروع میں ایسے تلازمات قائم ہو جاتے ہیں۔ جب یہ تلازمات ٹوٹتے ہیں تو ہم نظم کو بھولنے لگتے ہیں۔ اعادے کی کثرت ان تلازمات کے نقوش کو قوی تر بناتی ہے۔

مصنوعی تلازمات:- یہ ایسے تلازمات ہیں جو پہلے سے پائے نہیں جاتے بلکہ پیش آنے والی باتوں میں غور و تدبر سے انھیں قائم کرنا پڑتا ہے۔ اس لیے انھیں مصنوعی تلازمات کہتے ہیں۔ مثالیں درج ذیل ہیں۔

انگریزی کے دو الفاظ ہیں WEEK اور WEAK - ابتدائی جماعتوں میں پڑھتے وقت میرے لیے یہ فرق کرنا مشکل تھا کہ کون سا لفظ کمزور کے لیے ہے اور کون سا ہفتے کے لیے۔ کیوں کہ یہ دو الفاظ ہم آواز ہیں۔ راقم الحروف کے بھائی نے ان الفاظ کے معنی یاد رکھنے کا ایک طریقہ یوں بتایا کہ ہفتہ میں ایک سے زاہد دن ہوتے ہیں اور اس کے لفظ WEEK میں ایک سے زاہد "E" ہوتے ہیں۔ اس کے بعد مذکورہ دشواری باقی نہیں رہی طبیعیات پڑھنے والے طلبہ جانتے ہیں کہ وولٹائی خانے، لیکلانشوی خانے اور خشک خانے میں جست کی سلاخ یا پترا بطور منفی برقیرے کے کام کرتا ہے۔ یہاں طلبہ کو اکثر یہ دشواری پیش آتی ہے کہ جست منفی برقیرہ ہے یا مثبت راقم نے اس مشکل کو دور کرنے کے لیے اپنے طلبہ کو یوں بتایا کہ جست کے لیے انگریزی میں علامت "Zn"

استعمال کی جاتی ہے۔ جست کی علامت Zn میں حرف n ہے اور NEGATIVE یعنی منفی کے شروع میں بھی حرف "n" ہے۔ اس طرح ان دو "n" میں یہ تعلق ذہن میں رکھ لیں تو جست کا منفی برقیرہ ہونا آسانی سے یاد رہے گا۔

اس کتاب کے ابتدا میں 19 کے پہاڑے کا جو طریقہ پیش کیا گیا ہے وہ ایک چھوٹے سے واقعے کا نتیجہ ہے۔ کچھ برس پہلے میری لڑکی کا چہارم جماعت کا امتحان تھا۔ پرانے امتحانی پرچوں میں میں نے دیکھا کہ اکثر یا 19 کا پہاڑا پوچھا جارہا ہے یا 19 سے تقسیم کا سوال دیا جارہا ہے۔ میں نے اپنی لڑکی سے پوچھا کہ آیا 19 کا پہاڑا یاد بھی ہے۔ معلوم ہوا کہ یاد نہیں ہے میں نے پہاڑوں کی کتاب دیکھ کر غور کیا کہ پہاڑے کی مختلف ضربوں میں کوئی آپسی تعلق تو نہیں۔ چناں چہ فوراً ہی 1 تا 19 طاق اعداد لکھنے اور پھر نیچے سے اوپر تک 0 اور 1 تا 9 لکھنے کی بات ذہن میں آگئی۔ یہ طریقہ میں نے اپنی لڑکی کو بتایا کہ اب 19 کا پہاڑا یاد رکھنے کی ضرورت نہیں۔ امتحان میں 19 سے تقسیم کا سوال ہو تو پہلے 19 کا پہاڑا مذکورہ بالا طریقے سے لکھ کر اس کو دیکھتے ہوئے آسانی کے ساتھ تقسیم کا عمل کیا جاسکتا ہے۔

مذکورہ بالا خطوط پر اگر آپ جدید علم کو قدیم علم سے جوڑنے کی مشق کرتے رہیں تو قدم قدم پر بے شمار تلازمات ذہن میں قائم کیے جاسکتے ہیں اس طرح قدیم معلومات گویا کھونٹیاں ہیں جن سے جدید معلومات کو لٹکایا جاتا ہے۔

تلازمات کا مذکورہ بالا طریقہ مدارس دینیہ میں برسہابرس سے رائج ہے اور ابھی تک چلا آرہا ہے۔ عربی اور فارسی کی اہم باتوں کو یاد رکھنے کے لیے اشعار اور نظمیں کہی گئی ہیں۔ اسی طرح تصوف اور تجوید کے علوم کو ذہن میں رکھنے کے لیے تلازمات کا طریقہ علما نے بکثرت استعمال کیا ہے۔ تجوید کے علم کی رو سے قلقلے کے پانچ حروف ہیں۔ ب، ج، د ق اور ط۔ ان پانچ حروف کو یاد رکھنے کے لیے ان سے دو الفاظ "قطب جد" بنائے گئے ہیں۔ طالب علم کو ان پانچ حروف کو الگ الگ یاد رکھنے کی بہ نسبت "قطب جد" یاد رکھنا آسان ہے۔ اسی طرح حروف حلقی چھ ہیں۔ "ح، خ، ع، غ، ء، ھ" آسانی سے یاد رکھنے کے لیے انھیں ایک شعر میں پرو دیا گیا وہ یہ ہے

حلق کے چھ حرف ہیں اے باوفا ہمزہ حاوعین ھا و غین خا

طبیعیات کے طلبہ سفید روشنی کے طیف میں سات رنگوں کے سلسلے کو یاد رکھنے کے لیے

ایک بے معنی لفظ "VIBGYOR " کا سہارا لیتے ہیں جس کا ہر حرف ایک لفظ کے شروع میں ہوتا ہے جو حسب ذیل ہے -

1. V = Vollet بنفشی 2. I = Indigo نیلگوں 3. B = Blue نیلا
4. G = Green سبز 5. Y = Yellow زرد 6. O = Orange نارنجی
7. R = Red سرخ

اعداد یاد رکھنے کا صوتیاتی طریقہ: - اس طریقے میں 1 ، 2 ، 3 ، 4 ، 5 ، 6 ، 7 ، 8 ، 9 اور 0 (صفر) کو حروف سے ظاہر کیا جاتا ہے -

یہ طریقہ انگریزی میں اٹھارویں صدی عیسوی ہی میں رائج ہوا تھا۔ اس کو صوتیاتی طریقہ کہتے ہیں - کیوں کہ مذکورہ ہندسوں کو "ہم مخرج" آواز والے حروف سے جوڑ دیا گیا اردو میں اس کے مماثل کوئی طریقہ اب تک دیکھنے میں نہیں آیا۔ اس لیے راقم الحروف نے اردو میں ایسا ہی ایک طریقہ اختیار کیا ہے۔ اگر پسند آئے تو آپ بھی اس کو استعمال کیجیے ذیل میں ہندسے انگریزی کے ہم آواز حروف کی جوڑیاں اور اردو کے مماثل حروف ذیل میں دیے جا رہے ہیں:

1 = T ، D = ٹ. ٹھ، ڈ. ڈھ، ت. تھ [T لکھنے میں ایک جھٹکا نیچے دیا جاتا ہے]

2 = n = ن [n لکھنے میں قلم کو دو جھٹکے نیچے کی جانب دیے جاتے ہیں -]
3 = m = م
4 = R = ر [FOUR میں R کی آواز ہے اسی طرح چار میں ر کی آواز ہے -]
5 = L = ل [رومن تحریر میں "L " کے معنی 50 کے ہیں اور 50 میں پانچ کا ہندسہ ہے -]

6 = J ، CH ، SH = ج، چ، ش [چھ کے ہندسے "6 " کو بائیں جانب پلٹ دیں تو وہ ل کی شکل اختیار کرے گا - J ، CH ، SH ہم مخرج آوازیں ہیں -]

7 = K ، G = ک، گ، کھ، گھ [K میں 7 کا ہندسہ دو مرتبہ ٹیڑھا میڑھا جما ہوا ہے]

8 = f ، v = ف اور و [f میں 8 کی طرح دو حلقے ہیں۔ v ، f کا ہم مخرج ہے -]

9 = P ، b = پ، ب، بھ، بھ [P کو بائیں جانب پلٹ دیں تو 9 بن جائے گا، b، P کا ہم مخرج ہے۔]

0 = Z ، S = ذ، ث، س ص، ظ [ZERO میں Z ہے S ، Z کا ہم مخرج ہے]

اب آئیے اصل مضمون کی طرف یعنی اس طریقہ سے اہم اعداد مثلاً کسی کا فون نمبر مکان نمبر، کار نمبر، پالیسی نمبر وغیرہ یاد رکھنا۔ اس طریقے میں ہندسوں کو حروف میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ ان حروف کے درمیان انگریزی کے VOWELS : O ، U A ، E ، I کے علاوہ h اور y جوڑ کر کوئی لفظ بناتے ہیں۔ اس لفظ کو ظاہر کرنے والی شئے کو غیر فطری اور غیر معقول طور پر بڑا کر کے اس کا تعلق متعلقہ شخص یا شئے سے کر دیتے ہیں۔ اس مذکورہ شئے کو متحرک تصور کیا جائے تو یاد رکھنے میں سہولت ہوتی ہے۔

مثال 1 : ایک حیدرآبادی بزرگ جن کو لوگ بہت چاہتے ہیں کا فون نمبر 37306 ہے۔ موصوف مساجد میں وعظ و تقاریر کرتے ہیں۔ ان کا فون نمبر یاد رکھنے کے لیے میں نے ذیل کا طریقہ اختیار کیا۔

3 7 3 0 6

M K M S J

MIKE ، MUSJID(مائک مسجد)

چوں کہ اس شہر میں صرف 5 ہندسی فون نمبر ہیں اس لیے آخری D یعنی "د" کا یہاں شمار نہیں ہے۔ یہ زائد حرف ہے۔ میں نے تصور میں یوں دیکھا کہ موصوف مسجد میں مائک کے سامنے بیٹھے وعظ فرما رہے ہیں۔ جب کبھی ان کے فون نمبر کا خیال آتا ہے مائک مسجد کا لفظ فوری ذہن میں آتا ہے۔ اس سے میں نمبر سوچ لیتا ہوں۔

نوٹ :۔ الفاظ کے بنانے میں یہ ضروری نہیں کہ ہم ایک ہی زبان پر اکتفا کریں۔ جن جن زبانوں کو آپ جانتے ہیں ضرورت کے لحاظ سے موزوں لفظ کسی بھی زبان سے منتخب کر کے کام میں لائیے۔ یہ بات ذیل کی مثال میں بھی دیکھی جا سکتی ہے۔

مثال 2 : اردو اکیڈیمی آندھرا پردیش (حیدرآباد) کا فون نمبر کسی زمانے میں 33801 تھا۔ اس کو یاد کرنے کا طریقہ جو میں نے اختیار کیا تھا ملاحظہ فرمائیے:

الفاظ = MOME FUSED موم فیوزڈ

(یعنی موم پگھلا)

اب ان الفاظ اور اردو اکیڈیمی میں تعلق قائم کرنا ہے۔ میں نے یہ تصور کیا کہ ایک بڑی موم بتی، اتنی بڑی جتنی کہ قطب مینار۔ اکیڈیمی کے دفتر کی چھت پر رکھی ہے اس کی روشنی پورے آندھرا پردیش میں پھیل رہی ہے۔ بتی کا موم پگھل رہا ہے اس میں سے اردو کی تمام درسی و غیر درسی کتابیں نکل نکل کر نیچے آنے سے دفتر میں ان کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ ابتدا میں یہ بات بتائی گئی تھی کہ لفظ سے متعلقہ شئے غیر فطری خواص کی حامل ہو اس سے وہ تصور ذہن میں چپک کے رہ جاتا ہے۔ اس مثال میں موم بتی کو قطب مینار کے قد کی تصور کیا گیا۔ اس کے علاوہ موم بتی سے کتابیں نکلنا بھی غیر فطری اور غیر معقول بات ہے۔

مثال 3 : ایک ہوٹل کا فون نمبر 910 ہے اس کے حروف P.D.S. ہوتے ہیں۔ آندھرا پردیش میں یہ مخفف طلبہ کی ایک پارٹی کا ہے۔ میں نے یوں تصور باندھا کہ P.D.S کے طلبہ اپنے کچھ مطالبات کے سلسلے میں زبردست مظاہرہ کرکے دوپہر کے کھانے کے لیے ہزاروں کی تعداد میں مذکورہ ہوٹل میں جارہے ہیں جس کا فون نمبر 910 ہے۔

یہاں ایک بات بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ کہیں آپ یہ نہ خیال کرنے لگیں کہ ان تمام تصورات کو ہم کیسے ذہن میں لائیں ؟ دراصل ہم ان طریقوں سے تلازمات ذہن میں قائم کرتے ہیں جب کبھی متعلقہ مقامات یا اشخاص کے فون کے متعلق سوچیں اسی وقت یہ خیالات ذہن میں آئیں گے ورنہ یہ لاشعور میں دبے رہتے ہیں۔ کثرت استعمال سے جب فون نمبر یاد ہوجائے تو پھر یہ خیالات ذہن میں آنے نہیں پاتے۔

فون نمبر ہی کی طرح ہم کار نمبر، مکان نمبر اور پالیسی نمبر یا بینک اکاونٹ نمبر بھی اسی طریقے پر یاد رکھ سکتے ہیں۔

قدیم اور جدید اشعار

اکثر ہائی اسکولوں اور جونیئر کالجوں کے طلبہ کو خاص موقعوں پر بیت بازی کے لیے اشعار کی تلاش رہتی ہے۔ ان کی سہولت کے لیے اس باب میں قدیم و جدید مشہور اشعار کے علاوہ نصیحت اور اخلاقی تعلیم پر مشتمل اشعار کو منتخب کیا گیا ہے۔

(الف)

اللہ کو پکار اگر کوئی کام ہے
غافل ہزار نام کا یہ ایک نام ہے (صفی)

ایک ہی صف میں کھڑے ہوگئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز (اقبال)

آ تجھ کو بتاؤں میں تاریخ امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر (اقبال)

اے طائر لاہوتی اس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی (اقبال)

اکبر نے کہا سن لو یارو اللہ نہیں تو کچھ بھی نہیں
یاروں نے کہا یہ قول غلط تنخواہ نہیں تو کچھ بھی نہیں (اکبر الہ آبادی)

آئین جواں مردی حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی (اقبال)

اچھے گن دیکھ اچھی صورت نہ دیکھ
سنکھیا بھی سلیٹھ بھلی ہے (صفی)

آلائش زمانے سے دامن بچا صفی
کتا بھی بیٹھتا ہے جگہ اپنی جھاڑ کر (صفی)

از دکھی دل کی پہنچتی ہے بڑی دور
نہ کیجئے کبھی تحقیر کسی کی (صفی)

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے (ذوق)

ے شمع تیری عمر طبیعی ہے ایک رات
رو کر گزار یا اسے ہنس کر گزار دے (ذوق)

اپنا زمانہ آپ بناتے ہیں اہل دل
ہم وہ نہیں کہ جن کو زمانہ بنا گیا (جگر)

ہ کو چاہیے اک عمر اثر ہونے تک
لون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک (غالب)

اک شہنشاہ نے دولت کا سہارا لے کر
ہم غریبوں کی محبت کا اڑایا ہے مذاق (ساحر لدھیانوی)

اجالے اپنی یادوں کے ہمارے ساتھ رہنے دو
نہ جانے کس گلی میں زندگی کی شام ہو جائے (بشیر بدر)

آئے بھی لوگ بیٹھے بھی اٹھ بھی کھڑے ہوئے
میں جا ہی ڈھونڈھتا تری محفل میں رہ گیا (خواجہ حیدر علی آتش)

اذان وقت ولادت نماز بعد وفات
بس اتنی دیر کا جھگڑا تھا زندگی کے لیے (نامعلوم)

اک معمہ ہے سمجھنے کا نہ سمجھانے کا
زندگی کا ہے کو ہے خواب ہے دیوانے کا (فانی بدایونی)

آڑے آیا نہ کوئی مشکل میں
مشورے دے کے ہٹ گئے احباب (جوش ملیح آبادی)

اب تو جاتے ہیں میکدے سے میرؔ
پھر ملیں گے گر خدا لایا (میر تقی میرؔ)

اگر بخشے زہے قسمت نہ بخشے تو شکایت کیا
سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے (میر تقی میرؔ)

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں (نامعلوم)

اٹھو وگرنہ حشر نہیں ہوگا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا (نامعلوم)

اپنے بھی خفا مجھ سے ہے کانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند (اقبال)

اور بھی دکھ ہیں زمانے میں محبت کے سوا
راحتیں اور بھی ہیں وصل کی راحت کے سوا (فیض احمد فیض)

اے موج بلا ان کو بھی ذرا دوچار تھپیڑے ہلکے سے
کچھ لوگ ابھی تک ساحل سے طوفاں کا نظارہ کرتے ہیں (معین احسن جذبی)

ان کا جو کام ہے وہ اہل سیاست جانیں
میرا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے (جگر)

اٹھاکر پھینک دو باہر گلی میں
نئی تہذیب کے ہیں انڈے گندے (اقبال)

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزہ نورس تیرے در کی نگہبانی کرے (اقبال)

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے انداز گلستاں پیدا (اقبال)

آغاز کسی شے کا نہ انجام رہے گا
آخر وہی اللہ کا اک نام رہے گا (نظیر)

اس کے الطاف تو ہیں عام شہیدی سب پر
مجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا (شہیدی)

اگر کچھ تھی تو بس یہ تھی تمنا آخری اپنی
کہ تم ساحل پہ ہوتے اور کشتی ڈوبتی اپنی (فنانظامی کانپوری)

ان تازہ خداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اس کا ہے وہ مذہب کا کفن ہے (اقبال)

ادائے خاص سے غالب ہوا ہے نکتہ سرا
صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لیے (غالب)

ان کے دیکھے سے جو آجاتی منہ پہ رونق
وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے (غالب)

اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انھیں کچھ نہ کہو
جو مے و نغمہ کو اندوہ ربا کہتے ہیں (غالب)

آدمی وہ نہیں حالات بدل دیں جن کو
آدمی وہ ہیں جو حالات بدل دیتے ہیں (جگر جالندھری)

آج جن ہاتھوں میں تیری چاہتوں کے پھول ہیں
وقت بدلے گا تو ان ہاتھوں میں پتھر دیکھنا (رشید امیونقی)

انسان کی ہستی بھی کوئی ہستی ہے
سانس آئے تو جسم ، رک جائے تو لاش (نامعلوم)

اچھی صورت بھی کیا بری شئے ہے
جس نے ڈالی بری نظر ڈالی (نامعلوم)

الفاظ و معانی میں تفاوت نہیں لیکن
ملا کی اذاں اور ، مجاہد کی اذاں اور (اقبال)

ابھی تو آئے ہو بیٹھو تو دو گھڑی کے لیے
گھڑی گھڑی نہ اٹھاؤ نظر گھڑیا کی طرف (نامعلوم)

(ب)

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی (اقبال)

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے
ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے (غالب)

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا (آتش)

بتاؤں آپ سے مرنے کے بعد کیا ہوگا
پلاؤ کھائیں گے احباب فاتحہ ہوگا (اکبرالہ آبادی)

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے (ثاقب لکھنوی)

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا میں
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی (غالب)

بڑھاؤ نہ آپس میں ملت زیادہ
مبادا کہ ہوجائے نفرت زیادہ (حالی)

بربادیٔ گلشن کی خاطر بس ایک ہی الّو کافی تھا
ہر شاخ پہ الو بیٹھا ہے انجام گلستاں کیا ہوگا (نامعلوم)

بارے دنیا میں رہو غم زدہ یا شاد رہو
ایسا کچھ کرکے چلو یاں کہ بہت یاد رہو (نامعلوم)

بس کہ دشوار ہے ہر کام کا آساں ہونا
آدمی کو بھی میسر نہیں انساں ہونا (غالب)

بدلے کی رسم دین وفا میں حرام ہے
احسان اک شریف ترین انتقام ہے (جوش)

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں (غالب)

بلبل نے آشیانہ چمن سے اٹھالیا
اپنی بلا سے بوم رہے یا ہما رہے (بوم میرٹھی)

برے حال سے یا بھلے حال سے
تمھیں کیا ہماری بسر ہو گئی (داغ دہلوی)

باغ بہشت سے مجھے حکم سفر دیا تھا کیوں
کار جہاں دراز ہیں اب میرا انتظار کر (اقبال)

بہت حسین سہی صحبتیں گلوں کی مگر
وہ زندگی ہے جو کانٹوں کے درمیاں گزرے (جگر مراد آبادی)

بندہ و صاحب و محتاج و غنی ایک ہوئے
تری سرکار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے (اقبال)

باعمل نے چاند پر رکھے قدم
بے عمل بس سوچتے ہی رہ گئے (ساحر سرونجی)

بدلے زمانہ ہم کو زمانے میں دم نہیں
ہم سے زمانہ خود ہے زمانے سے ہم نہیں (جگر)

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے (غالب)

بلبل کو گل مبارک، گل کو چمن مبارک
ہم بیکسوں کو اپنا پیارا وطن مبارک (نامعلوم)

بات حق ہے تو پھر قبول کرو
یہ نہ دیکھو کہ کون کہتا ہے (دواکر راہی)

بہت ہی کم ہیں زمانے میں وہ بشر راہی
جو حق کی بات سنیں اور اسے پسند کریں (دواکر راہی)

بتوں سے تجھ کو امیدیں خدا سے نومیدی
مجھے بتا تو سہی اور کافری کیا ہے (اقبال)

(پ)

پانی پانی کرگئی مجھ کو قلندر کی یہ بات
تو جھکا جب غیر کے آگے نہ تن تیرا نہ من (اقبال)

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مرد ناداں پر کلام نرم نازک بے اثر (اقبال)

پتھر اچھالتے ہیں مجھے دیکھتے ہی لوگ
میرا قصور یہ ہے کہ سچ بولتا ہوں میں (نامعلوم)

پھول تو دو دن بہار جاں فزا دکھلاگئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھاگئے (ذوق)

پڑھی نماز جنازہ ہماری غیروں نے
مرے تھے جن کے لیے وہ رہے وضو کرتے (داغ)

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیان کے
اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے (غالب)

پھر بھی کانٹوں کو کب آتا ہے ہنر ہنسنے کا
عمر ہنستے ہوئے پھولوں میں گزر جاتی ہے (ابوالمجاہد زاہد)

پرندوں کی دنیا کا درویش ہے وہ
کہ شاہیں بناتا نہیں آشیانہ (اقبال)

پڑوسیوں کو مرے اپنا گھر سجانا تھا
مرے مکان کا لٹنا تو ایک بہانا تھا (عقیل کلکتوی)

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک فضا میں
شاہیں کا جہاں اور ہے کرگس کا جہاں اور (اقبال)

(ت)

تعلیم سے جاہل کی جہالت نہ گئی
ناداں کو الٹا بھی تو نادان رہا (نامعلوم)

توہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا
ورنہ گلشن میں علاجِ تنگیِ داماں بھی ہے (اقبال)

تقدیر کے پابند نباتات و جمادات
مومن فقط احکام الٰہی کا ہے پابند ہے (اقبال)

ترے آزاد بندوں کی نہ یہ دنیا نہ وہ دنیا
یہاں مرنے کی پابندی وہاں جینے کی پابندی (اقبال)

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینے میں (اقبال)

تمھیں غیروں سے کب فرصت ہم اپنے غم سے کب خالی
چلو بس ہو چکا ملنا نہ تم خالی نہ ہم خالی (جعفر علی حسرت)

تجربہ ہے کہ دشمنی اکثر
دوستی کے لہو سے پلتی ہے (احسان دانش)

ترا امام بے حضور، تیری نماز بے سرور
ایسی نماز سے گزر ایسے امام سے گزر (اقبال)

ترے صوفے ہیں افرنگی ترے قالیں ہیں ایرانی
لہو مجھ کو رلاتی ہے جوانوں کی تن آسانی (اقبال)

تو شاہیں ہے، پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں (اقبال)

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں (اقبال)

تسلیم کہ حاصل تجھے ہر علم و ہنر ہے
پر یہ تو بتا کچھ تجھے اپنی بھی خبر ہے (مولانا احمد پرتاب گڑھی)

توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہدے
یہ بندہ دوعالم سے خفا میرے لیے ہے (محمد علی جوہر)

تیری ہاں میں ہاں ملانا فقط جس کا کام ہے
یاد رکھنا دوست ! تیرا دوست ہوسکتا نہیں (آرڈی شرما تاثیر)

تھا جو ناخوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر (اقبال)

تقریر سے ممکن ہے نہ تحریر سے ممکن
وہ کام جو انسان کا کردار کرے ہے (حفیظ میرٹھی)

(ج)

جو میں سربسجدہ ہوا کبھی تو زمیں سے آنے لگی صدا
ترا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملے گا نماز میں (اقبال)

جہاں میں اہل ایمان صورت خورشید جیتے ہیں
ادھر سے ڈوبے ادھر نکلے ادھر ڈوبے ادھر نکلے (علامہ اقبال)

جو کچھ ہوا ، ہوا کرم سے تیرے
جو بھی ہوگا ترے کرم سے ہوگا (امجد حیدرآبادی)

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا (غالب)

جب کشتی ثابت و سالم تھی ساحل کی تمنا کس کو تھی
اب ایسی شکستہ کشتی پر ساحل کی تمنا کون کرے (معین احسن جذبی)

جن کے ہنگاموں سے تھے آباد ویرانے کبھی
شہر ان کے مٹ گئے آبادیاں بن ہوگئیں (اقبال)

جس طرف مجمع احباب کھڑا تھا جامی
ہم پہ آئے تو اسی سمت سے پتھر آئے (جامی)

جہاں اس کی اماں ہو لاکھ دشمن ہوتو کیا پرواہ
وہاں جالے کو مکڑی اور انڈے کو کبوتر ہے (صفی)

جانے والے کبھی نہیں آتے
جانے والوں کی یاد آتی ہے (نامعلوم)

جب جوانی کی دھوپ ڈھلتی ہے
خود سری سر جھکا کے چلتی ہے (احسان دانش)

جذبہء عشق سلامت ہے تو انشاء اللہ
کچے دھاگے میں چلے آئیں گے سرکار بندھے (داغ)

جو سر پہ تاج سکندر بھی ہوتو دنیا میں
بشر کو چاہیے ہرگز نہ سر اٹھا کے چلے (تلوک چند محروم)

جمہوریت اک طرز حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے (اقبال)

جس کھیت سے دہقاں کو میسر نہیں روزی
اس کھیت کے ہر خوشہء گندم کو جلادو (اقبال)

جہاں میں حالی کسی پہ اپنے سوا بھروسا نہ کیجیے
یہ بھید ہے اپنی زندگی کا بس اس کا چرچا نہ کیجیے گا (حالی)

جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی (غالب)

جب میں چلوں تو سایہ بھی اپنا نہ ساتھ دے
جب تم چلو زمین چلے آسماں چلے (جلیل مانک پوری)

جہاں تک ہو بسر کر زندگی عالی خیالوں میں
بنادیتا ہے کامل بیٹھنا صاحب کمالوں میں (شاد عظیم آبادی)

جیو تو ایسے جیو جیسے سب تمہارا ہے
مرو تو ایسے کہ جیسے تمہارا کچھ بھی نہیں (ساحر لدھیانوی)

جام مئے توبہ شکن توبہ مری جام شکن
سامنے ڈھیر ہیں ٹوٹے ہوئے پیمانوں کے (ریاض خیرآبادی)

جلال پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی (اقبال)

جب سر میں ہوائے طاعت تھی سرسبز شجر امید کا تھا
جب صرصر عصیاں چلنے لگی اس پیڑ نے پھلنا چھوڑ دیا (حالی)

جس سے اہل نظر میں عزت ہو
وہ طریقہ وہ چال پیدا کر (کوکب بنارسی)

جانتے گر ثواب طاعت و زہد
پھر طبیعت نہ کیوں ادھر آتی (مولانا احمد پرتاب گڑھی)

جور و ستم سے جس نے کیا دل کو پاش پاش
احمد نے اس کو بھی تہہ دل سے دعا کیا (مولانا احمد پرتاب گڑھی)

جوانی میں عدم کے واسطے سامان کر غافل
مسافر شب کو اٹھتے ہیں جو جانا دور ہوتا ہے (آغا حشر کاشمیری)

جائے عبرت سرائے فانی ہے
آج وہ ، کل ہماری باری ہے (شوق لکھنوی)

جن کو مٹا سکے نہ کوئی دور انقلاب
کچھ ایسے نقش بھی تو بناتے ہوئے چلو (ماہر القادری)

جو سچ پوچھے تو وہ ساعت بڑی دشوار ہوتی ہے
اصولوں سے غرض جب برسر پیکار ہوتی ہے (دواکر راہی)

جنھیں حقیر سمجھ کر بجھا دیا تو نے
وہی چراغ جلیں گے تو روشنی ہوگی (نامعلوم)

جاگے ہوؤں کو گرمیِ رفتار بخش دو
سوتے مسافروں کو جگاتے ہوئے چلو (ماہر القادری)

جب رک گئے تو راستے مسدود ہوگئے
جب اٹھ گئے قدم تو ہمیں راستے ملے (دواکر راہی)

جو جلاتا ہے کسی کو ، خود بھی جلتا ہے ضرور
شمع بھی جلتی رہی پروانہ جل جانے کے بعد (نامعلوم)

جھک کے ملنا بڑی کرامت ہے
اس سے دنیا مرید ہوتی ہے (صفی)

(چ)

چل ساتھ کہ حسرت دلِ مرحوم سے نکلے
عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے (فدوی عظیم آبادی)

چلو چل کے اقبال کے گھر کو دیکھیں
کہ میں بھی اسے دیکھنا چاہتا ہوں (اقبال)

چیونٹیوں میں اتحاد اور مکھیوں میں اتفاق
آدمی کا آدمی دشمن خدا کی شان ہے (حالی)

چراغ کی تو ہر حال میں ضرورت ہے
کہ چاندنی تو کبھی ہے کبھی نہیں پیارے (کلیم عاجز)

چھری کا تیر کا ، تلوار کا ہے گھاؤ بھرا
لگا جو زخم زباں کا رہا ہمیشہ ہرا (نامعلوم)

(ح)

حسن صورت اگر نہ ہو نہ سہی
سیرت بے مثال پیدا کر (کوکب بنارسی)

حقیقت خرافات میں کھو گئی
یہ امت روایات میں کھو گئی (اقبال)

حضور حق میں اسرافیل نے میری شکایت کی
یہ بندہ وقت سے پہلے قیامت کر نہ دے برپا (اقبال)

حیات لے کے چلو کائنات لے کے چلو
چلو تو سارے زمانے کو ساتھ لے کے چلو (مخدوم)

(خ)

خدا سے مانگ جو کچھ مانگنا ہے اے اکبر
یہی وہ در ہے کہ ذلت نہیں سوال کے بعد (اکبر)

خبر سن کے مرے مرنے کی وہ بولے رقیبوں سے
خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھی مرنے والے میں (داغ)

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے (اقبال)

خنجر چلے کسی پہ تڑپتے ہیں ہم امیر
سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے (امیر مینائی)

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا (حالی)

خلوص دل سے سجدہ ہو تو اس سجدہ کا کیا کہنا
جبیں میں نے جہاں رکھ دی وہیں کعبہ سرک آیا (نامعلوم)

خوب پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں
صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں (داغ)

خدا وندا یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں
کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری (اقبال)

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے (حسرت موہانی)

خرد نے کہہ بھی دیا لاالہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں (اقبال)

خدمت خلق اک بڑی شئے ہے
دل میں اس کا خیال پیدا کر (کوکب بنارسی)

خیرہ نہ کرسکا مجھے جلوہ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاک مدینہ و نجف (اقبال)

خدا تجھے کسی طوفاں سے آشنا کردے
کہ تیرے بحر کی موجوں میں اضطراب نہیں (اقبال)

(د)

دکھ پاکے مرگیا کوئی سکھ پاکے مرگیا
جیتا رہا نہ کوئی ہر اک آکے مرگیا (نظیر اکبرآبادی)

درم و دام اپنے پاس کہاں
چیل کے گھونسلے میں ماس کہاں (حسین علی خاں)

درودیوار پہ حسرت کی نظر کرتے ہیں
خوش رہو اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں (واجد علی شاہ اختر)

دور حیات آئے گا قاتل قضا کے بعد
ہے ابتدا ہماری تری انتہا کے بعد (محمد علی جوہر)

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں (اقبال)

دشت تو دشت ہے، دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیے گھوڑے ہم نے (اقبال)

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے (نامعلوم)

دیکھا جو تیر کھاکے کمیں گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں کی قطاریں نظر پڑیں (حفیظ جالندھری)

دن کو خورشید جگمگاتا ہے
رات کو چاند مسکراتا ہے
رونق بزم کم نہیں ہوتی
ایک آتا ہے ایک جاتا ہے (نامعلوم)

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کروبیاں (میر درد)

دل میں خدا کا خوف نہیں ہے تو کچھ نہیں
یہ بات ہر کسی کو بتاتے ہوئے چلو (ماہر القادری)

دیکھ اور درس لے کہ اے راہی
پھول کانٹوں میں مسکراتے ہیں (دواکر راہی)

دھوپ کے ماروں کو جس کی چھانو میں راحت ملے
ریگ زار زندگی میں وہ شجر ہوجائیے (ابوالمجاہد)

دنیا میں آدمی کو مصیبت کہاں نہیں
وہ کون سی زمین ہے جہاں آسماں نہیں (داغ)

دنیا میں ہے خزانہ لڑائی کا گھر سدا
آزروے غور گنج کو الٹو تو جنگ ہے (نامعلوم)

(ر)

رہا نہ صوفی و ملا میں سوز مشتاقی
فسانہ ہائے کرامات رہ گئے باقی (علامہ اقبال)

روک لو گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی (غالب)

رہروؤ آو چنیں خار اور اس طرح چنیں
کہ جو کل آئیں، انھیں ایک بھی کانٹا نہ ملے (رشید کوثر فاروقی)

رنگ لاتی ہے حنا پتھر پہ گھس جانے کے بعد
سرخرو ہوتا ہے انساں ٹھوکریں کھانے کے بعد (نامعلوم)

رحمت کا ابر بن کے جہاں بھر میں چھائیے
عالم یہ جل رہا ہے برس کر بجھائیے (احمد پرتاب گڑھی)

راہ زن میر کارواں ٹھہرے
یہ بھی دنیا نے دن دکھائے ہیں (کوثر نیازی)

رہ حیات میں جو خود بھٹک رہے ہیں ہنوز
بزعم خویش وہ اٹھے ہیں رہبری کے لیے (عروج زیدی)

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی (اقبال)

رزاق دوجہاں نے دیا بھی تو کیا دیا
ایک دل دیا سو وہ مجھے غم بھرا دیا (اقبال)

رنج کا خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج
مشکلیں مجھ پر پڑیں اتنی کہ آساں ہو گئیں (غالب)

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانہ میں (اکبر الہ آبادی)

(ز)

زمین سلام کرے آسماں سلام کرے
وہ کام کر تجھے سارا جہاں سلام کرے (مومن)

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سو گئے داستاں کہتے کہتے (ثاقب لکھنوی)

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب
موت کیا ہے انہی اجزاء کا پریشاں ہونا (برج نارائن چکبست)

زباں پہ مہر لگی ہے تو کیا کہ رکھ دی ہے
ہر ایک حلقۂ زنجیر میں زباں میں نے (فیض احمد فیض)

زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے (اقبال)

زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل کیا خاک جیا کرتے ہیں (نامعلوم)

زمستانی ہوا میں گرچہ تھی شمشیر کی تیزی
نہ چھوٹے مجھ سے لندن میں بھی آداب سحر خیزی (اقبال)

زندگی کام کی بنتی نہیں بے سوز جگر
شمع بننے کی تمنا ہو تو پروانہ بنے (کلیم عاجز پٹنہ)

(س)

سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا
اس نام سے ہے باقی آرام جاں ہمارا (اقبال)

سب کی عنایتیں ہیں صفی اس کے فضل سے
وہ مہرباں نہیں تو کوئی مہرباں نہیں (صفی)

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا (حیدر علی آتش)

سبق پڑھ پھر صداقت کا عدالت کا شجاعت کا
لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا (اقبال)

سرکار غریبوں میں بھی ہوتے ہیں بڑے لوگ (صفی)
ایسا نہ کیا کیجیے تحقیر کسی کی

ستاروں سے آگے جہاں اور بھی ہیں (اقبال)
ابھی عشق کے امتحاں اور بھی ہیں

سوبار ترا دامن ہاتھوں میں مرے آیا (اصغر گونڈوی)
جب آنکھ کھلی دیکھا اپنا ہی گریباں تھا

سب باندھ چکے کب کے سرِ شاخ نشیمن (جلیل مانکپوری)
ہم ہیں کہ گلستاں کی ہوا دیکھ رہے ہیں

سب کا تو مداوا کرڈالا اپنا ہی مداوا کر نہ سکے (مجاز)
سب کے تو گریباں سی ڈالے اپنا ہی گریباں بھول گئے

سوجاتے ہیں فٹ پاتھ پہ اخبار بچھاکر (نامعلوم)
مزدور کبھی نیند کی گولی نہیں کھاتے

سیکھے ہیں مہ رخوں کے لیے ہم مصوری (غالب)
تقریب کچھ تو بہر ملاقات چاہیے

سدا دور دوراں دکھاتا نہیں (میر حسن)
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

سعی کر آئینۂ قلب کو چمکانے کی (حریت الاکرام)
کام آئے گی نہ چہرے کی صفائی اے دوست

ساحل پہ کتنے لوگ مرے ساتھ تھے (بشیر بدر)
طوفاں کی زد میں آیا تو تنکا نہیں ملا

سبزہ نورس ترے در کی نگہبانی کرے (نامعلوم)
آسماں تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

سمجھ والے سمجھ رکھ کر نہیں سمجھے سمجھ کیا ہے (نامعلوم)
سمجھ کا راز سمجھانا پڑا آہستہ آہستہ

سنے گا کون میری چاک دامانی کا افسانہ
یہاں سب اپنے اپنے پیرہن کی بات کرتے ہیں (کلیم عاجز)

(ش)

شمع نے آگ سر پہ رکھی ہے قسم کھانے کو
بخدا میں نے جلایا نہیں پروانے کو (نامعلوم)

شیخ جی گھر سے نہ نکلے اور یہ فرمادیا
آپ بی۔ اے پاس ہیں اور بندہ بی بی پاس ہے (اکبرالہ آبادی)

شکایت ہے مجھے یارب خداوندان مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے ہیں خاکبازی کا (اقبال)

شمعیں ہزار جل کے اجالا نہ کرسکیں
ایک دل جلا تو دور تلک روشنی گئی (نامعلوم)

شبنم نے روکے جی ذرا ہلکا تو کرلیا
غم اس کا پوچھیے جو نہ آنسو بہا سکے (عبدالسلام سلام)

شام کو مے پی اور صبح کو توبہ کرلی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی (غالب)

(ص)

صبر و قرار تاب و تواں داغ جاچکے
اب ہم بھی جانے والے ہیں سامان تو گیا (داغ)

صفی کو مسکرا کر دیکھ لو غصے سے کیا حاصل
اسے تم زہر کیوں دیتے ہیں جو مرجاتا ہے شکر سے (صفی)

صفیں کج ، دل پریشاں ، سجدہ بے ذوق
کہ جذب اندروں باقی نہیں ہے (اقبال)

صبا کیسی ، کہاں کا پھول ، ہاں آندھی جب آتی ہے

چڑھا جاتی ہے چادر گرد کی گور غریباں پر (حسرت موہانی)

(ض)

ضمیر بیچ کے مل جائے دولت کونین
تو اس زوال کو للہ ارتقاء نہ کہو (نامعلوم)

(ط)

طبیعت اپنی گھبراتی ہے جب سنسان راتوں میں
ہم ایسے میں تیری یادوں کی چادر تان لیتے ہیں (فراق گورکھپوری)

طبل و علم ہے پاس نہ اپنے نہ ملک و مال
ہم سے خلاف ہوکے کرے گا زمانہ کیا (آتش لکھنوی)

طبع آزاد پہ قید رمضان بھاری ہے
تمھیں کہہ دو یہی آئین وفاداری ہے (علامہ اقبال)

(ظ)

ظفر آدمی اس کو نہ جانیے گا ہو وہ کیسا ہی صاحب فہم و ذکا
جسے عیش میں یاد خدا نہ رہی، جسے طیش میں خوف خدا نہ رہا (ظفر)

(ع)

عشق و مزدوری عشرت گہ خسرو کیا خوب ہے
مجھ کو منظور نکو نامی فرہاد نہیں (غالب)

عمل نے جن کے سفینوں کی ناخدائی کی
وہی سفینے بھنور سے نکل کے آئے ہیں (حیات وارثی)

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں (اقبال)

عصر حاضر ملک الموت ہے تیرا جس نے

قبض کی روح تری دے کے تجھے فکر معاش
(اقبال)

عروج آدم خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہِ کامل نہ بن جائے
(اقبال)

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں
(ظفر)

عیش و عشرت کے اندھیروں میں بھٹکنے والو
زندگی غم کے حجابوں میں نہاں ہوتی ہے
(نامعلوم)

عمر ساری تو کٹی عشق بتاں میں مومن
آخری وقت میں کیا خاک مسلماں ہوں گے
(مومن)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے
(اقبال)

(غ)

غافل تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی ایک اور گھٹادی
(نامعلوم)

غزل اس نے چھیڑی مجھے ساز دینا
ذرا عمر رفتہ کو آواز دینا
(صفی)

غلامی میں کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوق یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
(اقبال)

غریب و سادہ و رنگیں ہے داستان حرم
نہایت اس کی حسینؑ ابتدا ہے اسمٰعیلؑ
(اقبال)

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج
شمع ہررنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک
(غالب)

غیر کے عیب کو بیاں کرنا
درحقیقت یہ خودستائی ہے (دواکر راہی)

(ف)

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں (اقبال)

فنا کا ہوش آنا زندگی کا دردسر جانا
اجل کیا ہے خمار بادۂ ہستی اترجانا (برج نارائن چکبست)

فرشتوں نے سجدہ کیا ہے صفی
حقیقت میں انسان کیا چیز ہے (صفی)

فرد قائم ربط ملت سے ہے تنہا کچھ نہیں
موج ہے دریا میں اور بیرون دریا کچھ نہیں (اقبال)

(ق)

قوم مذہب سے ہے مذہب جو نہیں تم بھی نہیں
جذب باہم جو نہیں محفل انجم بھی نہیں (اقبال)

قسمت تو دیکھو ٹوٹی ہے جاکر کہاں کمند
دوچار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا (قیام الدین قائم)

قوم کے غم میں ڈنر کھاتے ہیں حکام کے ساتھ
رنج لیڈر کو بہت ہیں مگر آرام کے ساتھ (اکبرالہ آبادی)

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کردے
دہر میں اسمِ محمدؐ سے اجالا کردے (اقبال)

قہاری اور غفاری ، و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلماں (اقبال)

قتل حسینؓ اصل میں مرگ یزید ہے

اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد (محمد علی جوہر)

قدرت کو ناپسند ہے سختی زبان میں
پیدا ہوئی نہ اس لیے ہڈی زبان میں (نامعلوم)

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا (امیر مینائی)

(ک)

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زور بازو کا
نگاہ مرد مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں (اقبال)

کہاں میں اور کہاں یہ نکہت گل
نسیم صبح تیری مہربانی (نامعلوم)

کل جو رکھتے تھے سر پہ تاج
آج وہ فاتحہ کے ہیں محتاج (خواجہ شوق)

کی گر محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں (اقبال)

کسی کا رزق رک سکتا ہے درخلاق اکبر سے
صفی پتھر کے کیڑے کو غذا ملتی ہے پتھر سے (صفی)

کس قدر تم پہ گراں صبح کی بیداری ہے
ہم سے کب پیار ہے ہاں نیند تمہیں پیاری ہے (اقبال)

کوئی قابل ہوتو ہم شان نئی دیتے ہیں
ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں (اقبال)

کافر کی یہ پہچان کہ آفاق میں گم ہے
مؤمن کی یہ پہچان ہے کہ گم اس میں ہیں آفاق (اقبال)

کر بلبل و طاؤس کی تقلید سے توبہ
بلبل فقط آواز ہے طاؤس فقط رنگ (اقبالؔ)

کسی کے منہ سے نہ نکلا ہمارے دفن کے وقت
کہ ان پہ خاک نہ ڈالو یہ ہیں نہائے ہوئے (امیر مینائی)

کمر خمیدہ نہیں بے سبب ضعیفی میں
زمین ڈھونڈ رہے ہیں مزار کے قابل (نامعلوم)

کعبہ کس منہ سے جاؤگے غالبؔ
شرم تم کو مگر نہیں آتی (غالبؔ)

کوئی کیوں کسی کا لبھائے دل کوئی کیوں کسی سے لگائے دل
وہ جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دکان اپنی بڑھا گئے (ظفرؔ)

کل جگ نہیں کرجگ ہے یہ
یاں دن کو دے اور رات لے
کیا خوب سودا نقد ہے
اس ہاتھ دے اِس ہاتھ لے (نظیر اکبرآبادی)

کیا ڈر جو ہو ساری خدائی بھی مخالف
کافی ہے اگر ایک خدا میرے لیے ہے (محمد علی جوہرؔ)

کرسکتے تھے جو اپنے زمانے کی امامت
وہ کہنہ دماغ اپنے زمانے کے ہیں پیرو (اقبالؔ)

کرتی ہے ملوکیت آثار جنوں پیدا
اللہ کے نشتر ہیں تیمور ہوں یا چنگیز (اقبالؔ)

کیوں گردش مدام سے گھبرا نہ جائے دل
انسان ہوں پیالہ و ساغر نہیں ہوں میں (غالبؔ)

کچھ لوگ تھوڑی دور تک اچھے لگے مگر
ہم جس کے ہوسکیں کوئی ایسا نہیں ملا (بشیر بدر)

کیوں خزاں سے گھبرا کر آشیاں بدل ڈالے
غم کو ابر رحمت کا انتظار کرنا تھا (حیات وارثی)

کیسے کیسے ایسے ویسے ہوگئے
ایسے ویسے کیسے کیسے ہوگئے (نامعلوم)

کار گاہ دنیا کی نیستی بھی ہستی ہے
اک طرف اجڑتی ہے ایک سمت بستی ہے (یگانہ چنگیزی)

کون ہے جو نہیں حاجت مند
کس کی حاجت روا کرے کوئی (غالب)

کوئی بزم ہو کوئی انجمن یہ شعار اپنا قدیم ہے
جہاں روشنی کی کمی ملی وہیں اک چراغ جلادیا (کلیم عاجز پٹنہ)

کسی کے کام نہ آئے وہ آدمی کیا ہے
جو اپنی فکر میں گزرے وہ زندگی کیا ہے (اثر لکھنوی)

(گ)

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ برانداز چمن کچھ تو ادھر بھی (رفیع سودا)

گھٹا سکتا نہیں کوئی بھی اس کو
خدا جس کو بڑھانا چاہتا ہے (صفی)

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا مرے آگے (غالب)

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا (ذوق)

گلا بیٹھا ہوا خدمت اذاں اور کعبے میں
اٹھا کے پھونک دی لائے تھے ناقوس برہمن کو (اقبال)

گلوں میں رنگ بھرے باد نو بہار چلے
چلے بھی آؤ کہ گلشن کا کاروبار چلے (فیض)

(ل)

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری (اقبال)

لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے (ذوق)

لیجیے سنیے فسانہ فرقت مجھ سے
آپ نے یاد دلایا تو مجھے یاد آیا (داغ)

(م)

مدعی لاکھ برا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے (نامعلوم)

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم وطن ہے ہندوستاں ہمارا (اقبال)

موت کو سمجھے ہیں غافل اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی ، صبح دوام زندگی (اقبال)

مسجد تو بنادی شب بھر میں ایماں کی حرارت والوں نے
من اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکے (اقبال)

مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے (اقبال)

من کی دولت ہاتھ آتی ہے تو پھر جاتی نہیں
تن کی دولت چھاؤں ہے آتا ہے دھن جاتا ہے دھن (اقبال)

موت ایک زندگی کا وقفہ ہے

یعنی آگے چلیں گے دم لے کر
(میر تقی میرؔ)

منصف کی آستیں میں ہے خنجر چھپا ہوا
انصاف کرنے والا ہی قاتل ہے آج کل (نامعلوم)

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
لوگ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا (مجروحؔ سلطان پوری)

موتی سمجھ کے چن لیے شان کریمی نے
قطرے جو تھے مرے عرق انفعال کے (اقبال)

میں تجھ کو بتاتا ہوں تقدیر امم کیا ہے
شمشیر و سناں اول طاؤس و رباب آخر (اقبال)

مرہم کے لیے، مر ہم بھی گئے
مرہم کی قسم مرہم نہ ملا
ہمدم کے لیے، ہم دم سے گئے
ہمدم کی قسم ہمدم نہ ملا (نامعلوم)

محمد کے طریقے سے قدم جو بھی ہٹائے گا
کبھی رستہ نہ پائے گا کبھی منزل نہ پائے گا (نامعلوم)

محوِ تسبیح تو لب ہیں مگر ادراک کہاں
زندگی خود ہی عبادت ہے مگر ہوش نہیں (سیماب اکبر آبادی)

میں نے مانا کہ کچھ نہیں غالب
مفت ہاتھ آئے تو برا کیا ہے (غالب)

مریض غم سے وعدہ کر گئے ہیں پانچویں دن کا
کسی سے سن لیا ہوگا یہ دنیا چار دن کی ہے (نامعلوم)

(ن)

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہوتو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی (اقبال)

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں (انشا)

نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہدو
کہ آتی ہے اردو زباں آتے آتے (داغ دہلوی)

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کی گنبد پر
توشاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں پر (اقبال)

نہ تو زمیں کے لیے ہے نہ آسماں کے لیے
جہاں ہے تیرے لیے تو نہیں جہاں کے لیے (اقبال)

پنہاں تھا دام سخت قریب آشیانے کے
اڑنے نہ پائے تھے کہ گرفتار ہم ہوئے (غالب)

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے (مومن)

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے (غالب)

نہیں آتی جو یاد ان کی مہینوں تک نہیں آتی
مگر جب یاد آتے ہیں تو اکثر یاد آتے ہیں (حسرت موہانی)

نہ جانا کہ دنیا سے جاتا ہے کوئی
بڑی دیر کی مہرباں آتے آتے (داغ دہلوی)

نہ ساتھ دے سکیں گی یہ دم توڑتی ہوئی شمعیں
نئے چراغ جلاؤ کہ روشنی کم ہے (شاہد صدیقی)

ناداں تجھے گھڑیال یہ دیتا ہے منادی
گردوں نے گھڑی عمر کی اک اور گھٹادی (نامعلوم)

نہ شکوہ دوستوں کا سن نہ دشمن کی شکایت کر
اگر عزت کا طالب ہے تو خود بھی اپنی عزت کر (صفی)

نشیمن پر نشیمن اس قدر تعمیر کرتا جا
کہ بجلی گرتے گرتے آپ خود بیزار ہوجائے (سعید شہیدی)

نشہ پلاکے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام اے ساقی (اقبال)

نہ گل اپنا نہ خار اپنا نہ ظالم باغباں اپنا
بنایا آہ کس گلشن میں ہم نے آشیاں اپنا (نظیر اکبرآبادی)

نہ ایراں میں رہے باقی نہ توراں میں رہے باقی
وہ بندے فقر تھا جن کا ہلاکِ قیصر و کسریٰ (اقبال)

نماز و روزہ و قربانی و حج
یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے (اقبال)

(و)

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہوکر
اور تم خوار ہوئے تارک قرآں ہوکر (اقبال)

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کے شرمائیں یہود (اقبال)

وہ بات سارے فسانے میں جس کا ذکر نہ تھا
وہ بات ان کو بہت ناگوار گزری ہے (فیض احمد فیض)

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا (فیض احمد فیض)

وہ پھول سرچڑھا جو چمن سے نکل گیا
عزت ملی اسے جو وطن سے نکل گیا (شہیدی)

وائے ناکامی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا (خواجہ میردرد)

وہ آئیں گھر میں ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں (غالب)

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستان وجود
ہوتی ہے بندہ مومن کی اذاں سے پیدا (اقبال)

وہ سجدہ روح زمیں جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں ممبر و محراب (اقبال)

وہ جدھر دیکھ رہے ہیں، سب ادھر دیکھ رہے ہیں
ہم دیکھنے والوں کی نظر کو دیکھ رہے ہیں (نامعلوم)

وفاداری بشرط استواری اصل ایماں ہے
مرے بتخانے میں تو کعبہ میں گاڑو برہمن کو (غالب)

وہ عیادت کو مری آئے ہیں لو اور سنو
آج ہی خوبی تقدیر سے حال اچھا ہے (داغ)

(ھ)

ہزار بار جو مانگا کرو تو کیا حاصل
دعا وہی ہے جو دل سے کبھی نکلتی ہے (داغ دہلوی)

ہے ترک وطن سنت محبوب الہٰیٰ
دے تو بھی نبوت کی صداقت پہ گواہی (اقبال)

ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے مرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے (غالب)

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے (غالب)

ہم وہاں ہیں جہاں سے ہم کو بھی
کچھ ہماری خبر نہیں آتی (غالب)

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کروگے لیکن
خاک ہوجائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک (غالب)

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا (اکبرالہ آبادی)

ہائے نادانی کہ وقت مرگ یہ ثابت ہوا
خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا (خواجہ میر درد)

ہر نفس عمر گذشتہ کی ہے میت فانی
زندگی نام ہے مرمر کر جیے جانے کا (فانی)

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا (نامعلوم)

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو پاجاتے ہیں انعام (احمد پرتاب گڑھی)

ہمیں سے رنگ گلستاں ہمیں سے رنگ بہار
ہمیں کو نظم گلستاں پہ اختیار نہیں (ساحرلدھیانوی)

(ی)

یارب دل مسلم کو وہ زندہ تمنا دے
جو روح کو تڑپادے جو قلب کو گرما دے (اقبال)

یہ جبیں چمک رہی ہے ذرا دل بھی دیکھ زاہد
جو جگہ ہے روشنی کی وہیں روشنی نہیں ہے (نامعلوم)

یہ بزم مئے ہے یاں کوتاہ دستی میں ہے محرومی
جو بڑھ کر خود اٹھالے ہاتھ میں وہ جام اسی کا ہے (شاد عظیم آبادی)

یہ چمن یوں ہی رہے گا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑجائیں گے (بہادر شاہ ظفر)

جہاں رہنے کی مہلت کوئی کب پاتا ہے
آتا ہے اگر آج تو کل جاتا ہے (حالی)

یہ اندھیرے کے تذکرے کب تک
دوستو روشنی کی بات کرو (نامعلوم)

یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغاں بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلماں بھی ہو (اقبال)

یارانِ تیزگام نے منزل کو جالیا
ہم محو نالۂ جرس کارواں رہے (حالی)

یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں یہ ہیں مردوں کی شمشیریں (اقبال)

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہونا (اقبال)

یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے، حقیقت میں ہے قرآن (اقبال)

یہ رتبۂ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دارورسن کہاں (رند)

یہ لغزشیں ہی سنبھلنا تجھے سکھادیں گی
قدم قدم پہ سہاروں کا منہ نہ دیکھا کر (حفیظ میرٹھی)

یہ کہہ کے دل نے مرے حوصلے بڑھائے ہیں
غموں کی دھوپ کے آگے خوشی کے سائے ہیں (ماہرالقادری)

یہ بندگی خدائی، وہ بندگی گدائی
یا بندۂ خدا بن یا بندۂ زمانہ (اقبال)

ضمیمہ - صحیح لکھیے ⟸ قواعد کی کچھ چھوٹی مگر ضروری باتیں:

- دیکھنا سے دکھانا، دکھلانا۔ سیکھنا سے سکھانا، سکھلانا دو دو آتے ہیں لیکن دکھلانا اور سکھلانا زیادہ فصیح نہیں سمجھے جاتے یہی حال بتلانے کا ہے۔
- ڈوبنا، بھیگنا سے ڈبانا، بھگانا اب غیر فصیح شمار کیے جاتے ہیں۔ اس کے بجائے ڈبونا، بھگونا کہتے ہیں۔
- دبا، پڑھا، لکھا، رکھا کے آگے، "ہوا" بڑھانے سے اسم مفعول بنتا ہے۔ جس پر فعل یعنی کام کا اثر ہوتا ہے۔ جیسے دبا ہوا، پڑھا ہوا، لکھا ہوا۔ بچہ کرسی کے نیچے دبا ہوا پڑا تھا، اس کے ہاتھ کی لکھی ہوئی تحریر واضح نہیں ہے کبھی "ہُوا" کو چھوڑ دیتے ہیں۔ جیسے بچہ کرسی کے نیچے دبا پڑا تھا، اس کے ہاتھ کی لکھی تحریر واضح نہیں ہے۔
- وقت، ناپ، تول، گنتی، قیمت، سمت کے الفاظ کے بعد حروف ربط "میں، کا، کی، کے، سے، تک آئیں تو جمع کے موقع پر واحد استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے وہ چار برس سے غائب ہے، شیروانی تین گز میں بنتی ہے یہ میز سو روپے میں ملے گا، حملہ دو طرف سے ہوا۔ یہاں چار برسوں، تین گزوں، سو روپیوں، دو طرفوں کہنا غلط ہے۔
- کچھ اسم ایسے بھی ہیں جو واحد ہونے کے باوجود تعداد میں جمع استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے معنی (اس کے کیا معنی ہیں ؟)، دام (کتاب کے دام کیا ہیں ؟)، نصیب، درشن، اوسان وغیرہ۔
- بعض الفاظ جو عربی میں جمع ہیں اردو میں واحد استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے اصول، احوال، تحقیقات۔
- ایک شیشے کی نلی لکھنا درست نہیں، شیشے کی ایک نلی لکھنا چاہیے۔ مخمل کی ایک ٹوپی کی جگہ، ایک مخمل کی ٹوپی نہیں لکھنا چاہیے۔
- برقع۔ موقع۔ مطلع۔ مقطع۔ مصرع۔ موضع۔ مطبع --- جمع کی صورت میں اور محرف صورت میں ان کے آخر میں "ے" کا اضافہ کیا جائے گا جیسے مطلعے میں، مقطعے میں، موقعے پر، دو مصرعے، تین برقعے۔

حرف "کو" کا استعمال سیکھیے:

(۱) جب فعل کا ایک ہی مفعول ہو اور ذی عقل ہو تو مفعول کے ساتھ "کو" آتا ہے۔ مثلاً زید نے بکر کو مارا۔ اگر مفعول ذی عقل نہ ہو یا بے جان ہو تو "کو" نہیں لاتے۔ مثلاً زید نے سانپ مارا (سانپ غیر ذی عقل) زید نے کتاب پڑھی (کتاب بے جان)۔

(۲) "میں نے ایک آدمی دیکھا" صحیح ہے۔ لیکن جب آدمی کا نام لیا جائے یا کوئی تخصیص، اشارہ، اضافت وغیرہ پیدا کریں تو "کو" لانا ضروری ہے۔ مثلاً زید نے بکر کو دیکھا، میں نے گھوڑے ہی کو دیکھا ("ہی" حرف تخصیص ہے) میں نے اس گھوڑے کو دیکھا ("اس" اشارہ ہے) میں نے تمہارے گھوڑے کو دیکھا ("تمہارے" مضاف الیہ ہے)۔

(۳) فعل متعدی کے طور پر مجہول میں فاعل نامعلوم ہوتا ہے اور مفعول قائم مقام فاعل ہوتا ہے اس کے ساتھ "کو" نہیں آتا۔ جیسے کتاب کھولی گئی، چور پکڑا گیا۔ کتاب کو کھولا گیا، چور کو پکڑا گیا نہیں لکھنا چاہیے۔

حرف "ہی" کے استعمال کے قاعدے:

(۱) حرف "ہی" فاعل اور علامت فاعل "نے"، مفعول اور علامت مفعول "کو"، جار اور مجرور کے درمیان استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے خالد ہی نے کہا تھا، میز ہی پر رکھا تھا، گھر ہی سے آیا ہوں۔

(۲) جب ضمیر فاعل واقع ہو تو علامت فاعل کے بعد "ہی" لاتے ہیں، جیسے میں نے ہی کہا تھا۔

حرف "نے" کا استعمال منع ہے:

لانا، لے جانا، بھولنا، بولنا، شرمانا کے ساتھ "نے" نہیں آتا۔ جیسے میں کتاب لایا، وہ قلم لے گیا، میں بولا تھا، میں تمہارا نام نہیں بھولا کے بجائے میں نے لایا ہے، اس نے کچھ نہ بولا اس نے سبق بھولا ہے لڑکے نے بہت شرمایا کچھ نہ کہا۔ نہیں لکھنا چاہیے۔

دونوں جائز:

پڑھنا، سمجھنا، جیتنا، ہارنا، پکارنا، سیکھنا، بدلنا کے ساتھ "نے" لانا یا نہ لانا دونوں جائز ہیں

مختصر۔ مگر اہم

- پچاس صفحات پر مشتمل ایک جیبی سائز نوٹ بک ہر وقت ساتھ رکھیے۔ اس میں سائنس، ریاضی کے ضابطے، دوسری زبانوں کے الفاظ کے معنیٰ، مشکل سے یاد ہونے والے مواد کے اہم حصے نوٹ بک کی ایک جانب لکھ کر رکھیے۔ جب بھی موقع ملے نوٹ بک میں دیکھتے رہیں تو یاد کرنا آسان ہو جاتا ہے۔
- نوٹ بک کی دوسری جانب پڑھنے میں یا سننے میں آئی ہوئی اہم باتوں کو بروقت نوٹ کرنا بعد میں کام آتا ہے۔
- صرف خوب پڑھنے والے طلبہ ہی سے دوستی رکھیے کیوں کہ اس سے مسابقت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور خود میں بھی خوب پڑھنے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ سست اور کاہل طلبہ غیر تعلیمی اور بیکار باتوں میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ ان سے ملاقات اور دوستی پر بے کار باتوں میں شامل ہونا پڑتا ہے۔ اس سے تعلیمی زمانے کا آپ کا قیمتی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔
- اپنے ساتھیوں پر کسی بھی قسم کی تنقید، طنز و طعنے سے پرہیز کیجیے۔ اس لیے کہ دوسرے بھی اس کا سختی سے جواب دے سکتے ہیں اس سے جھگڑے اور دشمنی کا ماحول بنے گا۔ اس کی وجہ سے بہت زیادہ جسمانی توانائی صرف ہو جاتی ہے۔ پھر پڑھنے بیٹھنے پر مضمون کی طرف فوری توجہ دینا مشکل ہو جاتا ہے۔
- دوران گفتگو کوئی بحث پر اتر آئے تو آپ اس بات کو نظر انداز کیجیے اور ہو سکے تو وہاں سے ہٹ جائیے۔ ورنہ بے وقوفوں اور جاہلوں سے بحث کرنے سے جسمانی توانائی بہت زیادہ صرف ہوتی ہے۔ دماغ میں تناؤ اور دل پر بوجھ پڑتا ہے اس سے کوئی بھی کام شروع کرنے میں بہت وقت لگتا ہے۔
- کسی بھی صورت غصہ آنے کے مواقع سے بچنے کی کوشش کیجیے، کیوں کہ اس سے بھی ذہن منتشر ہوتا ہے۔
- اگر آپ کو بچپن ہی سے غصہ ہونے کی عادت ہے تو نماز، تلاوت قرآن کے ساتھ روزانہ کسی دینی کتاب کے ایک آدھ صفحے کا مطالعہ یا ہفتہ وار کسی دینی مجلس میں بیٹھنے کے لیے کچھ وقت فارغ کیجیے۔ اس سے آپ کا ذہنی تناؤ ختم ہو جاتا ہے۔ ممکن ہو تو مہینے میں ایک بار یا بڑی چھٹیوں میں اپنے گھر کے بڑوں کے ساتھ یا مقامی بڑوں کے ساتھ قریب کے مقامات کو تبدیلی مقام کے طور پر سیر کو جائیے یہ بھی آپ کی ذہنی صحت اور حصول سکون کا ذریعہ ہوتا ہے۔
- اساتذہ، خاندانی بڑوں اور دیگر عمر رسیدہ لوگوں سے مسکراتے ہوئے، خوش اخلاقی اور ادب سے ملیے یہ بھی ذہنی تناؤ کے دور ہونے کا ذریعہ ہے۔
- اعلیٰ تعلیم کے حصول اور دنیا میں بڑے کام کرنے کے لیے ضروری ہے کہ دماغ فارغ

اور پر سکون رہے۔اس کے لیے ضروری ہے کہ برے خیالات مثلاً دوسروں کے تعلق سے نفرت، بری سوچ اور براگمان دماغ میں نہ رہے۔بانی ہومیوپیتھی ڈاکٹر ہنی مین کے بقول برے خیالات سے "سورا" (Psora) نام کا مرض ہوتا ہے جو زکام، پیٹ کا درد، درد سر، مرگی، پاگل پن اور بے شمار بیماریوں کی جڑ ہے۔

- ہسپتالوں میں انتظار کے موقعے پر، بس یا ریل کے سفر کے دوران مطالعے کے لیے درسی یا غیر درسی کتاب کا ساتھ رکھنا مفید ہے۔
- دسویں اور انٹرمیڈیٹ کی تعلیم کے دوران کرکٹ میں زیادہ وقت دینے والوں کو اکثر فیل ہوتے یا کم نمبرات سے کامیاب ہوتے دیکھا۔ٹی۔وی میں کرکٹ میاچوں یا کہانی کے سیریل زیادہ دیکھنے والوں کا بھی یہی حال دیکھا گیا۔اس لیے کہ انھیں پڑھائی کے لیے کم وقت ملتا ہے اور مطالعے کے دوران ٹی۔وی میں دیکھی ہوئی چیزیں ذہن کو متاثر کرکے توجہ کو بگاڑ دیتی ہیں۔ٹی۔وی دیکھنے کے بعد بعض مرتبہ طلبہ خصوصاً 13 تا 18 سال عمر والے نوجوان ہوائی قلعوں کی سیر میں لگ جاتے ہیں اور کتاب سامنے رکھی رہتی ہے۔
- آٹھویں اور نویں جماعت کی چھٹیوں میں کسی ماہر خطاط کے ذریعہ خوش خطی سیکھیے آگے ایسے طلبہ کی بڑی قدر ہوتی ہے۔
- مدرسہ، کالج، امتحان ہال، ریلوے اسٹیشن یا کسی ضروری جگہ جانا ہو تو اتنا پہلے نکلیں کہ آدھ گھنٹہ پہلے ہی پہنچ سکیں ورنہ آخری وقت نکلنے میں جلد بازی سے بعض لوگوں کے معدے میں ترشہ بڑھ جاتا ہے۔آنتوں کی حرکت سے ٹائلٹ جانے کی شدید ضرورت پڑجاتی ہے۔بعض لوگوں کو تھرتھری بھی شروع ہوتی ہے۔ضروری چیزیں لینے سے رہ جاتی ہیں۔غلطیاں سرزد ہونے لگتی ہیں۔ایسے وقت اگر آپ اسکوٹر پر جارہے ہوں تو آپ گاڑی کو تیز دوڑائیں گے۔اس سے حادثے کا امکان رہتا ہے۔
- سائکل یا اسکوٹر پر جاتے وقت بار بار تیزی سے اوورٹیک نہ کیجیے ایسا کرنے پر دوران خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے اور دل پر خراب اثر پڑتا ہے خطرناک حادثات کا امکان رہتا ہے
- آبادیوں میں اسکوٹر اور موٹر سائیکل درمیانی رفتار سے چلائیے، تیز چلاتے وقت اچانک کوئی گاڑی یا سائکل سوار بازو کی گلی یا سڑک سے نکل کر سامنے آجائے تو فوری گاڑی روکنے پر سر کے بل گر سکتے ہیں۔بعض مرتبہ بریک کا ناقص تار بھی فوری بریک لگانے پر ٹوٹ جاتا ہے۔ڈبل سواری میں اس کا امکان بہت ہوتا ہے۔

- گھر سے باہر نکلتے وقت جیبی نوٹ بک میں اپنے مکان کا پتہ، اپنا یا پڑوس کا فون نمبر ضرور لکھ رکھیے - اپنے خون کا گروپ بھی لکھنا مزید بہتر بات ہے - کسی بھی حادثے کے وقت یہ بہت کام دیتے ہیں -
- مطالعے کے وقت کمر کو سیدھی رکھیے - کمر کو جھکائے رکھنے سے کمر کا عارضہ ہوسکتا ہے - دوران مطالعہ کم از کم ایک گھنٹہ بعد کرسی سے اٹھ کر چہل قدمی کیجیے - مسلسل بیٹھنے سے آئندہ کمر کو نقصان ہوسکتا ہے - حرکت سے کمر کے جوڑوں کے Cartilage کو پرورشی آکسیجن حاصل ہوتی ہے - نماز سے ہونے والے کئی فائدوں میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ جسم کے تمام جوڑوں کو آکسیجن ملتی ہے -
- 4 تا 6 بجے شام کچھ وقت دار المطالعہ کے لیے بھی رکھیے - مختلف اخبارات اور رسائل کو پڑھنے سے خاموش مطالعے کی عادت پڑے گی - مزاج میں ڈسپلن پیدا ہوگا - معلومات وسیع ہوں گے جو تحریری اور تقریری مقابلوں میں کام آئیں گے -
- کبھی کبھار آپ کے مقام پر ہونے والے مشاعروں اور ادبی جلسوں میں شرکت کیجیے - اس سے آپ کی زبان درست ہوگی - نئے الفاظ کا ذخیرہ بڑھے گا - ایسے مشاعروں میں بڑوں کے قریب بیٹھیے - ہوٹنگ کرنے والوں کے ساتھ بیٹھنے پر یہ فوائد حاصل نہیں ہوتے -
- استطاعت ہو تو اردو کا کم از کم ایک اخبار یا رسالہ ضرور خرید کر پڑھیے - بچپن میں بچوں کے رسالے پڑھتے رہنے سے ادبی ذوق پروان چڑھے گا -
- مدرسے یا کالج کی جانب سے ہونے والے سماجی خدمت کے کیمپوں میں شرکت کیجیے - بڑوں کی سرپرستی میں ہونے والے گروپ پروگراموں میں شرکت سے مزاج میں ڈسپلن پیدا ہوگا مزاج میں چڑچڑاپن اور غصہ ہو تو وہ آہستہ آہستہ کم ہوگا -

ایک مشورہ

بہتر یہ ہے کہ طلبہ مادری زبان (یعنی اردو) میں دسویں تک پڑھیں پھر انٹرمیڈیٹ انگریزی میڈیم سے پڑھیں ورنہ اکثر صوبوں میں اردو میں انٹر کی کتابیں دستیاب نہیں ہیں اور متعلقہ مضامین کے لکچراروں کا بھی اکثر کالجوں میں بروقت انتظام نہیں ہوتا - انٹرنس امتحانات بھی انگریزی میں ہوتے ہیں - دسویں تک اردو (مادری زبان) میں پڑھنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس عمر میں انگریزی سے زیادہ اردو میں اپنے خیالات کو آسانی سے ظاہر کرسکتے ہیں - علاوہ ازیں دینی کتب اردو ہی میں زیادہ ہیں -

تعارف اپنا ـــــــــ!

نام	:	خواجہ عمر
والد کا نام	:	لعل محمد صاحب
والدہ کا نام	:	احمد بی بی صاحبہ
تاریخ پیدائش	:	۲۳/ جنوری ۱۹۳۹ء
جائے پیدائش	:	ممندہ (موضع) ضلع نلگنڈہ
تعلیم:	:	ایم۔ ایس سی (عثمانیہ)، ایم۔ ایڈ (پونا)
سفر ملازمت	:	۱۹۵۸ء تا ۱۹۷۳ء بحیثیت استاذ (ہائی اسکول) جولائی ۱۹۷۳ء تا ۱۹۹۲ء جونیر لکچرر، اگست ۱۹۹۲ء تا دسمبر ۱۹۹۷ء لکچرر (گورنمنٹ ڈگری کالج) بتاریخ ۳۱/ دسمبر ۱۹۹۸ء ریٹائرمنٹ۔ فی الحال لکچرر شاداں کالج، حیدرآباد۔
تالیفی و تصنیفی سفر	:	۱۹۶۷ء سے شروع ہوا۔
تالیفات و تصنیفات	:	پہلی جماعت سے انٹرمیڈیٹ تک نصابی کتب، درسی کتب کی شرحیں، ورک بک۔ کل تعداد چھیالیس جن میں چار زیر طبع ہیں۔ رہبر طلبہ (پہلا ایڈیشن ۱۹۸۳ء)
ثقافتی اسفار	:	سری لنکا (۱۹۷۰ء) امریکہ، کینیڈا، انگلینڈ (۱۹۸۰ء) تھائی لینڈ، بنگلادیش (۱۹۸۵ء)، ترکی (۱۹۹۰ء)، امارات متحدہ عربیہ (۱۹۹۳ء)، حج بیت اللہ (۱۹۹۵ء)
زبانوں سے واقفیت	:	بشمول اردو تیرہ زبانیں جن میں ٹامل، بنگلا، تھائی، ملائی، زبان انڈونیشیا، ترکی، ازبک، فرنچ، فارسی، عربی، تلگو، قابل ذکر ہیں۔ کمپیوٹر کی زبان (BASIC) مزید برآں
مشاغل	:	علاوہ تدریس، تصنیف و تالیف اور ہومیو طب کی پریکٹس

تشکر ان کا ــــــــ!

جن سے استفادہ کیا۔ جن سے متاثر ہوا

اساتذہ کرام: عبدالخالق صاحب مسافر نلگنڈوی (تاریخ و جغرافیہ)، عبدالوحید صاحب وحید (اردو)، اسحاق خاں صاحب (ریاضی)، عبدالقادر صاحب (انگریزی، تاریخ و جغرافیہ) موظف، مولانا سید عزیزالدین صاحب قاسمی نلگنڈوی، محمود حسین صاحب (سائنس)

ادبی شخصیتیں، مدیران، صحافی: عابد علی خان مرحوم، محبوب حسین جگر مرحوم، سید وقار الدین مدیر "رہنمائے دکن"، زاہد علی خاں مدیر "سیاست"، خان لطیف محمد خاں مدیر "منصف"، کے۔ ایم۔ عارف الدین مدیر "ہمارا عوام"، چندر سریواستو سابقہ ڈائرکٹر اردو اکیڈیمی آندھراپردیش، مضطر مجاز۔ ستارے (پدم شری، گیان پیٹھ ایوارڈ یافتہ)، اعظم راہی، حسن فرخ، قطب سرشار، سعید شہیدی، نظیر علی عدیل، حفیظ میرٹھی، علقمہ شبلی (کلکتہ)

شعبہ طب: ڈاکٹر شاہد علی خاں، ڈاکٹر عبدالمتین، حکیم ظہور الحسن مرحوم، ڈاکٹر ظفر (بھوپال)، ڈاکٹر اختر عزیز (پروفیسر پیتھالوجی)، ڈاکٹر عبدالحکیم (نیویارک)۔

شعبہ تعلیم: ڈاکٹر وزارت رسول خاں، ڈاکٹر یوسف کمال (پروفیسر عثمانیہ یونیورسٹی)، محمد غوث کاری مرحوم، عبدالمنان اسپیشل آفیسر اردو، سید عبدالمنعم (پرنسپل شاداں جونیر کالج) مسعود بن سالم (ڈائرکٹر اردو اکیڈیمی آندھراپردیش)، م۔ق۔ سلیم، مشفق الرحمان (پروفیسر فزکس، ڈھاکہ)، پروفیسر نادر علی خاں (علی گڑھ)، پروفیسر انور کمال (شعبہ طبیعیات)، پروفیسر عدیل احمد (بایو فزکس، نظام کالج)، محمد رضی الدین معظم (موظف)، سید نصیر الدین لکچرر (نظام آباد)، خورشید علی (شعبہ ترجمہ، سالار جنگ میوزیم)۔ غلام حیدر صاحب (موظف) ڈپٹی ڈی۔ای۔او، محمد اسحاق (موظف پرنسپل)

دینی و دعوتی شخصیتیں: مولانا ابوالحسن علی ندوی، شیخ الحدیث محمد زکریا مرحوم، حکیم الامت محمد اشرف علی تھانوی، ابوالحسنات حضرت عبداللہ شاہ صاحبؒ، حضرت انعام الحسن صاحب مرحوم، مولانا محمد عمر صاحب پالنپوری (مرحوم)، نعیم اللہ خاں صاحب، ڈپٹی سکریٹری محکمہ قانون (موظف)، مفتی اشرف علی صاحب (مہتمم سبیل الرشاد بنگلور) مولانا شریف حسین ترمذی (مرحوم)، مولانا نیر ربانی (مرحوم)، حاجی حنیفہ مرحوم (کولمبو)، محمد حنیف تاجر (بنکاک)، پروفیسر عبدالرقیب (شکاگو)، حسام الدین ماہر نفسیات (استنبول)، حاجی عبدالمقیت انجنیر (ڈھاکہ)، حاجی یوسف خاں (بنکاک)، مولوی عبدالقادر مترجم اردو دینی کتب (کیرالا)، حاجی موسیٰ تاجر (کوچین)، مولانا رضوان القاسمی، مولانا خالد سیف اللہ رحمانی، (محمد انس دہلوی مالک ادارۂ اشاعت دینیات)، کمال الدین صاحب (کیرانوی) مقیم دوبئی، مولانا حمید الدین عاقل حسامی، عبدالقیوم جاوید لکچرر (موظف)، صوفی غلام محمد صاحب (مرحوم)، احمد عبدالمقیت خسرو۔